ہمارے باپ دادا کا ایمان ابھی تک زندہ ہے

کیلون کے پانچ نکات کا مطالعہ

از- پادری پال ایچ ٹیراک

PAUL-H-TREICK

مترجم

پادری الیگزینڈر ڈیوڈ

ہمارے باپ دادا کا ایمان
ابھی تک زندہ ہے

کیلون کے پانچ نکات کا مطالعہ

از- پادری پال ایچ ٹیراک

PAUL-H-TREICK

مترجم

پادری الیگزینڈر ڈیوڈ

نام کتاب	ہمارے باپ دادا کا ایمان ابھی تک زندہ ہے
مترجم	پادری الیگزینڈر ڈیوڈ
ناشر	ڈیوڈ پبلیکیشنز
پرنٹرز	مارک پرنٹرز گوجرانوالہ
تعداد	500
قیمت	60 روپے
بار اول	1998ء

کتاب کی مخصوصیت

میں شکر گزاری کے ساتھ اس کتاب کو اپنے باپ دادا کے نام پر مخصوص کرتا ہوں جنہوں نے خدا کے فضل سے اس ایمان کو قائم رکھا جو انہیں سونپا گیا تھا۔ میں آسمانی باپ سے دعا اور اس بات کی امید کرتا ہوں یہ قیمتی ایمان میں اس کے بچوں کے دل میں ہمیشہ زندہ رہے

آمین

فہرست مضامین

حرف اول

ہمارے باپ دادا کا ایمان ابھی تک زندہ ہے۔ آگ اور تلوار کے باوجود ہمارا دل خوشی سے دھڑکتا ہے۔ جب ہم خدا کا شاندار کلام سنتے ہیں۔ ہمارے ماں باپ کا ایمان مقدس ایمان ہے۔ ہم موت تک اس کے وفادار رہیں گے (فریڈرک ڈبلیو فیبر 1849)

ہمارا باپ دادا کا ایمان وہ ایمان ہے جس پر موجودہ چند سالوں میں سخت نقطہ چینی ہوئی ہے اور اسے ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے ہم ریفارمڈ چرچ کو بہت اہم اور قیمتی سمجھتے ہیں۔ نہ صرف اس لئے کہ یہ ہمیں نسل در نسل باپ دادا کی طرف سے ملا ہے بلکہ آسمانی باپ کی طرف سے ہمیں اور ہمارے بچوں کو سونپا گیا ہے۔ یہی عہد فضل کی بنیاد ہے۔ تا کہ ہم اس کے نجات بخش فضل کو جان سکیں جو یسوع مسیح میں ہم پر ہوا۔ میری دعا ہے کہ خداوند کی مدد سے ہم وفادار اور سچے ثابت ہوں اور عہد فضل پر قائم رہیں جیسے کہ اس نے اپنے پاک کلام میں ظاہر کیا ہے۔

"میں تمثیل میں کلام کروں گا اور قدیم معمے کہوں گا جن کو ہم نے سنا اور جان لیا۔ اور ہمارے باپ دادا نے ہم کو بتایا اور جن کو ان کی اولاد سے پوشیدہ نہیں رکھیں گے۔ بلکہ آئندہ پشت کو بھی خداوند کی تعریف اور اس کی قدرت اور عجائب جو اس نے کئے بتائیں گے۔ تا کہ آئندہ پشت یعنی وہ فرزند جو پیدا ہوں گے ان کے جان لیں اور وہ بڑے ہو کر اپنی اولاد کو سکھائیں کہ وہ خداوند پر آس رکھیں۔" زبور 78:2-4,6)

باپ دادا کا ذکر کرتے وقت ہم تواریخ طور پر سوچتے ہیں سب سے پہلے بزرگوں کے بارے میں یعنی ابراہام اضحاق یعقوب اور پھر موسیٰ کے بارے میں اور خدا کے نبیوں کے بارے میں سوچتے ہیں اور پھر رسولوں جیسے پطرس یوحنا اور پولوس رسول کے بارے میں اور پھر ریفارمر جو سولہویں صدی میں ہوئے ہیں خاص کر جان کیلون کے بارے میں اور اس عہد میں شریک ہیں۔ ان میں سے بہتیرے اس قیمتی ایمان اور کلام کی سچائی کی خاطر شہید ہو گئے اور وہ ابھی تک اپنے تک کے بارے میں ہے تاے کہ وہ مل کر خوشی سے اس کا اقرار کر سکیں کہ یہ ایمان ابھی تک ان کے دل اور زندگی میں زندہ ہے

خدا فطرتی طور پر حاکم ہے

مسیحی ایمان کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم درست طریقے سے خدا کی بادشاہت کو سمجھ سکیں یہ مسئلہ یا تعلیم مسیحوں کے لئے اختیاری نہیں اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہے جو اس سے نکلتی ہے۔ مسیحی تعلیم میں یہ بات مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ کہ ہم خدا کی قدرتی اور اختیار کو درست طریقے سے سمجھ سکیں۔

خدا کے کلی اختیار کا مسئلہ یا تعلیم ریفارمڈ فیتھ کا مرکز ہے۔ پھر بھی اس مسئلے کو الہی کے بعض علمانے تواریخ کے ذریعے محفوظ نہیں رکھا۔ یہ پاک کلام کی وہ تعلیم ہے جس کا اقرار کرنا ہر مسیحی کیلئے ضروری ہے۔ صرف اس نبیاد پر کہ خدا کو خدا ہی سمجھیں یا خدا کو خدا کی جگہ دیں۔

نہ صرف ریفارمڈ فیتھ کی نقطہ چینی کرنے والوں میں بلکہ بعض جو ریفارمڈ فیتھ کے حامیہ ہیں وہ اس ایمان کی غلط تفسیر اور تشریح کرتے ہیں اور خدا کی بادشاہت کا غلط اطلاق کرتے ہیں خاص کر نجات بذریعہ فضل کو پیش کرتے وقت یہ یقیناً صرف اس وجہ سے نہیں کہ کلام اس تعلیم بارے میں صاف بیان نہیں کرتا بلکہ یہ کلام کا بہت کم مطالعہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ بہت ہی خطرناک بات یہ ہے کہ خدا کی حاکمیت کے مقابلہ میں انسان کم خود مختار سمجھا جاتا ہے۔ جب کہ خدا ہماری ساری زندگی پر حاکم مطلق ہے۔ یعنی تخلیق پروردگاری تواریخ اور سائنس کے سلسلہ میں بھی یہ مطالعہ انسان کی نجات بذریعہ فضل کے بارے میں ہے۔ یہ تعلیم ایمان کے بہت سے بیانات کی بنیاد ہے جیسے کہ ہے ہائیڈل بنرگ سوال و جواب بیلجق اقرار الایمان اور ویسٹ منسٹر اقرار الایمان اور جو عقیدے کا خلاصہ ڈارٹ کے آپس میں پایا جاتا ہے۔ اس جیسا خلاصہ دریافت کرنا نہایت مشکل ہے۔

کیلون کے پانچ نکات

کینن آف ڈارٹ ہمارے سامنے ہماری نجات کے بارے میں پانچ بڑی باتیں پیش کرتا ہے یہ عام طور پر کیلون کے پانچ نکات سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ جان کیلون نے

ان کو لکھا (نمبر 1509 سے 1564 کیونکہ وہ ڈارٹ کی سنٹر سے کافی عرصہ پیش ہی خدا کے پاس پہنچ چکا تھا)۔ بلکہ اس لئے کہ کیلون ان بہت سے دوسرے ریفارمرز میں سے تھا جنہوں نے کلیسیا کی آنکھیں کھولیں کہ وہ کلام کی تعلیم پر دھیان دے۔ خدا کے فضل کی تعلیم کیلون کی بنائی ہوئی نہیں تھی لیکن کلام کی درست تعلیم جس پر کیلون اور دوسرے ریفارمرز نے زور دیا اور بڑی احتیاط کے ساتھ اس کا مطالعہ کیا اور اس سلسلہ اور اس کا خاکہ تیار کیا۔

خدا نہ کرے کہ ہم اپنے ایمان کی بنیاد کسی انسانی تعلیم اور اختیار رکھیں یا محض انسان کے بنائے ہوئے عقیدہ پر ایمان رکھیں۔ کیلون کے پانچ نکات تواریخ پر انحصار نہیں رکھتے۔ اس تعلیم کو ترک نہیں کیا جا سکتا مسیحی لوگوں نے صدیوں سے اپنی زندگی اور مال اس کے لئے قربان کیا ہے کہ چاہیے کہ ہم اس مسیحی تعلیم کو قائم رکھیں۔ کیلون کے ذکر کے ساتھ بہت سے لوگ حیرانی سے اپنے منہ کھولتے ہیں کہ ابھی تک کوئی اس پرانی تعلیم کو مانتا ہے؟ ایسا ردعمل دو باتوں کو ظاہر کرتا ہے پہلی یہ کہ ایسا کہنے والے اس تعلیم اور علم سے ناواقف ہیں جو جان کیلون حقیقت میں دیتا تھا اور دوسری سنگین بات یہ ہے کہ ایسا کہنے والے خدا کے پاک کلام سے ناواقف ہیں۔ اس مختصر مطالعہ میں میری کوشش یہ ہے کہ واضح کروں یا عملی طور پر دکھاؤں کہ خدا قادر مطلق ہے یعنی اس کی حاکمیت سب پر مسلط ہے جیسے کہ جان کیلون اور دوسرے بے شمار ریفارمرز نے سکھایا ہے اور زیادہ تر کیلون ازم پر مخالفوں کی طرف سے نجابت بذریعہ فضل پر جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ خدا کی حاکمیت کے خلاف بولنے والے حریف (دشمن) آرمینین تھا۔ اسی تھا۔ اسی کی تعلیم آرمینین ازم کہلاتی ہے۔ آرمینین ازم پاک کلام کے امتحان کے آگے نہیں ٹھہر سکتا اس لئے ہم اسے بدعت کہتے ہیں کیونکہ اس کا انحصار گناہگار آدمیوں کے نظریے لینے انسانی تعلیم اور انسانی آزادی پر ہے آرمینین ازم کی آگ جس نے بہت سے کلیسیائی فرقوں کو جلا دیا کلیسیائی تواریخ میں اسے جدید تعلیم بیداری اور برل ازم جیسی تنظیموں نے اسے بہت پسند کیا۔ یہی جدید تعلیم اور نئی بشارت ہے۔

انسان کو اونچا کرنے کیلئے آج بھی آرمینین ازم ندہ ہے اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خدا کو

اس کے تخت سے اتار دیا گیا ہے اور انسان اس تخت پر بٹھایا گیا ہے نہ صرف خدا کی صرف خدا کی مکمل قدرت بلکہ اس کے اختیار اور انصاف پر شک کیا جاتا ہے اور اس کا انکار کیا جاتا ہے۔ اگر خدا قادر مطلق نہیں جیسے کہ پاک کلام اسے ظاہر کرتا ہے پھر شیطان اپنے دھوکے میں کامیاب ہو گیا ہے جس اس نے آدم اور حوا کو پہلے سکھایا۔ "تم خدا کی مانند نیک اور بد کے جاننے والے ہو جاؤ گے" (پیدائش 5:3) آرمینین ازم یقیناً نیا نظریہ نہیں اس کی جڑیں انسان کے اصلی حالت سے گرنے میں ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ انسان خود مختاری چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنا چناؤ اپنی مرضی کے مطابق خود کرے جس پر گرنے کا اگرچہ اثر ہوا ہے لیکن یہ بہت تھوڑا ہے اور اس کے باوجود وہ اس قابل ہے کہ اچھا چناؤ کر سکے۔ مغروری یا تکبر کی یہ روح ان میں پائی جاتی ہے جو مکمل طور خدا کی حاکمیت کا انکار کرتے ہیں۔

صاف بات یہ ہے کہ زیادہ تر جو آرمینین ازم کی تعلیم کو مانتے ہیں ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہیں کبھی کیلون کی تعلیم دی نہیں گئی۔

موجودہ فکر مندی

میں مسیحی کلیسیا کی حالت کے بارے میں فکر مند ہوں۔ بعض لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ کلیسیا تعداد کے لحاظ سے بڑھ رہی ہے لیکن پھر بھی مجھے ڈر ہے کہ کلب برباد ہونے والی نمائش چیزوں کے ذریعے سے بن رہی ہے جیسے کہ اکرنتھیوں 15-11/3 مسیحیوں کا اقرار صرف ایک ہی جملے تک رہ گیا ہے اور وہ جملہ یہ ہے "میں یسوع پر ایمان رکھتا ہوں" اعمال 31:16 کے مطابق یہی نجات کی شرط ہے اور ہم ان الفاظ کو سن کر خوش ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہیکہ اس ایمان اور اقرار کی چھوٹی سی تعریف ہوتی ہے کہ میں کون ہوں؟ ایمان کیا ہے؟ یہ کہاں سے آتا ہے اور کتنی دیر تک رہے گا۔ یسوع مسیح کون ہے؟ اسے کیوں بھیجا گیا؟ وہ کن کے لئے موا میں کس کے جلال کیلئے نجات پا گیا ہوں۔ آپ کس طرح ان بہت سے لوگوں کی بے ایمانی کو بیان کرتے ہیں جو کلام گیا ہوں۔ آپ کس طرح ان بہت سے لوگوں کی بے ایمانی کو بیان کرتے ہیں جو کلام سنتے ہیں اور خوشخبری کو رد

کرتے ہیں۔ میں کس طرح ایمان رکھتا ہوں؟ کیا میرا ایمان اور میری نجات قائم رہے گی۔ اگر ایسا ہے تو یہ کس کی قدرتی سے ہو گا۔

ایسے لوگوں کی تعداد بتانے سے خوف آتا ہے جو اگرچہ ریفارمڈ کلیسیاؤں میں شریک ہیں لیکن حقیقت میں پکے آرمینین ہیں۔ نہ وہ کلام کی صفائی سے بیان کر سکتے ہیں نہ اس کی حفاظت کر سکتے ہیں اور نہ ہی یہ بیان کر سکتے ہیں کہ خدا کی حاکمیت سب چیزوں اور باتوں پر ہے۔۔ بہت سے خالق اور مخلوق کا فرق بیان کرتے ہیں لگاتار ناکام ہوتے ہیں۔ کچھ ریفارمڈ نیتھ کیلئے معارفی کے خواستگار ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے کہ ایمان خدا کے پاک کلام سے صادر نہیں ہوا۔ لیکن بعض جو تواریخی اور روایتی طور پر کیلونسٹ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ اپنے اقرار اور اپنی زندگی سے اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں بہت سے لوگ تعلیمی بات کو صرف کلیسیائی محکمہ کا نظریہ سمجھتے ہیں جو دوسروں کے نظریہ کے برابر ہے علاوہ اس کے وہ آزادی سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہر کوئی اپنا نظریہ قائم کرنے کا حقدار ہے۔

نجات کے بارے میں خدا ہمیں صرف نظریہ ہی عطا نہیں کرتا وہ گڑبڑی کا حامی نہیں (اس کو پیدا کرنے والا نہیں بلکہ) سچائی کو پیدا کرنے والا ہے۔ وہ زندگی کیلئے وہ مخالف راستے پیش نہیں کرتا۔ خدا کسی جگہ یہ ظاہر نہیں کرتا کہ ہم اس کی حاکمیت کو مانیں یا نہ مانیں یہ صرف اختیاری ایمان ہے نہ وہ علم الٰہی کے چناؤ کے لئے چند مواقع پیش کرتا ہے اور کہیں یہ نہیں کہتا ہے کہ یہ سب درست ہیں۔ بائبل مقدس جو خدا کا کلام ہے ظاہر کرتی ہے۔ کہ انسان کیا ہے؟ اور خدا کون ہے؟ وہ اس کو مردود انسان کے بنائے ہوئے نظریے پر نہیں چھوڑتا ہے۔

جو یہ جواب دیتے ہیں کہ آرمینین ازم بھی کام دیتا ہے۔ ان کی حالت افسوسناک ہے۔ اور وہ خدا کی سچائی ہے بالکل واقف نہیں کیا اب ہم چال بازون یعنی مکاروں کا نظریہ اپنانے کیلئے تیار ہیں۔ تصدیق جسے علم الٰہی میں میفیولین اپروچ کہتے ہیں جس میں انجام وسائل کی کرتا ہے۔ جب باتوں کا انجام اور آغاز خدا کا جلال ہونا چاہیے نہ کہ کامیابی کیلئے انسان کا دعویٰ اور اس انجام کے بارے میں کیا ہے میں نے کافی آرمینین سے گفتگو کی ہے

لیکن ان کے ایمان اور روح کیلئے کوئی حقیقی تسلی نہیں جو قائم رہ سکے سادہ الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ بات اس علم الٰہی (تعلیم) کیلئے ناممکن ہے جس کا مرکز انسان ہو۔ پھر بھی ہم اس بات میں صاف ہوں۔ یہاں آرمینین ازم اور کیلون ازم کا مقابلہ نہیں۔ یہ خیال نہیں کہ ان میں سے کونسا نظریہ کام کرتا ہے۔ بلکہ صاف بات یہ ہے کہ کونسی تعلیم سچ ہے۔ یعنی بائبل کے مطابق ہے) خدا کی حاکمیت (یعنی خدا قادر مطلق ہے) کی تعلیم بائبل مقدس نے دی ہے۔ یہ خوشخبری کا مرکز (دل) ہے چاہیے کہ دنیا کو قبول کرے اور علم الٰہی کے پرانے اور بوسیدہ مسئلے سمجھ کر اس کو تبرک کی طرح قابل قدر سمجھ کر علیحدہ نہ رکھ دے اور اسے بیکار تعلیم نہ سمجھے۔

ہمیں جوشیلے اور دلیر مسیحیوں کی ضرورت ہے جو مارٹن لوتھر کی طرح کہہ سکیں کہ "میں یہاں کھڑا ہوں اور اس کے خلاف نہیں چل سکتا" خدا کی حاکمیت اور فضل کے مضمون کا امتحان لینے سے میرا یہ مقصد نہیں کہ علم الٰہی کی باتوں کے بارے میں مکالمہ جیت لوں بلکہ س لئے اس تعلیم یا مسئلے کا درست حل (جواب) آپ کے لئے مہیا کر سکوں۔

اس سے مرد آرمینین کو برا بھلا کہنا نہیں بلکہ ان کی چند ہولناک غلطیوں کا ازالہ کرنا مراد ہے اور یہ ان کے فائدے کی بات ہے یہ ناممکن ہے کہ اس مضمون کو بیان کرتے وقت آرمینین کا حوالہ نہ دیں چونکہ کیلون کی پانچ باتیں احتجاج کرنے والوں کے لئے چیلنج سے پیدا ہوئیں ہمیں اس غلط فہمی کے بارے میں بھی اپنا ریکارڈ درست کرنا چاہیے کہ جو تعلیم کے وفادار ہیں۔ اور کیلون نے بھی جو کچھ بائبل کی تعلیم کے مطابق سکھایا ہے۔ ہماری نجات اور اس کا کام درستی سے سمجھ میں آتا ہے یا نہیں کیا سب تعریف اور جلال صرف خداوند ہی کو منسوب کیا گیا ہے اگر ہم اپنی نجات کے بارے میں درست سمجھ جائیں اور ہم دوسروں کو یہ خوشخبری دیں۔ ہم صرف اپنا ہی ایمان اس مضبوط نبیاد پر قائم رکھیں اور بڑھائیں۔

اگر ہم اس مضبوط بنیاد پر علیحدہ ایمان بڑھائیں گے تو حقیقی مسیحی ہونے کی حیثیت سے ہم اپنی نجات کیلئے شکر گذار ہوں گے اور اگر ہم اپنی نجات کو درست طریقے سے سمجھنے لگیں تو ساری عزت اور جلال خداوند کو دیں گے۔

میں اس بات کیلئے فکر مند ہوں کہ اگر ہم اپنی نجات کے مطالعہ میں درست آغاز کریں گے تو انجام بھی درست ہو گا۔ اگر ہم شروع میں ناکام ہو گئے تو اس راستہ میں ہمیں ہر موڑ پر ناکامی ہو گی۔ اگر آدمی جھوٹے وعدے کے ساتھ شروع کرے تو اس کا انجام بھی جھوٹ ہو گا (کوئی کفر یا بدعت) کیلون ازم ایک ایسا سلسلہ ہے جو خدا کے پاک کلام کے ساتھ بہت پیچیدگی کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شارٹ کٹ نہیں اور ہر ایک مسئلہ علیحدہ بیان نہیں کیا گیا بلکہ دوسروں کے ساتھ پیوستہ ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جس قدر ممکن ہو سکے پڑھنے والوں کے سامنے خدا کے کلام کی تعلیم رکھوں اور میں امید کرتا ہوں کہ پڑھنے والوں کیلئے یہ ممکن ہو گا کہ وہ خدا کے کلام پر اپنے ایمان کی بنیاد رکھیں۔ جو اس ارادے میں قائم رہیں گے۔ کہ اس تعلیم کو رد کریں۔ انہیں خدا کے کلام یعنی بائبل سے سمجھانا پڑے گا نہ ان کے خیال سے کہ ریفارمڈ چرچ کیا یقین کرتا ہے اور کیا تعلیم دیتا ہے۔

آخر کار اس مطالعہ سے ہمیں مدد ملنی چاہیے کہ ہم اس سوال کا جواب دے سکیں مطلب کیا ہے کہ ہم ریفارمڈ ہیں۔

ایک خاص اور محدود علم الٰہی کو بیان کرنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ جس کے بارے میں قائل ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے یعنی نجات کا مسئلہ اور علم المسیح میں اے کیلون کے پانچ نکات کی روشنی میں پیش کروں گا۔ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ کیلون ازم صرف پانچ نکات تک محدود ہے۔ بعض ایسے لوگ ہیں جو پورے طور پر کیلونسٹ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے فضل کی تعلیم کو مانتے ہیں۔ جب کہ وہ کیلون کی تعلیم جو عہد اور سیکرامنٹ یا گرجا گھروں کی ساخت یا سجاوٹ کے بارے میں ہے اسے رد کرتے ہیں۔ ہمیں یہ بھی نہیں خیال کرنا چاہیے کہ خدا نے اپنا فضل صرف علم المسیح میں ظاہر کیا ہے ایک مسیحی کا سارا ایمان اور زندگی خدا کے فضل اور محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ ہم خدا کے فضل کے عہد میں شریک ہیں حقیقی ایمان کا شاندار نتیجہ یہ ہے کہ ہم گناہ کی غلامی سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ اور انسان کے پیدا کئے جانے کے مقصد کیلئے بحال کئے جاتے ہیں۔

تا کہ اپنی زندگی کے ہر پہلو سے اب اور ہمیشہ تک لمحہ بہ لمحہ خدا کے جلال کو ظاہر کرے۔

اس مضمون کے بارے میں بہت سی شاندار کتابیں لکھی گئی ہیں اور میں ان کے مصنفوں کا ممنون ہوں۔ میرا ارادہ نہیں کہ ان پر کچھ اور بڑھاؤں بلکہ ان کی خوشہ چینی کروں ور خلاصے کے طور پر ایک عملی کتاب پیش کروں جو ہماری بنیادی سمجھ کیلئے ضروری ہے اور جو خدا کے کلام اور دیگر مذہبی کتابوں کے مطالعہ کیلئے ہماری بھوک اور پیاس کو بڑھا سکے۔ میں پڑھنے والوں کو تاکیداً کہتا ہوں کہ وہ اپنی بائبل کو استعمال کریں اور دیئے ہوئے حوالے وفاداری کے ساتھ پڑھیں علاوہ اس کے میں مزید درخواست کرتا ہوں کہ دیئے ہوئے سوالوں پر غور کریں اور اپنے جوابات لکھیں یہ بات یاد رکھنے میں ان کی معاون ہوگی۔ مزید مطالعہ کیلئے اس کتاب کے آخر میں جو فہرست دی گئی ہے اس کو استعمال کریں۔

بائبل مقدس کے تمام حوالہ جات کنگ جیمس ورشن سے ہوں گے۔ بصورت دیگر ان تراجم سے ہوں گے۔ جو اصل زبان کو زیادہ صفائی سے پیش کرتے ہیں دیگر انگریزی کے ترجمے جو استعمال کئے ہیں۔

نیا کنگ جیمس انگریزی کا ترجمہ نیا انٹرنیشنل ورشن اور نیو امریکن سٹنڈرڈ بائبل نتیجہ کے طور پر یہ امید اور دعا ہے کہ خدا اس مطالعہ سے تین کام آپ کی زندگی میں کرے۔ پہلے یہ کہ آپ کی روحانی حالت مضبوط اور بلند ہو دوسرا آپ شکر گذر ہوں خدا کی فضل نجات کے لئے اور تیرا یہ مطالعہ آپ میں نیا جوش جذبہ پیدا کرے اور آپ خدا کی حاکیت کی خوشخبری دوسروں تک پہنچا سکیں۔

پہلا باب

خدا کی بادشاہت

اس سے پہلے کہ ہم کیلون کے پانچ نکات کا جائزہ لیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم جانیں کہ خدا کی بادشاہت کا کیا مطلب ہے، بہت کم فائدہ ہو گا مسئلہ نجات کو سامنے رکھنے سے اگر ہمیں اس کی بنیادی علم حاصل نہیں اگر ہم یہ نہیں جانتے کہ خدا کون ہے یا کیا ہے؟

خدا کی بادشاہت یا حکومت اس کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک خوبی نہیں لیکن یہ خدا کی اندرونی ذات ہے جو خدا کے بارے میں ہر تعلیم کی بنیاد ہے۔ خدا کون ہے اور اس نے کیا کچھ کیا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ علم الٰہی کے کمزور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی بادشاہت کے بارے میں ہم بے اعتقاد ہیں اور کم علم رکھتے ہیں۔

خدا کی بادشاہت کی تعریف

خدا کی حکومت سے مراد خدا کی وہ خوبی ہے جس کے ذریعے وہ اپنی نیک مرضی اور خشی سے سب چیزوں پر حکومت کرنے کا اختیار رکھتا ہے وہ ابتدا سے اپنی تمام مخلوقات پر پورا اختیار اور قبضہ رکھت ہے۔ خدا سب چیزوں پر حکومت کرنے کا صرف حق ہی نہیں رکھتا بلکہ وہ قدرت بھی رکھتا ہے۔ کہ سب چیزوں کے وسیلے سے ٹھیک اپنی مرضی کو ظاہر کرے جیسا اس نے ارادہ کیا ہے وہ اس کو عمل میں لاتا ہے۔

خدا کی بادشاہت کی مختصر تعریف (اگر ہم اس کو ٹھیک مناسب طریقے سے سمجھ سکیں تو یہ ہے کہ "خدا خدا ہے خدا کی حکومت اس کی ذات کے کسی ایک پہلو سے کہیں زیادہ ہے اگر خدا خدا ہے تو وہ بادشاہ ہے (جو حکومت کرتا ہے وہ اس سے کم نہیں ہو سکتا خدا کے حق یا قدرت یا اس کے اختیار کو تھوڑا سا بھی کم کرنا ایک اور خدا پیدا کرنے کے برابر ہے"

خدا کی ذات جو بائبل مقدس میں ظاہر کی گئی ہے اس کے مطابق اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ بادشاہ ہے اور شاہی اختیار اور عظمت رکھتا ہے جب دوسرے حکم میں خدا نے

ہمیں بتایا ہے کہ وہ غیور خدا ہے تو وہ اپنا اختیار اور حکومت ظاہر کرتا ہے (دیکھئے خروج 14:34) وہ اکیلا یہ حق رکھتا ہے کہ اس کی تعریف اور عبادت کی جائے اور اس کو جلال ملے کسی اور کو نہیں بہت سے مسیحی قدرتی دنیا میں خدا حکومت کے مطالب کو کم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگر خدا بادشاہ سے پھر وہ اپنی تعریف کے سبب سے لامحدود ہے یا سب چیزوں پر کل اختیار رکھتا ہے۔ جس میں نجات کی بات بھی شامل ہے۔ ہمارے مطالعہ کیلئے یہ ضروری ہے کہ ہم صفائی سے خدا کی محبت فضل اور رحم کو دیکھ سکیں یہ اس کی حکومت کا حصہ ہے۔ اور جب اور جس طرح وہ چاہیے اور جن کو وہ چاہیے ان پر ظاہر کرتا ہے عبرانی زبان میں کوئی لفظ نہیں جو ہماری انگریزی زبان کے لفظ فرمانبردار کے برابر ہو سکے۔ تاہم جہاں کہیں الفاظ یہوواہ اردونائی این آئی وی نئے بین الاقوامی ترجمہ میں فرمانروا ہے۔ یہ بادشاہ کیلئے استعمال ہوا ہے۔

جو مصنف کے نزدیک سب سے موزوں لفظ ہے لفظ یہوواہ Jehovah کا عام طور پر لارڈ (خداوند) ترجمہ کیا جاتا ہے (سب بڑے حروف ہیں لفظ اردونائی Adonai خداوند Lord کیلئے ہے (سب چھوٹے حروف) تاہم جب دونوں الفاظ اکٹھے استعمال ہوئے ہیں تو یہ موزوں معلوم نہیں ہوتا کہ ہم ترجمہ کریں۔ خداوند اس لئے سادرن Soverign بادشاہ کی جگہ لفظ ادونائی ڈالا گیا ہے (دیکھئے پیدائش 11,2:15 سیموائل 18:7) زبور 16:71 یسعیاہ (11,1:61,4:50,10:40,8:25

یونانی زبان کے نئے عہد نامہ میں جو لفظ Soverign فرمانبروا بادشاہ یا حاکم کیلئے سب سے نزدیک ہے وہ Despotes ہے۔ جس میں سے ہمارا انگریزی کا لفظ Despot مطلع العنان نکلا ہے جب یہ لفظ (Kurois) خداوند استعمال ہوتا ہے تو این آئی کے مترجمین نے اس کا ترجمہ Soverign Lord کیا ہے جو ان کا ارادہ ہے جیسے کہ دونوں حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے، جن میں یہ استعمال ہوئے ہیں پطرس 12:2 یہوداہ

خدا کی اصلی اور ابدی ذات

خدا کی حکومت کا مطالعہ اس کی ابدیت سے شروع ہونا چاہیے اس کا نہ کوئی شروع ہے

نہ آخر جب بائبل مقدس کہتی ہے کہ خدا ابدی یا ہمیشہ رہنے والا ہے یا وہ کہتی ہے کہ خدا ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہے تو اس کا مطلب ہے۔ کہ نہ اس کا شروع ہے اور نہ آخر اس کا سب سے عمدہ ترجمہ ابدی ہو سکتا ہے کیونکہ علمی حیثیت سے ہمیشہ کا شروع ہو سکتا ہے اور آخری نہیں دیکھئے اس کی تعلیم مندرجہ ذیل حوالوں میں دی گئی ہے مکاشفہ 8:1 "خداوند خدا جو ہے اجو تھا اور جو آنے والا ہے یعنی قادر مطلق فرماتا ہے کہ میں الفاظ اور اومیگا ہوں"

استثناء 27:33 "ابدی خدا تیری سکونت گاہ ہے اور نیچے دائمی بازو" زبور 13:41 خداوند اسرائیل کا خدا ازل سے ابد تک مبارک ہو۔ آمین ثم آمین۔

زبور 12:102 لیکن تو اے خداوند ابد تک رہے گا۔ اور تیری یادگار پشت در پشت رہے گی" زبور 24:102-27 تیرے برس پشت در پشت ہیں۔ تو نے قدیم سے زمین کی بنیاد ڈالی آسمان تیرے ہاتھ کی صعنت ہے۔ وہ نیست ہو جائیں گے پر تو باقی رہے گا وہ سب پوشاک کی مانند پرانے ہو جائیں گے تو ان کو لباس کی مانند بدلے گا اور وہ بدل جائیں گے۔ پر تو لاتبدیل ہے اور تیرے برس لاانتہا ہوں گے"

یسیعاہ 13:43 "اس سے پہلے کہ دن تھا میں وہ ہوں (آج سے میں ہی ہوں" یسیعاہ 6:44 "میں ہی اول اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں" دیکھئے یسیعاہ 12:48 اور مکاشفہ 11:1 یسیعاہ

خدا خالق ہے

خدا سب مخلوقات پر بادشاہی کرتا ہے کیونکہ اس نے سب چیزوں کو نیست سے ہست کیا ہے (اس نے تمام چیزوں کو نیستی سے بنایا) خالق نہ صرف قادر مطلق ہے بلکہ اختیار حق اور آزادی رکھتا ہے تاکہ اپنی مخلوقات کو اپنی آزادی اور خوشی سے پیدا کرے اس پر حکومت کرے اور اپنی پاکیزگی اور تجویز کے مطابق اس سے کام لے خدا کا کلام بڑی صفائی سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ نیچے دیئے ہوئے حوالہ جات دیکھیں "پیدائش 1:1 ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا"

یسعیاہ 7:45 میں نے زمین بنائی اور اس پر انسان کو پیدا کیا اور میں ہی نے ہاں میرے ہاتھوں نے آسمان کو تانا اور اسی کے سب لشکروں پر میں نے حکم کیا

یسعیاہ 18:45 "کیونکہ خداوند جس نے آسمان پیدا کئے وہی خدا ہے اسی نے زمین بنائی اور تیار کی اسی نے اسے قائم کیا اس نے اسے بحث پیدا نہیں کیا بلکہ اس کو آزادی کیلئے آراستہ کیا وہ یوں فرماتا ہے کہ میں خدا ہوں اور میرے سوا اور کوئی نہیں"

عبرانیوں 3:11 "ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خاک کے کہنے سے بنے ہیں یہ نہیں کہ جو کچھ بنا ہے وہ ظاہری چیزوں سے بنا ہو۔"

مکاشفہ 11:4 "اے ہمارے خداوند ار خدا تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے کیونکہ تو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں او ا پیدا ہوئیں"

خدا خود کفیل ہے

ابدی خالق ہونے کی حیثیت سے وہ خود کفیل ہے کسی دوسرے پر انحصار نہیں رکھتا نہ اپنے وجود ہستی کیلئے نہ انسان کی مدد کیلئے تاکہ وہ اپنے حکموں کو چلائے خدا بڑی صفائی سے یہ بات بیان کرتا ہے۔ جب وہ اپنے آپ کو یہواہ کے نام سے پکارتا ہے۔ "میں جو ہوں سو میں ہو" (خروج 14:3)

مندرجہ ذیل پیراگراف کو بھی دیکھیں

یوحنا 26:5 "کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے"

اعمال 24:17 "جس خدا نے دنیا اور اس کی سب چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔

نہ کسی چیز کا محتاج ہو کر آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہے کیونکہ وہ خود سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھ دیتا ہے"

ایوب کی کتاب آخری ابواب میں یہ بات بڑی صفائی سے ایوب کو بتائی گئی کہ صرف وہی اکیلا ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا ہے اور وہی ان کو محفوظ رکھتا ہے یعنی اپنی تمام مخلوقات

کو کوئی آدمی اس سے سوال نہیں کر سکتا اس کا حق ہے کہ جو چاہے کرے کیونکہ صرف خدا ہی نے یہ سب کچھ پیدا کیا ہے اور ہی اپنی تمام مخلوقات کو محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے کہ یہ حق نہیں کہ خدا اسے پوچھے کہ وہ کیا کرتا ہے ایوب 42:38 (آین آئی وی)

ایوب 2:38-4 "یہ کون ہے جو نادانی کی باتوں سے مصلحت کی باتوں پر پردہ ڈالتا ہے مردہ کی مانند اب اپنی کمر کس لے کیونکہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور مجھے بتا تو کہاں تھا جب میں نے زمین کی بنیاد ڈالی تو دانش مند ہے تو بتا کیا تجھے معلوم ہے کس نے اس کی ناپ بھرائی۔"

ایوب 4:40 "خداوند نے ایوب سے یہ بھی کہا۔ کیا جو فضول باتوں سے حجت کرتا ہے وہ قادر مطلق سے جھگڑا کرے؟ تب ایوب نے خداوند کو جواب دیا دیکھ میں ناچیز ہوں میں تجھے کیا جواب دوں۔ میں اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھتا ہوں ان جواب نہ دوں گا ایک بار میں بول چکا ہوں بلکہ دوبار پر اب میں آگے نہ بڑھوں گا"

ایوب 1:42-3 آخر کار ایوب کو چاہیے کہ وہ حلیمی سے خداوند کی حکمرانی کو قبول کرے۔ "تب ایوب نے خداوند کو یوں جواب دیا میں جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اور تیرا کوئی ارادہ رک نہیں سکتا۔ یہ کون ہے جو نادانی سے مصلحت پردہ ڈالتا ہے۔ لیکن میں نے جو نہ سمجھا وہی کہا یعنی ایسی باتیں جو میرے لئے نہایت عجیب تھیں جن کو میں جانتا نہ تھا۔"

تمام مخلوق خدا پر انحصار رکھتے ہیں

جب کہ خدا کا دارومدار کسی اور ہستی پر نہیں ہے انسان اس کے برعکس قادر مطلق خدا پر مکمل بھروسہ رکھتا ہے۔ مخلوق ہونے کی حیثیت سے یہ مکمل بھروسہ ہماری فطرت کا ایک اٹوٹ حصہ ہے جسے خدا نہیں کہا جا سکتا۔

مخلوق

ہمارے وجود کا کل بھروسہ اور ہماری بہتری خدا کے رحم اور خوشی منحصر ہے۔ جیسا کہ اعمال

28:17 میں لکھا ہے "کیونکہ اسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود نہیں "یقیناً یہ ہے بے یقینی کی اور ایسی حالت نہی جس کی ہم خواہش نہ کرتے ہوں کیونکہ ایماندار خدا کے فرزند ہیں۔ جو ہمیشہ اپنے آسمانی باپ سے اچھی چیزوں کی امید کرتے ہیں۔ دیکھیں کہ بائبل مقدس اس حاکمانہ الٰہی حفاظت کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ ا۔ سیموائل 2:6-8 "خدا مارتا اور جلاتا ہے وہی قبر میں اتارتا اور اس سے نکالتا ہے خداوند مسکین کر دیتا اور دولتمند بناتا ہے۔ وہی پست کرتا اور سرفراز بھی کرتا ہے وہ غریب کو خاک پر سے اٹھاتا اور کنگال کو گھورے سے میں سے نکال کر کھڑا کرتا ہے۔ تاکہ ان کو شہزادوں کے ساتھ بٹھائے اور جلال کے تخت کے وارث بنائے کیونکہ زمین کے ستون خداوند کے ہیں۔"

تواریخ 29:11-12 اے خداوند عظمت اور قدرت اور جلال اور غلبہ اور حشمت تیرے ہی لئے ہیں کیونکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہے اے خداوند بادشاہی تیری ہے اور تو ہی بحیثیت سردار سبھوں سے ممتاز ہے اور دولت اور عزت تیری طرف سے آتی ہے اور تو سبھوں پر حکومت کرتا ہے اور تیرے ہاتھ میں قدرت اور توانائی ہیں اور سرفراز کرنا اور سبھوں کو زور بخشنا تیرے ہاتھ میں ہے"

واعظ 9:1 "ان سب باتوں پر میں نے دل سے غور کیا اور سب حال کی تفتیش کی اور معلوم ہوا کہ صادق اور دانشمند اور ان کے کام خدا کے ہاتھ میں ہیں"

زبور 145:5-201 "سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہیں تو ان کو وقت پر ان کی خوراک دیتا ہے تو اپنی مٹھی کھولتا ہے اور ہر جاندار کی خواہش پوری کرتا ہے۔ خداوند اپنی سب راہوں میں صادق اور اپنے سب کاموں میں رحیم ہے خداوند ان سب کے قریب ہے جو اس سے دعا کرتے ہیں۔ یعنی ان سب کے جو سچائی سے دعا کرتے ہیں۔ جو اس سے ڈرتے ہیں وہ ان مراد پوری کرے گا۔ وہ ان کی فریاد سنے گا اور ان کو بچالے گا۔

خداوند اپنے سب محبت رکھنے والوں کی حفاظت کرے گا لیکن شریروں کو ہلاک کر ڈالے گا"

یسعیاہ 64:8 "تو بھی اے خداوند تو ہمارا باپ ہے ہم مٹی میں اور تو ہمارا کمہار ہے ہم سب کے سب تیری دستکاری ہیں"

یہ غلطی بہت غلط ہو چکی ہے کہ ہم بھلائی میں اور اچھے کاموں میں خداوند کے ہاتھ کو دیکھتے ہیں اور اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ خدا ہی ہماری زندگی میں دکھ اور مصیبت کا لانے والا ہے۔ یہ غلطی صاف طور پر اس بات کا نتیجہ ہے کہ ہم خدا کے اس حق کا انکار کرتے ہیں۔ کہ وہ سب چیزوں پر حکومت کرتا ہے نیکی اور بدی پر اچھائی اور برائی پر جب کہ یہ سچ ہے کہ شیطان انسان کو آزماتا ہے اس نے آدم اور حوا کو بتایا اور یہ کام صرف خدا کی اجازت سے کر سکتا ہے اس حد میں رہ کر جو خدا اس کے لئے مقرر کرتا ہے۔ خدا اکثر شیطان کو استعمال کرتا ہے۔ انسان کے ایمان کا امتحان کرنے کیلئے دیکھئے (یعقوب 1:12-15) لیکن یہ بات کبھی نہ بھولیں کہ خدا کا قبضہ اور اختیار مکمل طور پر رہتا ہے۔

عام طور پر یہ سننے میں آتی ہے کہ لوگ خدا کی پروردگاری کے کاموں میں خدا کی حاکمیت کا انکار کرتے ہیں کتابچہ ہیں ڈرل برگ کے سوال نمبر 28,27 میں خدا کی پروردگاری اور اس کے فوائد کا ذکر پایا جاتا ہے۔ خدا کو چھوڑ کر کسی اور طاقت یا قدرت (مثلاً شیطان) کی طرف رجوع کرنا جس میں ذاتی آزادی اور قدرت ہو یا کچھ کرنے کی قوت ہو۔ خدا کی حاکمیت سے انکار کرنا ہے۔ یا خدا کی حاکمیت کے انکار کے برابر ہے۔ پھر یہ انکار ہے جو اس قسم کی غلط تعلیم میں بیان کیا جاتا ہے کہ خدا تمام مخالف قوتوں سے اکتا گیا ہے اس کی ایک تجویز ہے جیسے وہ عمل میں نہیں لا سکتا شیطان کی مخالف کے سبب یا انسان کی سرکشی کے سبب خدا کو محدود کرنا صریح طور پر کلام کے کلاف ہے جس میں بیان کیا گیا ہے وہ سب باتوں کو اپنی مرضی یا تجویز کے مطابق عمل میں لاتا ہے۔ افسیوں 1:5,9,11 غور کریں کہ بائبل اس کے بارے میں کیا کہتی ہے۔

ایوب 2:11 "کیا ہم خدا سے سکھ پائیں اور دکھ نہ پائیں ان سب میں ایوب نے گناہ نہ کیا جو کچھ اس نے کہا امثال 16:4 خداوند نے ہر چیز خاص مقصد کیلئے بنائی ہے ہاں شریروں کو بھی اس نے برے دن کیلئے بنایا"

یسعیاہ 45:7 "کیونکہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے جس پر رحم کھانا منظور ہے اس پر رحم کروں گا اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اس پر ترس کھاؤں گا۔ پس وہ جس طرح چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جسے جاتا ہے۔ سخت کر دیتا ہے۔" مقدس پولوس II تھسلنیکوں 2:11,12 میں کہتا

ہے "خدا ان کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تا کہ وہ جھوٹ کو جانیں اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے ان کو بچ بلکہ ناراسی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے اگر خدا واقعی حاکم مطلق ہے تو انسان کو کوئی حق نہیں کہ خدا کے کسی کام کے بارے میں سوال کرے رومیوں 20:9 "اے انسان تو کون ہے جو خدا کے سامنے جواب دیتا ہے کیا بنی ہوئی چیز بنانے والے کہہ سکتی ہے کہ تو نے مجھے ایسا بنایا کیا کمہار کو مٹی پہ اختیار نہیں یقیناً بنو کد نظر جو ایک دفعہ بنا دیا گیا اس نے خود یہ محسوس کیا اور دانیل کے خدا کے بارے میں کہا "(دانیل 4:34-35)"

جس کی سلطنت ابدی اور جس کی پشت در پشت ہے۔ اور زمین کے تمام باشندے ناچیز گنے جاتے ہیں۔ اور وہ آسمانی لشکر اور اہل زمین کے ساتھ جو کچھ چاہتا ہے اور کوئی نہیں جو ہاتھ روک سکے یا اس سے کہہ سکے تو کیا کرتا ہے؟ پھر زبور نویس کہتا ہے زبور 3:115 "ہمارا خدا تو آسمان پر ہے اس نے جو چاہا وہی کیا۔"

خدا کی قدرت کامل ہے

قادر مطلق خدا اپنی تجویز اپنی کامل اور شاہانہ قدرت کے وسیلے عمل میں لاتا ہے۔ ہم اس محاورے کے عادی نہیں رہے کیونکہ اس زمانے کا فلسفہ یہ ہے کہ ہر چیز کسی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ لازم اور ملزوم کا فلسفہ لیکن یسعیاہ کہتا ہے "خدا قادر مطلق نے قسم کھائی ہے یقیناً جیسے نے تجویز کی ہے ویسا ہی ہو گا جیسے میں نے ارادہ کیا اسی طرح یا قائم رہے گا یہ وہ تجویز ہے جو ساری دنیا کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ یہ وہ ہاتھ ہے جو تمام قوموں پر بڑھایا گیا ہے کون اسے واپس موڑ سکتا ہے۔ (یسعیاہ 14:27,265) یسعیاہ پھر کہتا ہے "میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں میں خدا ہوں اور میری مانند کوئی اور نہیں جو ابتدا ہے انجام کی خبر دیتا ہے اور ایام قدیم سے وہ باتیں بتاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی اور اپنی مرضی بالکل پوری کروں گا۔ جو مشرق سے عقاب کو یعنی اس شخص کو جو میرے ارادہ کو پورا کرے گا دور کے ملک سے بلاتا ہوں میں ہی نے یہ کہا اور میں ہی اس کو وقوع میں لاؤں گا۔ میں نے ارادہ کیا اور میں ہی اسے پورا کروں گا" (یسعیاہ 4:9-11) ہمارا

خداوند سب باتوں پر اتنا کنٹرول رکھتا ہے۔ کہ تمام مخلوقات جو بالکل اس نے اپنے جلال کے لئے پیدا کی ہے کہ "خدا ہی واحد حاکم ہے اور وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے بقا صرف اسی کو ہے اور وہ اس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی نہ اسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے اسی کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے آمین"

خدا کی بادشاہی جلالی ہے

زبور 104 سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مخلوقات نہ صرف خدا کے فنک سے قائم ہے لیکن یہ اس لئے قائم ہے کہ خدا کا جلال ظاہر کرے اور مقصد پورا ہو جس کے لئے خدا نے اسے پیدا کیا ہے۔ زبور 31:104 میں لکھا ہے خداوند کا جلال ابد تک رہے خداوند اپنی صنعتوں سے خوش ہو رومیون 36:11 میں لکھا ہے "کیونکہ اسی کی طرف اور اس کے وسیلے سے اور اس کے لئے سب چیزیں ہیں اس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے آمین" زبور 11:98-91 کو بھی دیکھیں اگر خدا سب سے اعلیٰ حاکم اور ابدی خالق ہے جو اپنی پاک مرضی مکمل طور پر پر پوری کر سکتا ہے تو اس کا نتیجہ نکلتا ہے کہ تمام چیزیں خدا کا جلال ظاہر کرتی ہیں۔ رومیوں 22:9 میں ان چیزوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ جو خدا کے غضب کا باعث ہوتی ہیں اور ہلاکت کیلئے تیار کی گئی ہیں۔ مکاشفہ 1:15,7,1:16) میں ان چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اس کے رحم کا باعث ہوتی ہیں جنہیں خدا نے اپنے جلال کیلئے پہلے سے تیار کیا ہے اس کا یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر ایک کام جو انسان کرتا ہے اور اس کے وجود یا ہستی کا ہر ایک پہلو خدا کی حکومت کے ماتحت ہے اس لئے سب کچھ خدا کے جلال کیلئے کرنا چاہیے کوئی غیر جاندار علاقہ نہیں یا علیحدہ جگہ نہیں جسے ہم دنیوی یا قدرتی کہہ سکیں تمام چیزیں خدا کی غیر فطرتی قدرتی کے باعث وجود رکھتی ہیں اور خدا کی ازلی اور ابدی تقدیروں (مرضی) کے مطابق ہیں۔ اس لئے انسان کے وجود میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اتفاق سے بنی ہو۔ مخلوقات کا کوئی حصہ خدا کی حکومت سے باہر نہیں جو قدرتی قوانین کے رحم و کرم پر ہو یا انسان کی مرضی یا شیطان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

خدا کی حاکمانہ محبت رحم اور فضل

اگر خدا انسان سے پیار کرتا ہو تو یہ اس لئے ہے کہ اس کی حاکمانہ تقدیروں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جنہیں وہ اپنی محبت کیلئے چن لیتا ہے (افسیوں 5,4:1) یہ اس وجہ سے نہیں کہ انسان بذات خود بہت پیار اور محبت کے قابل ہے بلکہ صرف اس وجہ سے کہ خدا نے حاکمان طور پر بعض کو محبت کیلئے چن لیا اور انہیں نجات بخش۔ (یوحنا 19,10:4) محبت رکھی اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیونکہ پہلے اس سے ہم نے محبت کی۔ مقدس پولوس خدا کی غیر مشروط محبت کو یہ کہتا ہے کس نے پہلے کچھ سا کو دیا ہے جس کا بدلہ اسے دیا جائے رومیوں 35:11 اسی طرح انسان پر خدا کا رحم بھی حاکمانہ ہے۔ رومیوں 16,15:9 وہ موسیٰ سے یہ کہتا ہے "جس پر رحم کرنا منظور ہے اس پر رحم کروں گا اور جس پر رحم کروں گا اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اس پر ترس کھاؤں گا۔ پس یہ ارادہ کرنے والے پر منحصر ہے نہ دوڑ دھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خدا پر اور یقیناً خدا انسان پر اپنا فضل ظاہر کرنے میں حاکم ہے۔ فطرتی طور پر فضل ایسی مہربانی ہے جو غیر مستحق لوگوں پر کی جاتی ہے۔ یہ ایک مفت بخشش ہے کوئی شخص خدا کے فضل کا حقدار ہونے کا مطالبہ نہیں کر سکتا اسی طرح کسی شخص کو بھی حق نہیں کہ وہ انعام کا مطالبہ ہے۔ انعام ادائیگی نہیں جو کسی کام کیلئے کی جاتی ہے۔ انعام فطری طور پر محبت سے مفت دیا جاتا ہے یہ کتنی ناجائز اور گناہ آلودہ حرکت ہے کہ ہمیں کوئی چیز انعام کے طور پر دی جائے اور بعد میں ہم دعویٰ کریں کہ ہماری اپنی خوبی کی وجہ سے یہ انعام ملا ہے اور ہم اس قابل تھے کہ یہ ہم کو ملے۔ اس قسم کا رویہ انعام اور فضل کی ماہیت کو برباد کر دیتا ہے مقدس پولوس رومیوں 6:11 میں کہتا ہے "اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔ مقدس پولوس افسیوں 8:2-9 بڑی احتیاط کے ساتھ ہمیں نجات کی پر فضل حالت دیکھاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے۔ نہ اعمال کے سبب سے تاکہ کوئی فخر نہ کرے یقیناً گرا ہوا انسان حقدار نہیں۔ (اس کہیں کم اس کی قابلیت اور نجات کیلئے خواہش

ہے)۔ کہ وہ نجات کا مطالبہ کر سکے کہ یہ اس کا فطری حق ہے یا اسے حقدار بنایا گیا ہے۔ انسان خدا کی طرف سے لعنت کے ماتحت ہے۔ رومیوں 15 تا 8 میں لکھا ہے کیونکہ جب ہم کمزوری تھے تو عین وقت پر مسیح بے دینوں کی خاطر ہوا کسی راستباز کی خاطر بھی مشکل سے اپنی جان دے گا مگر شاید کسی نیک آدمی کیلئے کوئی اپنی جان رک دے دینے کی جرت کرے لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا"

کلام کا ہر صفحہ س تعلیم سے بریز ہے کہ خدا قادر مطلق ہے یا حاکم کل ہے تثلیث کا ہر اقنوم (شخص) اس بادشاہی میں شامل ہے۔ اگر خدا کی اس فطرت کو نکال دیا جائے تو پھر وہ خدائے بائبل نہیں رہتا۔

"خدا کی بادشاہی کا انکار بت پرستی ہے"

خدا کی حکومت کا انکار نجات یا پروردگاری کے کام میں بت پرستوں کی طرح خدا کا انکار ہے اور یہ پہلے حکم کی خلاف ورزی ہے نجات کا کوئی تصور جو خدا کی حکمرانی کا منکر ہے وہ حقیقی خوشخبری کو بگاڑ دیتا ہے۔ خدا کی بادشاہت اس بات کا مطالبہ کرتی ہے کہ مکمل اور کل اختیار اس کا ہو ورنہ اس کا کوئی مطلب نہیں یہ بہت ہی نازک مسئلہ ہے جس کے بارے میں سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا نہ کوئی شک یا اپنا نظریہ پیش کر سکتے ہیں۔ یاد کریں کہ جب ایوب نے اس بات پر سوال کیا کہ خدا کو اسے دھکھ دینے کا حق ہے۔ ایوب 2:38 میں خداوند نے کہا یہ کون ہے جو نادانی کی باتوں سے مصلحت پر پردہ ڈالتا ہے ہماری نجات کی سمجھ اس تعلیم پر انحصار رکھتی ہے۔

غور کریں کہ کتنی پر زور آگاہی بائبل مقدس اسے دیتی ہے جو اس تعلیم کا انکار کرتا ہے۔ 2 پطرس 1:2-2 جس طرح اس امت میں جھوٹے نبی بھی تھے اسی طرح تم میں بھی جھوٹے استاد ہوں گے جو پوشیدہ طور پر ہلاک کرنے والی بدعتیں نکالیں گے اور اس کے مالک کا انکار کریں گے۔ جس نے انہیں مول لیا تھا اور اپنے آپ کو جلد ہلاکت میں ڈالیں گے۔ اور بہترے اس کی شہوت پرستی کی پیروی کریں گے جن کے سبب سے راہ حق کی

بدنامی ہوگی" ہم اس اشد ضروری آگاہی کو یہوواہ کے خط میں بھی دیکھتے ہیں یہوواہ کیوں کہ بعض ایسے شخص چپکے سے ہم میں آملے ہیں جن کی اس سزا کا ذکر قدیم زمانہ میں پیشتر سے لکھا گیا تھا یہ بے دین ہیں ہمارے خدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل ڈالتے ہیں اور ہمارے واحد مالک خداوند یسوع مسیح کا انکار کرتے ہیں۔

تم کس جگہ کھڑے ہو

ہم یہاں الٰہی کے چوراہے پر کھڑے ہیں ہم وہ علم الٰہی قبول کریں جس کا مرکز انسان ہے یا وہ علم الٰہی جس کا مرکز خدا ہے۔ کیلون کے پانچ نکات کا مطالعہ ہے بات صاف ظاہر کر دیتا ہے کہ بائبل مقدس نجات کا صرف ایک راستہ پیش کرتی ہے جس کی بنیاد صرف خدا کے فضل پر ہے اس مطالعہ میں اہم آرمینین کی غلطیوں کو کو بے نقاب کریں گے اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اس طرح روحانی جنگ نہیں جیت سکتے خدا کے حاکمانہ فضل کی سمجھ حاصل کرنا ہی حقیقی انعام ہے۔

کیونکہ اس کا حاکمانہ فضل نجات کے ساتھ حقیقی تسلی او خوشی ہمارے دل میں لاتا ہے جب ہم اپنی نجات کو مناسب اور حقیقی طور سے سمجھ لیتے ہیں اور اس کو قبول کرتے ہیں تو پھر ہمارے دل میں نجات کا یقین پیدا ہوتا ہے۔

سوالات

1- ایک جملہ میں لفظ Soverignty حکومت یا بادشاہت کی تعریف کریں

2- بائبل مقدس سے کوئی آیت لکھیں جس کے بارے میں اپ محسوس کرتے ہیں کہ یہ خدا کی حکومت کو بہت اچھی طرح بیان کرتی ہے؟

3- اگر مخلوقات پر خدا کی حکومت کو نکال دیا جائے تو پیچھے ہمارے پاس کیا رہ جاتا ہے۔؟

4- بیان کریں کہ اس سے ہمارا کیا مطلب ہے جب ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا کی حکومت کو بیان کرنے کا سب سے اچھا طریقہ ہے یہ کہنا کہ خدا خدا ہی ہے؟

خدا کے خود کفیل ہونا کا کیا مطلب ہے؟

اس حقیقت کا خاکہ خدا خالق ہے اس کی حکومت سے کیا تعلق ہے؟

5- آپ کیوں سوچتے ہیں کہ قدرتی یا فطرتی انسان کیلئے مشکل ہے کہ وہ خدا کی حکومت یا حکمرانی کو قبول کرے؟

6- ہم کس طرح نبی اسرائیل کے چناؤ میں خدا احکمرانی کو دیکھ سکتے ہیں کہ وہ اس کے عہدی لوگ ہوں؟

7- اگر خدا اتمام مخلوقات پر حکمران ہے تو پھر اس قدر دکھ اور مصیبت کیوں ہے؟ اگر خدا ہی اس دنیا کا حاکم مطلق ہے تو پھر کچھ لوگ کیوں بے اعتقادی میں کھوئے ہوئے ہیں؟

8- یوحنا پہلا باب افسیوں پہلا باب کی روشنی میں یسوع مسیح کس طرح حاکم مطلق ہے؟

9- یوحنا کی انجیل کے تیسرے باب میں روح اقدس کی فرمانروائی کس طرح بیان کی گئی ہے؟

10- خدا کی حکمرانی سے انکار کیوں ایک بڑی سنگین غلطی سمجھی جاتی ہے۔

11- کیا فرق پڑتا ہے کہ ہم مسیحی خدا کو قادر مطلق جانیں یا نہ جانیں

12- بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر خدا قادر مطلق ہے تو انسان اپنے کاموں کیلئے ذمہ دار نہیں ہے۔ بیان کریں کہ یہ نتیجہ کیوں غلط ہے؟

دوسراباب

آرمینین اور معترض Arminius And Remonstrants

جیمس آرمینئس

ہالینڈ کا باشندہ اور علم الٰہی کا عالم تھا جیک ہرمینڈزون جس کا لاطینی نام جیکوس آرمینئس ہے وہ اس نام سے زیادہ جانا جاتا ہے۔ اور آرمینین ازم کا بانی ہونے کی وجہ سے مشکوک عزت کا حامل ہے۔ آرمینین ازم حقیقی انجیل اور انسان کی نجات کے بارے میں ریفارمڈ ایمان کے بنیادی عقیدہ اور خدا کی حکمرانی کا انکار ہے جیمس آرمینئس 1560ء سے 1609ء تک ہوا ہے۔

علم الٰہی میں اس کی ٹریننگ ریفارمڈ فیتھ میں ہوئی اس کی تعلیم اور تربیت لیڈن بیل جینوا میں ہوئی اس کی تعلیم و تربیت تھیوڈور بیزا کے قدموں میں ہوئی جو جینوا میں کیلون کا جانشین تھا 1588ء میں وہ ہالینڈ میں واپس آیا اور (پندرہ) 15 سال ایک ریفارمڈ کلیسیا کا پاسبان رہا۔ سولہویں صدی میں ہالینڈ کیلون ازم کا مرکز بن گیا تھا۔

آرمینین ازم بہ مقابلہ گوماروس

ARMINIUS VERSUS GOMARUS

جھگڑا اس وقت شروع ہوا جب اس نے اپنی پاسبانی خدمت میں کیلون کی بنیادی تعلیم پر سوال کیا۔ اب اس کی تعلیم اور علم الٰہی اور سمس کے ہیومن ازم کا رنگ پکڑنے لگی۔ آرمینئس نے پاسبانی خدمت چھوڑ دی اور لیڈن کی یونیورسٹی میں پروفیسر بن گیا۔ الٰہی تقدیروں کے بارے میں لیکچروں کا سلسلہ ریفارمڈ علم الٰہی کے عالم فرانسس گومر (لاطینی میں گوماروس) کے ساتھ ایک گرم مخالفت کا موضوع بنا۔ گوماروس ایک بہت ہی ماہر اور جوشیلا شخص تھا جو کیلون کی کٹر پسندی کا محافظ تھا اور لیڈن کی یونیورسٹی میں پروفیسر تھا جو نہی

یہ مباحثہ یا بحث لیڈن کی یونیورسٹی اور ہالینڈ کی کلیسیاؤں میں پھیل گئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کلیسیا میں جائی ہو گئی

ایک طرف آرمینین اور دوسری طرف گوماریسٹ جو راسخ الاعتقاد کیلونسٹ بھی کہلاتے تھے) جو گومرڈارٹ کی سنڈ کا ممبر بھی تھا۔ لیکن اس میں کوئی عملی حصہ نہیں لیتا تھا صرف ایک دفعہ بولنے کی اجازت لی اور پھر اس بات سے انکار کیا کہ کیلون کے حامی مکمل الٰہی تقدیروں کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس نے 1618 سے 1614ء تک گرونسمجن (University of Groningen) کی یونیورسٹی میں پڑھایا آرمینین کی موت کے بعد 1909ء میں اس کی پیروی کرنے والوں نے ایک سخت احتجاج پیش کیا جس میں آرمینئس کا نظریہ ریفارمڈ فیتھ کے خلاف دکھایا گیا ہے ڈچ گورنمنٹ (جو کہ ان دنوں ایک لبرل آزاد کیال سیاست دان (Jan Van Oldenharn) کے ہاتھ میں تھی نے کوشش کی کہ اس معاملے کا فیصلہ کرے لیکن انہوں نے اس کا انکار کیا)

تاہم کچھ عرصہ کے بعد کیلونسٹ کو مارس نیسوا کی امداد مل گئی (جو ولیم خاموش کا بیٹا تھا) وہ چاہتا تھا کہ ایک مرکزی بادشاہی حکومت ہو بعد میں مارس اور اولڈن بارنی ولڈٹ کے درمیان سخت مخالفت شروع ہو گئی 1619ء میں مارس نے مباحثہ جیت لیا اس کے مخالف غداری کی وجہ سے مجرم ٹھہرائے گئے اور غداری کی وجہ سے ان کے سر قلم کئے گئے اس وجہ سے سنڈ کا راستہ کھل گیا کہ وہ ڈارٹ میں منعقد ہو۔ جس میں اس مذہبی مخالفت جو آرمینین اور کیلونسٹ کے درمیان ہے اس کی جانچ پڑتال بڑی احتیاط کے ساتھ کی جا سکے اور بائبل مقدس سے جواب دیا جا سکے

احتجاج کرنے والوں کا نقطۂ نظریہ

نقطہ نظر جو آرمینین ازم کہلاتا ہے اس کا خاکہ احتجاج میں پیش کیا گیا احتجاجی بیان جو اسے محرک کرنے والوں نے 1610ء میں چھپوایا اس کے متن کے لئے ضمیمہ کو دیکھیں اسے آرمینین ازم کے پانچ نکات بھی کہتے ہیں۔

اس احتجاج کا خلاصہ آرمینین کے پانچ نکات میں پایا جاتا ہے جن میں اس کی خاص تعلیم پائی

جاتی ہے۔

1- نجات کیلئے خدا کا حکم ان سب پر لاگو ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو فرمانبرداری اور ایمان میں قائم رہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں خدا کا فیصلہ کی نجات کیلئے لوگوں کو چن لینا عام فیصلہ تھا خاص نہیں سب لوگ چنے ہوئے ہیں لیکن یہ موثر اس وقت ہوتا ہے جب انسان اسے قبول کرتا ہے۔ اس قسم کی تعلیم اس اعتقاد پر مبنی ہے کہ گناہ میں گرنے کے بعد انسان آزاد مرضی کا مالک ہے ان کے جھگڑے یا مخالفت کی بات یہ ہے کہ پہلے ماں باپ یعنی آدم اور حوا کے گرنے کی وجہ سے ہم پوری طرح مردود نہیں ہوگئے بلکہ انسان میں نیکی کرنے کی صلاحیت باقی ہے اس کے لئے چناؤ ممکن ہے۔ وہ نیکی اور بدی میں امتیاز کر سکتا ہے وہ یسوع مسیح کو بطور نجات دہندہ چن سکتا ہے انہوں نے دونوں لوتھر (آزاد مرضی کا باندھا جانا) اور کیلون کو مستثنا (علیحدہ) کیا ہے کیلون جو اس بات پر متفق تھا کہ آدم کے گرنے کی وجہ سے اس کی ساری نسل گر گئی اپنی تمام صلاحیتوں اور خوبیوں سمیت جس میں آزاد مرضی بھی شامل ہے۔ آزاد مرضی گناہ اور شیطان کی غلام بن گئی۔

احتجاج کرنے والے دعوٰی کرتے ہیں کہ تمام انسان آزاد ہیں کہ وہ رد کریں یا قبول کریں۔ انکار کریں یا نجات کے حق میں خود فیصلہ کریں۔ وہ برگزیدگی کے مسئلہ (تعلیم) کا بھی یقین کرت ہیں لیکن وہ مشروط برگزیدگی پر ایمان رکھتے ہیں برگزیدگی کی شرط یہ ہے کہ انسان خدا کی دعوت کو ایمان سے قبول کرے۔ خدا کا نجات کیلئے برگزیدہ کرنا ممکن تھا اس لئے کہ خدا نے ان میں پہلے سے ایمان دیکھا وہ دعوٰی کرتے ہیں کہ تخلیق عالم سے پہلے خدا نے ان میں ایمان دیکھا یعنی خدا جانتا تھا کہ کس قسم کے لوگ اس پر ایمان لائیں گے۔ اور نجات کی دعوت کو قبول کریں گے۔ اور اسی وجہ سے انہیں چن لیا۔ یقیناً خدا سب چیزوں کو پہلے سے جانتا ہے لیکن آرمینین کی یہ تعلیم خدا کے برگزیدہ کرنے کی تقدیر (یا فیصلے) کو مشروط بنادیتی ہے کہ گناہ گار اس کی دعوت کو قبول کرے۔

خدا کا چناؤ انسانی فیصلے پر منحصر ہے۔ جس کو خدا نے پہلے سے جانا۔

2- مسیح خداوند سب انسانوں کیلئے موا۔ اگرچہ صرف وہی نجات حاصل کرتے ہیں جو ایمان سے اس دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ یہ تعلیم آرمینین کی پہلی بات سے نکلتی ہے اور باقی اس اعتقاد پر مبنی ہیں کہ خدا سب لوگوں سے اس قدر پیار کرتا ہے کہ وہ سب آدمیوں کو بچانا چاہتا ہے۔ اگر سب لوگ نجات کو چننے کیلئے آزاد ہیں تو ان کے سامنے صرف انجیل کا پیغام ہی نہیں بلکہ مسیح کے کفارے کا سارا کام پیش کرنا چاہیے جسے وہ قبول کریں یاد کریں۔

3- روح القدس کے ذریعے الٰہی فضل ضروری ہے۔ انسانی مدد کیلئے کہ وہ کوئی نیکی کا کام کر سکے مثلاً نجات کیلئے بخشش ایمان رکھنا۔ ظاہر طور پر یہ بات درست معلوم ہوتی ہے تاہم انسان آزاد ہے کہ وہ روح القدس کے سا کام کو رد کرے قبول کرے۔ ان کا مسئلہ (تعلیم) اس مفروضہ پر انحصار رکھتا ہے کہ خدا قادر مطلق نہیں لیکن انسان کی نجات کیلئے خدا اور انسان میں پہلے تعاون ہونا چاہیے۔

4- خدا کے فضل کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے چونکہ یہ خدا کی خواہش تھی کہ سب آدمیوں کو نجات بخشے اس نے روح القدس کو بھیج دیا کہ وہ سب آدمیوں کو قائل کرنے کی کوشش کرے۔ کہ سب ایمان لائیں۔ لیکن انسان اپنی مرضی سے خدا کی اس قدرت کا مقابلہ کر سکتا آرمینین ازم کی تعلیم کے مطابق خدا اس تجویز کو ناکام کیا جاسکتا ہے یا انسان کی سخت دلی اور ہٹ دھرمی کے باعث روکا جاسکتا ہے۔

5- حقیقی مسیحیوں کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ خدا کے نجات بخش فضل سے گر جائیں یہ اس قرض کی ہوئی حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر انسان نجات حاصل کرنے کا فیصلہ اپنی آزاد مرض سے کر سکتا ہے تو وہ یہ بھی کر سکتا ہے کہ وہ نجات کی حالت میں قائم رہے استقامت یعنی ایمان میں قائم رہنے کا دارومدار انسان پر ہے اپنی نجات کی بخشش کھو سکتا ہے کیلون اور بہت سے اس زمانہ کے تجدید کرنے والوں کی تعلیم کو رد کرنے کیلئے

احتجاج کرنے والوں نے یہ باتیں کلیسیا میں شروع کیں۔ انہوں نے ہائیڈل برگ کتابچہ کی تعلیم کی بھی نقطہ چینی کی جو 1563ء میں لکا گیا تقریباً تمام ریفارمڈ کلیسیاؤں میں استعمال ہر نا ہے۔ خاص طور پر اس نئی تعلیم نے بائبل مقدس کی تعلیم کی مخالفت کی۔ احتجاج کرنے والوں نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں بیلجک کنفشن آف فیتھ اور کتابچہ ہائیڈل برگ تبدیل کئے جائیں اور انہیں ہمارے نقطہ نظر کے مطابق تبدیل کیا جائے۔

سوالات

1- محاورہ آرمینین ازم کہاں سے نکلا ہے؟

(a) جیمس آرمینین کی مختصر سوانح عمری بیان کریں؟

(b) احتجاج کرنے والا کون (کیا) ہے؟

2- کیلون کے مقابلہ میں احتجاج کرنے والوں کے مسائل لکھیں

کیلون جس تعلیم کو مانتا تھا	احتجاج کرنے والے جس تعلیم کو مانتے تھے
1- مکمل طور پر ناقابل ہونا یا مکمل بگاڑ اور مردودیت آدم کے گناہ میں گرنے کی وجہ سے انسان بالکل اس قابل نہیں رہا کہ نجات کیلئے خوشخبری یا انجیل پر ایمان لا سکے	آزاد مرضی اور انسانی قابلیت اگرچہ آدم کے گناہ میں گرنے کا بہت گہرا اثر ہوا انسانی فطرت پر ہوا۔ لیکن پھر بھی انسانی فطرت میں روحانی طور پر مکمل بگاڑ پیدا نہیں ہوا
2- غیر مشروط برگزیدگی بنائے عالم سے پہلے خدا کا بعض لوگوں کو چن لینا اس کا دارومدار مکمل طور پر خدا کی حکمرانی پر ہے	2- مشروط برگزیدگی خدا نے بعض لوگوں کو اس لئے چن لیا کیونکہ اس نے پہلے سے دیکھا کہ وہ اس کی بلاہٹ کو قبول کریں گے۔
3- محدود یا مخصوص کفارہ مسیح کی قربانی کا صرف یہ مقصد تھا کہ برگزیدگی لوگ بچ جائیں اور وہ حقیقت میں انکے لئے نجات حاصل کرے	3- عالمگیر نجات مسیح کے نجات بخش کام کی وجہ سے ہر شخص کیلئے ممکن ہو گیا کہ وہ نجات حاصل کرے لیکن حقیقت میں اس نے کسی کیلئے بھی نجات حاصل نہ کی۔
4- غیر معمولی فضل یا روح القدس کے وسیلہ اندرونی بلاہٹ روح القدس برگزیدہ لوگوں کے سامنے ایک موثر بلاہٹ پیش کرتا ہے جس کے وسیلہ وہ لازمی طور پر اپنی نجات کیلئے مسیح کے پاس آجاتے ہیں۔	4- روح القدس کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ انسان چونکہ آزاد ہے اس لئے وہ کامیابی کے ساتھ روح القدس کا مقابلہ کر سکتا ہے اور روح القدس گنہگار انسان کو نئے سرے سے پیدا نہیں کر سکتا
5- مقدسوں کی استقامت جنہیں خدا نے چنا اور مسیح کے وسیلہ سے نجات بخشی اور روح القدس نے ان کے دل میں ایمان پیدا کیا وہ کبھی گر کر ہلاک نہیں ہو سکتے نجات خدا کا کام ہے۔	5- وہ جو ایمان رکھتے ہیں حقیقت میں بچ گئے ہیں گر کر ہلاک ہو سکتے ہیں کچھ لوگ نجات کھو بیٹھتے ہیں اس لئے کہ وہ اپنے ایمان اور نیک کاموں کو قائم نہیں رکھتے۔ نجات خدا کا اور انسان کا باہمی کام ہے۔

CamScanner

4- کیوں انسان کیلئے ممکن ہے کہ وہ آزاد ہو جب تک وہ مسیحی نہ ہو، مسیحی کس کام کیلئے آزاد ہے؟

5- بیان کریں کہ کس طرح احتجاج کرنے والوں کی تعلیم خدا کی حکمرانی کے خلاف ہے آج کل کے احتجاج کرنے والے کہتے ہیں کہ انہوں نے مسیح یسوع کو چنا کہ وہ ان کا نجات دہندہ ہو۔ اور اب انہیں چاہیے کہ وہ اپنا خداوند بنائیں۔

6- احتجاج کرنے والوں کے نظریہ سے مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دیں؟

(i) خدا کی طرف سے برگزیدگی کی کیا شرط ہے؟

(ii) یسوع مسیح کن کیلئے موا؟

(iii) کیا وہ سب نجات یافتہ ہیں جن کیلئے مسیح موا؟

(iv) اگر انسان روح القدس کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ تو کون زیادہ قدرت والا یا زور آور ہے؟ روح القدس یا انسان؟

(v) آرمینین کے مطابق کیا وہ سب جو نجات یافتہ ہیں ہلاک ہو سکتے ہیں؟

7- وہ شخص جو بچ گیا ہے آخر کار کیوں ہلاک ہو سکتا ہے کیا ہم اسے نجات کہہ سکتے ہیں؟

تیسرا باب

آرمینین ازم اور ڈارٹ کا معیار

آرمینین ازم کی آزادی : آرمینین ازم کا یہ دعویٰ ہے کہ ایمان انسان کا آزادانہ اور ذمہ دارانہ فعل ہے۔ اس لئے خدا اسے پیدا نہیں کر سکتا۔ یا خدا اس کا موجد نہیں ہو سکتا لازمی طور پر ایمان خدا کے بغیر پیدا ہوتا ہے۔ مزید برآں انسان فیصلہ کر سکتا ہے کہ وہ نجات حاصل کرے گا یا نہیں خدا کا حکم اس کے علم سابق پر مبنی ہے۔ وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ایمان لانے کی صلاحیت عالمگیر ہونی چاہیے ہر ایک آدمی کے پاس ایک فطرتی آزادی اور ایمان لانے کی صلاحیت ہے۔ انسان کی یہ خوبی خدا کو عادل ثابت کرنے کیلئے ہے۔ آرمینین کی منطق کے مطابق انسان کا ایمان ایک تحفہ ہے جو وہ خدا کو دیتا ہے۔ نجات کی اصل وجہ یہ ہے کہ گنہگار مسیح کو چن لیتا ہے اور یہ نہیں کہ خدا گنہگار انسان کو چن لیتا ہے۔ اس کی نجات کا دارومدار اس کی قبولیت پر ہے۔ (اس کو قبول کرنے کے فیصلہ پر) کہ اس نے مسیح کے کام کو قبول کیا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ مسیح کے کام کے سبب سے قبولیت کے لائق بن گیا ہے۔ افسیوں 6:1 میں بڑی صفائی کے ساتھ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ سب تعریف خدا کی ہو۔ اس کے فضل کیلئے ہو جس میں اس نے ہم کو قبولیت کے لائق ٹھہرایا۔ (ہم اس عزیز (یسوع مسیح) میں قبول ہوں) آرمینین یہ بھی بیان دیتے ہیں کہ مسیح کی قربانی کی وجہ سے تمام انسانوں کیلئے ممکن بن گیا ہے کہ وہ نجات پا سکیں لیکن مسیح کی قربانی صرف اس شخص کیلئے موثر ہے جو اسے قبول کرنے کا فیصلہ کرتے۔ اگر کوئی آدمی اسے قبول نہ کرے تو مسیح کی موت بالکل بے فائدہ تھی۔ اس کی قربانی کے وسیلہ سے حقیقت میں گناہ دور نہیں ہو گئے۔ لیکن انسان کے لئے نجات حاصل کرنے کا موقع فراہم کر دیا۔ خدا اس شرط پر گناہ معاف کرتا ہے کہ انسان مسیح کو قبول کرنے کا فیصلہ کرے۔ آرمینین کی تعلیم کے ذریعے نہ صرف انسان کی آزاد مرضی کو غلط اونچا کیا گیا ہے بلکہ اس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ خدا کی حکمرانی کو رد کر دیا گیا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ میں (ویٹو) یا روک دینے کا اختیار رکھتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا سے بڑا بناتا رہے گا۔ اگر خدا انسان کو بچانا چاہتا ہے

اور وہ انسان کے انکار کی وجہ سے منع کر دیا جاتا ہے۔ پھر انسان خدا بن جاتا ہے۔ اگر روح القدس کے فضل کے کام سے انکار کر دیا جاتا ہے۔ تو اس کا مطلب کہ خدا انسان کے رحم و کرم پر ہے۔

آرمینین ازم کے ہولناک نتائج

آرمینین ازم کا المناک نتیجہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے نجات کے یقین اور تسلی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ نجات میں کیا تسلی اور اطمینان ہے اگر انسان نجات کو کھو سکتا ہے۔ پھر بھی یہ اس تعلیم کا منطقی نتیجہ ہے۔ اگر انسان اپنی آزاد مرضی سے نجات چن سکتا ہے تو وہ اپنی آزاد مرضی سے کھو بھی سکتا ہے۔ جب کہ آرمینین یہ یقین کرتا ہے کہ خدا ہمیشہ مسیح کے کفارہ کو گناہ کیلئے قبول کرے گا۔ اس کی کوئی امید نہیں کہ ایمان کا ذریعہ اس کے ساتھ رہے گا۔

اگر آرمینین کی تعلیم سچی ہے تو کوئی شخص بھی نجات نہیں پا سکتا اور خدا کی ساری تجویز بالکل ناکام ہے جس کے ماتحت اس نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ دنیا کو بچائے۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ خدا کا کلام بیان کرتا ہے کہ انسان اس قابل نہیں کہ خدا کے پاس آسکے جب تک کہ اسے خدا کے پاس آنے کا فضل حاصل نہ ہو۔ اور دوسرے اگر انسان مسیح کو بطور نجات دہندہ قبول کرنے کے قابل بھی ہو تو اپنی قوت اور طاقت سے کبھی ایمان میں قائم نہیں رہ سکتا۔ اور آخر کار وہ ہلاک ہو جائے گا

آرمینین ازم خدا کے لوگوں کو بگاڑ دیتا ہے۔ وہ خدا کو نہایت کمزور اور بے انصاف پیش کرتا ہے۔ اگر وہ سب لوگوں کو بچانا چاہتا ہے اور بچا نہیں سکتا تو وہ قادر مطلق نہیں رہتا اگر اس نے یسوع مسیح کو بھیجا کہ سب آدمیوں کے گناہوں کے لئے اپنی جان دے پھر بھی کچھ لوگ ہلاک ہوں گے کیونکہ اس کے نام پر ایمان نہیں لائے (یا اس کو قبول نہیں کیا) پھر وہ اپنی تجویز اور مرضی کو پورا کرنے کے قابل نہیں ہوا۔ اور اگر یسوع مسیح نے سب آدمیوں کے گناہوں کیلئے کفارہ دیا اور کچھ لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں تو پھر خدا بے انصاف ٹھہرتا ہے کیونکہ اس نے کچھ کو دوزخ میں بھیج دیا جس کیلئے مسیح نے کفارہ دیا تھا۔ کیونکہ وہ ان کو سزا دے رہا ہے۔ جن کی خاطر مسیح نے سزا برداشت کی (دو دفعہ سزا صاف بے انصافی

ہے)

ہیومنسٹ علم الٰہی A Humaniest Theology

آرمینین ازم ہیومن ازم کی پیداوار ہے اور یہ گناہ میں گرتے ہوئے مردود انسان کے غرور مثال ہے ہیومن ازم میں سب کچھ انسان سے شروع ہوتا ہے اور انسان سے ختم ہوتا ہے۔ انسان بذات خود اپنی ہستی کا مرکز ہے اور خدا اگری ہوئی انسانی فطرت کی یہ خواہش ہے کہ وہ خود مختار ہو۔ سب باتوں میں خود اپنے لئے ایک قانون ہو۔ چودھویں اور سترھویں صدی کے درمیان اصلاح کے بہت اچھے نتائج نکلے جس کا ایک حصہ ریفرمیشن ہے لیکن منفی طور پر اس نے انسانی قابلیتوں کو اور انسان کی قدرتی آزادی کو اس کی سوچ کا مرکز بنا دیا یہ گرے ہوئے انسان کے ہاتھوں میں اسطرح نظر آنے لگا جیسے کہ وہ خدا کی مانند عقلمند ہے۔ علم الٰہی کی تعلیم میں ہیومن ازم کو استعمال کرنا بہت ہی عام اور مقبول ہو گیا۔ آدمیوں نے باغ عدن سے لیکر شور مچانا شروع کیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے چناؤ اور حکمرانہ فیصلہ کریں۔

گناہ نے انسان کو اندھا کر دیا ہے وہ یہ محسوس نہیں کرتا کہ اسے گناہ آلودہ فطرت رہنے کی وجہ سے جو آزادی حاصل ہے یہ گناہ کرنے کی آزادی ہے۔ کیونکہ وہ گناہ کرنے کا غلام ہے لیکن خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ حقیقی آزادی صرف یسوع مسیح کے شاگردوں کو حاصل ہو سکتی ہے۔ جو سچائی کو جانتے ہیں۔ یوحنا 36,32,31:8 میں یہ لکھا ہے پھر یسوع مسیح نے ان یہودیوں سے کہا جو اس پر ایمان لائے تھے۔ اگر تم میرے کلام پر قائم رہو تو پھر تم میرے شاگرد ٹھہرو گے اور تم سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو واقعی آزاد ہو گے"

حقیقی مسیحی آزادی خدا کے کلام کی فرمانبرداری سے حاصل ہوتی ہے۔ آزادی جس کے لئے آدمی خواہش کرتے ہیں وہ یسوع مسیح کے وسیلے مخلصی حاصل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ جب کہ آدمی گناہ اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے مخلصی کے بعد آدمی خادم بن جاتا ہے۔ "اور گناہ سے آزاد ہو کر راستبازی کے غلام ہو گئے۔ مگر اب گناہ سے آزاد اور خدا کے غلام ہو کر تم کو اپنا پھل ملا جس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا

انجام ہمیشہ کی زندگی ہے (رومیوں 22,18:6) آدمی کبھی اسلئے آزاد نہیں ہوتا کہ جو چاہے سو کرے یا تو وہ گناہ کا غلام ہے یا یسوع مسیح کا

کوئی گراہوا انسان یہ ماننے کیلئے تیار نہیں کہ وہ غلام ہے یا قید ہے خاص طور پر یہ کہنا کہ ان کی مرضی شیطان کی غلامی میں ہے۔ یسوع مسیح کے زمانہ میں یہودی اس بات کا دعویٰ کرتے تھے کہ وہ آزاد ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے صرف اس لئے کہ وہ ابراہام کے فرزند ہیں۔ انہوں نے اسے جواب دیا ہم ابراہام کی نسل سے ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے تو کس طرح کہتا ہے کہ تم آزاد کئے جاؤ گے (یوحنا 33:8)
خداوند یسوع ایک بڑی آزادی کے بارے میں کہہ رہے تھے یعنی گناہ کی لعنت اور زور سے آزادی اور شیطان کی غلامی سے آزادی تاکہ انسان خدا کی خدمت کر سکے جو اس کی پیدائش کا مقصد ہے۔ کیونکہ ہم اس کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق ہوئے ہیں جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کیلئے تیار کیا تھا افسیوں 10:2
آرمینین ازم انسانی آزاد مرضی کی غلامی سے انکار کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم یہ سوال پوچھتے ہیں کہ انسان کس طرح اس مخلصی اور آزادی میں حقیقی خوشی منا سکتا ہے جس کا مسیح خداوند نے ذکر کیا ہے

سوال جو اٹھائے جاتے ہیں

جب کہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ تمام آرمینین نجات یافتہ نہیں ہیں۔ ہمیں کم از کم یہ نتیجہ نکالنا چاہیے کہ یہ حقیقت اس علم الٰہی کے بغیر ہے جس کا وہ یقین کرتے ہیں جو باتیں وہ اپنے آپ سے منسوب کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ خدا کے فضل کا کام ہے جو ان کی زندگی میں ہوا ہے۔ بہت سے آرمینین اب تک یہ یقین کرتے ہیں کہ صرف مسیح کا خون انہیں گناہ سے پاک کرتا ہے۔ وہ ضرور یہ کہتے ہیں کہ نجات لانے سے خدا کے فضل سے حاصل ہوتی ہے بے شک وہ ان اصلاحات کا فرق مطلب نکالتے ہیں۔ ہمارا یہ مقصد اور حق نہیں کہ کسی کی نجات کے بارے میں فیصلہ کریں۔ ہم یہ بات خدا پر چھوڑ دیں گے کہ وہ فیصلہ کرے کہ وہ شخص جو خدا کے حکمرانہ فضل کا انکار کرتا ہے۔ آسمان کی بادشاہی میں داخل ہو گا یا نہیں۔

اس مطالعہ سے ہمارا یہ مقصد نہیں کہ دوسروں کی نجات کو پرکھیں بلکہ یہ کہ خدا کو اونچا کریں اور اس کا جلال ظاہر کریں جیسے کہ وہ اپنے لوگوں کی نجات میں جلال پاتا ہے۔ تاہم یہ بات یقیناً ہم دیکھیں گے کہ اس کا علم الٰہی خدا کے کلام کی تعلیم کے مطابق ہے یا نہیں۔ ہمیں سچائی کے بارے میں فکرمند ہونا چاہیے ہمیں بغیر کسی شرم کے سچائی کو بیان کرنا چاہیے جیسے کہ وہ خدا کے پاک کلام میں ظاہر کی گئی ہے۔
ہماری امید یہ ہے کہ جس کسی نے آرمینین علم الٰہی کو قبول کیا ہے وہ خدا کے کلام میں سچائی کی بنیاد کو دوبارہ ڈھونڈے گا۔ کیا یہ گناہگاروں کیلئے مناسب رویہ نہیں کہ وہ پورے طور پر اپنے آپ کو حلیم یا خاکسار بنائیں کہ وہ خدا کو پیار کرنے کے قابل نہیں جب تک کہ وہ پہلے ان سے محبت نہ رکھے خدا کے فضل سے نجات کو حاصل کرنے میں سب سے زیادہ دکھ کا باعث جو بات ہو سکتی ہے کیا یہ کہنا مشکل ہے میں اپنے ہاتھوں میں کچھ نہیں لاتا یا میں خالی ہاتھ آتا ہوں۔ یا یہ کہنا نہایت خوفناک ہے کہ خدا حکمران ہے کیا یہ خدا کے کلام کے مطابق نہیں کہ ہم اپنی نجات کیلئے تمام عزت اور جلال خدا کو دیں۔
آرمینین اکثر کلیولسٹ کو جبریہ (یعنی جس کا دارومدار تقدیری فیصلوں پر ہو) کہتے ہیں
خدا نے سب کچھ (تمام چیزوں کو) پہلے سے مقرر کیا ہے اس لئے انسان صرف ایک کٹ پتلی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ ایک غلط لیبل ہے (جو آرمینین نے کیلونسٹ پر لگایا ہے) کیلونسٹ کا مقصد یہ ہے کہ وہ صرف ان باتوں کا بیان کریں جو خدا نے مقرر کی ہیں۔ نہ ان سے انکار کیا جا سکتا ہے نہ وہ مٹائی جا سکتی ہے اور نہ ہی ان کو برباد کیا جا سکتا ہے (دانیل 36:11 اعمال 23:2, 28:4, 26:17) نہ صرف کیلونسٹ بلکہ ہر مسیحی کو چاہیے کہ ان سچائیوں کی گواہی دے ہم اپنے آرمینین دوستوں سے یہ امید رکھتے ہیں کہ جان کیلون کی تعلیم کا مطالعہ ان کی مدد کرے گا اور غلط فہمیوں کو کم کرے گا یہ ہماری دلی خواہش ہے کہ آپ اس قیمتی ایمان میں شریک ہوں
ہم اس بات کا اقرار کرتے اور محسوس کرتے ہیں کہ ہر روز ہمیں خدا کے کلام کا مطالعہ کرنا چاہیے اور لگاتار علم اور سچائی میں ترقی کرتے جانا چاہیے۔ اگر کیلون ازم خدا کے کلام کی تعلیم ہے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ وہ ہے جسے ہر مسیحی کو قبول کرنا چاہیے۔ جب

ہم کہتے ہیں کہ ریفارمڈ فیتھ بائیبلی مسیحیت کا حقیقی اظہار یا حقیقی صورت ہے تو یہ غرور اور تکبر کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ یہ بات بڑی عزت اور حلیمی سے کہتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے ایمان کی تمام تعلیم خدا کے کلام سے نکلتی ہے۔ نہ ہم ان پر شک کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے بارے میں پشیمان یا نادم ہیں یہ ہماری بڑی خوشی ہے کہ ہم نے انہیں پایا ہے اور ان ہی کی تعلیم دیتے ہیں۔

ڈارٹ کی سنڈ

الزامات اور تجویز کردہ تعلیمی تبدیلی جو احتجاج کرنے والوں کی طرف سے بھیجی گئی تھی اس کا جواب دینا خدا کے جلال اور کلیسیا کی پاکیزگی اور اتحاد کیلئے ڈارٹ کی سنڈ کیلئے ضروری تھا۔ 13 نومبر 1618ء کو بین القوامی کلیسیائی لیڈروں کی میٹنگ سٹیٹ جنرل ہالینڈ کے حکم سے بلائی گئی۔ یہ Dordtrecht کے مقام پر منعقد ہوئی جو بعد میں ڈارٹ کی سنڈ کہلائی۔ ہالینڈ جرمنی، پلاٹینٹ، انگلینڈ اور سوٹزلینڈ سے 84 ڈیلیگیٹ اور 18 سیکولر کمشنز، 7 مہینوں تک مل کر ان مسائل کے بارے میں بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے رہے۔ 154 میٹنگز کے بعد ایک ایک بات کا جواب دیا جو احتجاج کرنے والے آرمینین گروپ نے بھیجی تھیں۔ سنڈ نے اپنا کام 9 مئی 1619ء کو مکمل کیا

ڈارٹ سنڈ کے نتائج

تحریری بیان جو ڈارٹ کی سنڈ نے جاری کیا وہ ڈارٹ کی سنڈ کا معیار کہلایا۔ یہ بیانات کی فہرست تھی جو بڑی احتیاط اور صفائی سے کلام مقدس کی تعلیم کے بارے میں پیش کئے گئے تھے اور جسے ریفارمڈ کلیسیا مانتی تھی۔ مزید بر آں انہوں نے بہت سے اعتراضات کا جواب دیا جو آدمی اب یا کسی وقت اٹھا سکتے تھے۔ ڈارٹ کے معیار کا میرا اپنا خلاصہ اس کتاب کے تسمیہ میں پایا جاتا ہے۔

ڈارٹ کی سنڈ نے آرمینین کی تعلیم کی مذمت کی کیونکہ یہ تعلیم خداوند کے کلام کے مطابق نہ تھی۔ بیل جیک Belgic اقرار الایمان اور ہاڈل برگ سوال و جواب دوبارہ قبول کئے گئے وہ کلیسیا کیلئے بائبلی ایمان کا معیار ہیں۔ اس وقت آرمینین کے خلاف بہت سخت

رد عمل ہوا۔ ہیو گو گروبش Grotius قید میں ڈالے گئے یا ملک بدر کئے گئے جب تک انہوں نے احتجاج جاری رکھا۔

چند سالوں کے بعد اس سخت رویے کا منفی اثر ہوا اور احتجاج کرنے والے آرمینین کو برداشت کیا گیا۔ اور ان کی تعلیم کی حمایت کی گئی آج کل ہمیں اس بات سے بہت صدمہ پہنچا ہے اور حیرانی ہوتی ہے کہ آرمینین جو کبھی اقلیت میں تھے اب اکثریت ہیں۔ اب رویہ بہت تبدیل ہو گیا ہے۔ آرمینین ازم کو کلیسیائی طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ اور کیلون ازم کو جلا وطن کر دیا گیا ہے۔ آرمینین ازم اسی طرح پھیل گیا جس طرح کیلون ازم کے پاس دنیا کے بہت سے ملک تھے۔ انگلینڈ میں آرمینین نے کیلون ازم کے خلاف تحریک شروع کی جان ویز سلی اس تحریک میں لایا گیا اس کا میتھوڈسٹ چرچ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ کلیسیاؤں نے آرمینین نام نہیں رکھا اگرچہ وہ آرمینین تعلیم کو مانتے ہیں۔ اور آرمینین اقرار الایمان کلیسیا کا عقیدہ ہے کسی حد تک ہم یہی بات کیلونسٹ چرچز کے بارے میں کہہ سکتے ہیں۔

آج کل بہت سی پروٹسٹنٹ کلیسیائیں لبرل یا بشارتی (اونجیکل) کلیسیاؤں نے تمام یا کچھ حصہ احتجاج کرنے والوں کی تعلیم کا اپنا لیا ہے۔ جس بات سے ہمیں دکھ پہنچتا ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے شخص یا جماعتیں جس کا دعویٰ ہے کہ وہ پہلے ریفارمڈ تھینس وہ ریفارمڈ تعلیم کو یا اسکے کچھ حصے کو نہ صرف نظر انداز بلکہ رد کرتی ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ریفارمڈ کلیسیاؤں کے بچوں کے سامنے بہت سے مراکز میں خالص کلام کی تعلیم پیش نہیں کی جاتی۔ اور یہ سچائیاں ان کے سامنے بیان نہیں کی جاتیں۔

DOCTRINES

اگر بائبل مقدس میں یہ تعلیم یا (مسئلے) سکھائے گئے ہیں تو ہم ان کو قبول کرنے سے اور دوسروں کو ان کی تعلیم دینے سے کبھی نہ شرمائیں کچھ کجروی کیلون ازم کے سلسلہ میں پائی جاتی ہے (جیسا کہ سختی سے کیلون ازم کی پیروی کرنا) اس کا جائزہ اس مطالعہ کے دوران لیا جائے گا۔ جس کی وجہ سے تمام کیلونسٹ کو جھوٹی راہ پر چلنے والے کہا گیا ہے کیلون ازم کی سچائی کے انکار کا بہت سا حصہ ان کی طرف سے آیا ہے۔ جن کا ایمان اور

زندگی خدا کی حکمرانی کے نظریہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ لفظ کیلونسٹ (کبھی اس کو یورٹن) بہت سے لوگوں کیلئے ایک لیبل رہ گیا ہے جسے چھوٹے جنونی اور بوسیدہ قسم کے یقین کیلئے استعمال کیا گیا ہے اور جسے کوئی مشکل سے قبول کرے گا۔ ماسوائے چند ایک کے جو گمراہ ہیں اور کسی غلط راہ پر چل رہے ہیں۔

یہ ہمارا کام ہے کہ کلام کا مطالعہ کریں اور ریکارڈ کو سیدھا کریں اور انجیل کو پھیلانا جاری رکھیں جو حقیقت میں اس بات کا بیان کرتی ہے کہ نجات خدا کے فضل اور یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے کلام کے طالب علموں کیلئے یہ ہمارا چیلنج ہے۔

سوالات (برائے نظر ثانی)

-1 کس طرح آرمینین ازم اور ہیومن ازم کی بنیادیں آپس میں ملتی ہیں؟

-2 آرمینین ازم میں سب سے بڑی غلطی کیا ہے؟

-3 بیان کریں کہ کس طرح آرمینین ازم کا سلسلہ حقیقت میں مسیح خداوند کے کفارہ کا انکار کرتا ہے؟

آرمینین ازم کے ہولناک نتائج کیا ہیں چند ایک کا بیان کریں

-4 یہ کہنے سے ہمارا کیا مطلب ہے کہ اگر آرمینین ازم درست ہے تو کوئی شخص بھی نہیں بچا

آرمین کا اس سے کیا مطلب ہے جب وہ کہتا ہے "اس کا ایمان خدا کیلئے ایک تحفہ ہے"

آرمینین کے اس معمہ کو کھولو ان کی اپنی تعلیم کے مطابق مسیح سب کیلئے موا لیکن وہ کسی شخص کو بچانے کیلئے نہیں موا

-5 ڈارٹ کی سنڈ کا کیا مقصد تھا؟

ڈارٹ کی سنڈ کب منعقد ہوئی؟

ڈارٹ کی سنڈ پر کون حاضر تھا؟

-6 احتجاج کرنے والے آرمینین کی تعلیم کو رد کرنے کیلئے سنڈ آف ڈارٹ نے کونسا تحریری بیان نشر کیا؟

ان مسائل (Doctrines) کو بعض دفعہ کہتے ہیں؟

پہچانیں کہ یہ کون ہے؟

(i) جیکب میڈزوم

(ii) نیواکاموس

(iii) فرانس گومار

(iv) ہیوگوگروسیس

7-a- آج کل آرمینین کیوں اتنا ہر دل عزیز ہے

7-b- کس طرح لبرل اور کچھ راسخ الاعتقاد اوانجیکل اس ایریا میں اتفاق کرتے ہیں؟

(ii) کس طرح آرمینین کلیسیاؤں میں آرمینین کی تعلیم اثر انداز ہوتی ہے؟

-8 آپ کس طرح اس الزام کا جواب دیتے ہیں جو وہ کیلون ازم پر لگاتے ہیں کہ یہ ایسی تحریک ہے جو اس بات کو مانتی ہے کہ انسان فاعل مختار نہیں بلکہ اس کے ارادوں کا انحصار تقدیری فیصلوں پر ہے

-9 آرمینین ازم میں کیوں نجات کا یقین اور تسلی نہیں؟

10-a بائبل مقدس کے مطابق حقیقی آزادی کہاں سے آتی ہے؟

(b) کیا ایک غلام کیلئے ممکن ہے کہ وہ آزادی حاصل کرے پیشتر اس سے کہ کوئی اسے آزاد کرے

(c) مسیحی کس قسم کی آزادی رکھتے ہیں

چوتھا باب

مکمل طور پر بگاڑ حصہ اول

کیلون ازم کے پھول : بہت لوگ ہیں جو پہلے ریفارمڈ فیتھ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے اب ان کی زندگی میں کیلون ازم کے پھول مرجھا رہے ہیں ٹیولپ Tulip مرجھا رہا ہے یا پژمردہ ہو رہا ہے

TULIP ٹیولپ

T= Total Depravity مکمل بگاڑ

U= Unconditonal Election غیر مشروط چناؤ یا برگزیدگی

L= Limited Atonement محدود یا مخصوص کفارہ

I = Irresistible Grace ناقابل مزاحمت فضل

P=Persverance of Saints مقدسوں کی استقامت

ڈارٹ کا معیار آئین یا ایک فرق ترتیب سے لکھا گیا اس سے ہم مطالعہ کریں گے چونکہ اس کے مصنف نے آرمینین احتجاج کرنے والوں کو اس ترتیب سے جواب دیا جس میں انہوں نے اعتراض پیش کئے تھے۔

کیلون ازم میں چونکہ پہلے مکمل بگاڑ آتا ہے اس لئے ہم پہلے اس کا مطالعہ کریں گے یہ کیلون کا پہلا نقطہ ہے۔(پانچ نکات میں)

ہم اسے مکمل طور پر ناقابلیت بھی کہہ سکتے ہیں لینے ناقابلیت کی تعلیم یا (مسئلہ (Doctriment

چونکہ یہ تعلیم یا دیگر تمام مسئلوں میں بنیادی حیثت رکھتا ہے ہم پہلے آرمینین کی حیثیت کا خلاصہ پیش کریں گے تاکہ خدا کے کلام کے ساتھ اس کا مقابلہ کر سکیں جیسے کہ یہ ڈارٹ کے معیار میں مرتب کیا گیا ہے۔

آرمینین ازم کی آزادی مرضی

آرمینین تعلیم کے مطابق اگرچہ انسانی فطرت انسان کے گناہ میں گرنے کی وجہ سے بہت بری طرح اثر انداز ہوئی تو بھی انسان مکمل طور پر گناہ کی حالت اور ناقابلیت کی حالت میں چھوڑ نہیں دیا گیا۔ خدا اپنے فضل سے ہر گناہگار شخص کو توبہ کرتے اور ایمان لانے کی قوت دیتا ہے۔ لیکن وہ اس طرح سے ایسا کرتا ہے کہ انسان کی فرض کردہ آزاد مرضی کے ساتھ مخل نہیں ہوتا۔ یا اس میں مداخلت نہیں کرتا۔ اس طرح سے وہ اس کے فضل کی ضرورت کے بارے میں بات کرنے کے قابل ہوتے ہیں لیکن یہ مکمل یا حاکمانہ فضل نہیں ہے جو خدا نہیں دے سکتا اگر انسان اپنی آزاد مرضی سے اس کو قبول کرنے کا فیصلہ نہ کرے۔ نجات خدا کے فضل سے ہے جہاں تک کہ اسے مہیا کرنے کا تعلق ہے (یہ خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے) لیکن اس کے اطلاق کے تعلق سے نہیں یعنی وسائل کو کام میں لانا۔ ہم اس دوسری تعلیم کی تردید کرتے ہیں (یعنی وسائل کو کام میں لانا) کیونکہ یہ بائبل کے مطابق نہیں وہ تکرار کرتے ہیں کہ انسان ایک آزاد مرضی رکھتا ہے اور اس کا آخری انجام یا ابدیت اس کے استعمال پر منحصر ہے۔ آرمینین اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اس کی آزاد مرضی اس میں پائی جاتی ہے۔ کہ وہ اچھائی اور برائی میں سے چن سکتا ہے۔ اس کی مرضی گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ غلام نہیں ہے۔ انسان کی مرضی اس کے گرنے کی وجہ سے مکمل طور پر خراب نہیں ہوتی۔ گناہگار میں یہ صلاحیت پائی جاتی ہے کہ وہ خدا کے پاک روح کے ساتھ تعاون کرنے اور نئے سرے سے پیدا ہو۔ خدا کی پر فضل کوشش کا مقابلہ کرے اور ہلاک ہو جائے۔ کھوئے ہوئے گناہگار کو خدا کے روح کی مدد کی ضرورت ہے۔ لیکن ایمان لانے سے پہلے وہ نئے سرے سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ آرمینین کہتے ہیں کہ ایمان انسان کا کام ہے اور یہ نئے سرے سے پیدا ہونے سے پہلے واقعہ ہوتا ہے۔ ایمان لانے کے بعد انسان کو روح القدس انعام میں ملتا ہے اس لئے تم یہ محاورہ سنتے ہو کہ وہ شخص نئے سرے سے پیدا ہوا ہے۔ جب کہ حقیقت میں وہاں کوئی مسیحی نہیں ہوتے جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے۔ ایمان ان کے اندازے کے مطابق ایک تحفہ ہے جو ہم خدا کو دیتے ہیں ایمان نجات کیلئے ایک ہدیہ ہے جو انسان خدا کو دیتا ہے۔

ہم اس تعلیم کے نتائج دیکھتے ہیں جب ایک آرمینین مشن کے کام میں شامل ہوتا ہے بہت زیادہ زور مناسب طریقے پر دیا جاتا ہے۔ جس سے انسان اپنے خیالات یا نظریات کو تبدیل کر کے ایمان لائے گا۔ اکثر ایسا کرنے کیلئے بائبل کی تعلیم کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔ یا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مختلف قسم کے کھیل تماشوں کے پروگرام میں یہ طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ منطقی یا جذباتی اپیل پیش کی جاتی ہے یا یہ امید کی جاتی ہے کہ اگر جذبات کو ابھارا جائے تو گناہگار شخص قائل ہو کر توبہ کرے گا اور ایمان لائے گا یہ ان کا دعویٰ ہے کہ اگر ہم ایک شخص کو علیحدہ کمرہ میں لیجا کر کافی دیر اس سے گفتگو کریں تو آخر کار وہ ٹوٹ جائے گا اور ایماندار بن جائے گا۔ کوئی ایسی بات قابل تعلیم نہیں کہ انسان کی مرضی غلام بنائی گئی ہے تا کہ شیطان کی خدمت کرے تاہم کلام کہتا ہے کہ انسان کی مرضی اس قابل نہیں کہ خداوند یسوع مسیح کو اپنے لئے چن لے۔ رومیوں 8,7:8 اس لئے کہ جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی اور جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے یہاں لفظ خون اور گوشت یا جسم، جسمانی بدن کی طرف اشارہ نہیں کرتا بلکہ اس کا اشارہ گناہ آلودہ فطرت کی طرف ہے جو ہمیں آدم کی طرف سے ملی ہے (یہ روحانی فطرت کے مقابلے میں ہے جو روح القدس کے وسیلے سے ملتی ہے) یہ آرمینین کی تعلیم ہے کہ گناہ کا بہت برا اثر انسان کی اصلی حالت پر ہوا ہے لیکن اس کی مرضی اس مکمل گناہ آلودہ اثر سے بچ گئی ہے۔ اس لئے انسان کے باطن میں ایک بہت ہی عجیب نیکی اور بدی کی ملاوٹ ہے۔ جس میں دونوں اجزا برابر ہیں۔ دونوں کے لئے برابر موقعہ ہے۔ کہ وہ فتح پائیں اس لئے ہم ان کے بارے میں بھی سنتے ہیں جنہیں نوزادگی کا تجربہ نہیں ہوا۔ ہر ایک شخص میں تھوڑی سی نیکی پائی جاتی ہے وہ رومیوں 1:7 کی شرع کرتے ہیں ایک ایماندار کی زندگی کی طرح نہیں (جیسے کہ پولوس رسول تھا جب اس نے یہ لکھا) لیکن اس شخص کی زندگی کی طرح جو ایماندار بننے کیلئے جدوجہد کرتا ہے۔

انسان پھر گناہ میں مردہ نہیں (افسیوں 1:2) وہ صرف بہت سخت بیمار ہے۔ یہاں تک بیمار ہے کہ موت تک پہنچ گیا ہے۔ لیکن گناہ میں مردہ نہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ابھی تک انسان کے سننے کیلئے کان ہیں اور ابھی تک اس کی آنکھیں ہیں کہ دیکھ سکے۔ اگرچہ کہ خدا

کا کلام کچھ اور کہتا ہے۔

ہمیں یہاں یہ بات بھی کہنی چاہیے کہ گرنے کے بعد انسان کی ایک آزادی مرضی ہے وہ ابھی تک ایک آزادی اخلاقی فرد ہے۔ (یا شخص ہے) اپنی زندگی میں چناؤ یا فیصلہ کرنے کے قابل مشکل (یا مسئلہ) شخصی مرضی کے بغیر ہوتا نہیں ہے لیکن مرضی کا پورے طور پر بگاڑ ہے۔ جو سب باتوں میں ہر طرح کی برائی کی جڑ ہے اور ہمیشہ اس کا برائی کی طرف میلان رہتا ہے۔ آدمی کو جب تک پاک روح نہ ملے وہ ہمیشہ اپنی خدمت کرنے کیلئے چناؤ یا کوشش کرتا ہے۔ وہ خدا اور اپنے پڑوسی سے نفرت کرتا ہے (ہائیڈل برگ کتابچہ سوال جواب نمبر۵) جو کچھ انسان کی نظروں میں اچھا معلوم ہوتا ہے۔ وہ خدا کی نظروں میں بالکل اچھا نہیں جب تک وہ حقیقی ایمان سے خدا کے کلام کے مطابق خدا کے جلال کیلئے نہ کیا جائے (ہائیڈل برگ سوال نمبر۹۱)

گناہ کی وسعت اور گہرائی

کل بگاڑ میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہیے کہ قدرتی (جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا) آدمی اپنے کاموں میں اس قدر برا نہیں ہوا جس قدر وہ ہو سکتا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر غیر مسیحی لوگ لگاتار کلیسیا کیلئے جسمانی بغاوت اور خطرے کا باعث ہوتے ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے بہت سے غیر مسیحی (جو ایماندار نہیں) بہت اچھے پڑوسی ہو سکتے ہیں (مسیحیوں کیلئے) بے خدا اور بت پرست لوگوں نے سائنس، میڈیکل لائن اور تعلیم میں بہت عمدہ چیزیں دریافت کی ہیں جو مسیحیوں کے لئے فائدہ کا باعث ہیں گناہ جتنا پھیل سکتا تھا اتنا نہیں ہے کیونکہ خدا اسے روکتا ہے یہ وہ حصہ ہے جسے عام طور پر خدا کا عام فضل کہا جاتا ہے۔ اسے ہم بچانے والے فضل کے ساتھ غلط ملط نہ کریں)

جس سے خدا بے دینوں اور بت پرستوں کو روکتا ہے آخری حد تک برا ہونے سے فطرتی طور پر وہ لوگ برے نہیں گناہ آلودہ فطرت کے سبب سے خدا انہیں روکتا ہے کہ جتنے برے وہ ہو سکتے ہیں نہ ہوں اسی طرح بے دین اور بت پرست قومیں روکی جاتی ہیں تا کہ جتنی برائی کر سکتی ہیں نہ کریں خدا انہیں استعمال کر سکتا ہے۔ جس طرح اس نے پرانے عہد نامہ میں کیا اپنے لوگوں کی تربیت اور ترقی کیلئے دیکھیں چند ایک مثالیں استثنا

21:32 قاضیوں 1:3-4 سلاطین 14:11 یرمیاہ 23,22:6,15:5 لوقا 41:19
غیر مسیحیوں کو روکنے کے سبب سے کہ جو کچھ ان کے دل میں ہے وہ نہ کریں جسمانی آدمی بعض دفعہ شریعت کی باتوں پر عمل بھی کرتے ہیں وہ بے شک ایسا غلط مقصد سے کرتے ہیں کیونکہ وہ یہ کام خدا کے جلال کیلئے نہیں کرتے دیکھئے رومیوں 14:2-16 خدا اس برائی کو روکتا ہے تاکہ انجیل آزادی سے پھیلائی جا سکے اور اس کے برگزیدہ لوگوں کو اس زندگی میں کچھ جسمانی آرام ملے دیکھئے (متی 22:24-24) ہمیں کبھی یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ غیر مسیحی جو اچھے اور تعریف کے کام کرتے ہیں وہ خدا کے جلال کا باعث بھی ہو سکتے ہیں اور خدا کی نظروں میں نیک کام ہیں۔ اچھی چیزیں جو خدا سبھوں کو دیتا ہے مثلاً سورج کی روشنی اور گرمی اور بارش اور مختلف قسم کی جسمانی خوشیاں اور لذتیں ان کے لئے ہمارا مناسب رد عمل ہونا چاہیے۔ ان کے ذریعے خداوند کی خدمت شکرگذار دل سے کریں۔ یہ کام غیر مسیحی نہیں کر سکتا۔ اور نہیں کرے گا (ہم ان کی مانند نہ ہوں) آخر میں غیر مسیحیوں کی بے وفائی اور ناشکری کے بارے میں ہمیں یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اس کا حساب انہیں دینا پڑے گا (خدا نے انہیں کچھ دیا ہے اور وہ کیسا رویہ دیکھاتے ہیں) وہ گناہگار اور بددیانت مختار کی طرح دیکھائی دیے گا جس نے اپنا وقت اپنی قابلیت اور خدا کی دی ہوئی برکات کو صرف اپنے لئے خود غرضی سے استعمال کیا اس کا انجام ہلاکت ہے دیکھئے توڑوں کی تمثیل متی 25 باب خاص کر آیات 25:24-

ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ایماندار مسیحی اتنا اچھا نہیں جتنا اچھا کہ اسے ہونا چاہیے۔ اگرچہ خدا کے پاک روح سے اسے نوازدگی ملی ہے اور وہ مسیح میں مکمل طور پر اتنا راستباز ٹھہرایا گیا ہے درحقیقت اس کی نئی فطرت میں کمی ہے جو اس کو مسیح کے وسیلے ملی ہے۔ دیکھئے رومیوں 7 باب میں کس طرح مقدس پولوس اس کشمکش کو بیان کرتا ہے۔ جب وہ مانتا ہے کہ "جس نیکی کا میں ارادہ کرتا ہوں وہ کر نہیں سکتا اور جس بدی کا میں ارادہ نہیں کرتا اسے کرلیتا ہوں" (رومیوں 15:27) اس کے ذریعے خدا کا کلام ہمیں کہتا ہے کہ جب تک ہم اس جسم میں ہیں ہماری پرانی گناہ آلودہ فطرت ہمارے ساتھ چمٹی رہے گی۔ تاہم یہ گناہ ایماندار کے ذمہ نہیں لگایا جائے گا۔ یہ اس سے منسوب نہیں کیا جائے گا

زبور 32:1-2 کو یاد کریں :- مبارک ہے وہ جس کی خطا بخشی گئی اور جس کا گناہ ڈھانکا گیا مبارک ہے وہ آدمی جس کا گناہ خداوند حساب میں نہیں لاتا۔ اور جس کے دل میں مکر نہیں

لیکن یہ گناہ مسیح کے ذمہ لگایا جاتا ہے اور اس کی راستبازی مسیحی ایماندار کے حساب میں لگائی جاتی ہے۔ دیکھئے رومیوں 5:18-21 II کرنتھیوں 21:5

کلی بگاڑ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان کس حد تک بگڑا ہوا ہے یہ کل یا مکمل ہے ہم یہاں دو پہلوؤں کا ذکر کرتے ہیں۔

پہلا = اس میں آدم کی پوری (کل) نسل شامل ہے۔ دوسرا یہ کہ انسان کی پوری یا کل سرشت اپنے تمام پہلوؤں میں ہوگئی ہے۔ اس سلسلہ میں رومیوں 3:10-23,18 میں جو صاف تعلیم دی گئی ہے اس پر غور کرنا چاہیے چنانچہ لکھا ہے کہ

"کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھ دار نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ایک بھی نہیں۔ ان کا گلا کھلی ہوئی قبر ہے۔ انہوں نے اپنی زبانوں سے فریب دیا ان کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے۔ ان کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے ان کے قدم خون بہانے کے لئے تیز رو ہیں۔ ان کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے اور وہ سلامتی کی راہ سے واقف نہ ہوئے ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں"

انسان کی پوری فطرت بگڑی ہوئی ہے۔ وہ پورے طور پر گمراہ باغی اور بگڑا ہوا ہے وہ فطرتی طور پر اپنے پڑوسی اور خدا کے خلاف ہر وقت گناہ کرنے کیلئے مائل رہتا ہے۔ انسان کی فطرت بگڑی ہوئی ہے (لفظی معنوں میں اس فطرت ٹیڑھی ہے) یہ گناہ آلودہ سرشت یا فطرت جو اس نے آدم سے حاصل کی ہے اس کا ہر ایک حصہ بگڑا ہوا ہے یعنی اس کا دل، دماغ اسکی روح اس کی قوت رومیوں 12:5 اس کی مرضی نیکی یا بدی کرنے کیلئے آزاد نہیں۔ وہ پورے طور پر غلام ہے۔ بدی کرنے کیلئے دوسرے لفظوں میں گناہ میں گرنے کے بعد روشنی کی کوئی چھوٹی سی کرن بھی باقی نہیں رہی۔ گناہ کی وجہ سے تمام روشنی بجھ

گئی ہے۔ ہائیڈل برگ کیٹک ازم سوال نمبر 8 پوچھتا ہے "کیا ہم اس قدر بگڑ گئے ہیں کہ تمام قسم کی نیکی کرنے کے قابل نہیں رہے۔ اور ہر قسم کی بدی کرنے کیلئے مائل ہیں؟ جس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ہاں (کسی قسم کی نیکی کے قابل نہیں رہے) جب تک کہ خدا کے پاک روح کے وسیلے ہمیں نئی پیدائش کا تجربہ حاصل نہ ہو"

ہائی ڈل برگ کیٹک ازم سوال نمبر 5 تا 7 بھی دیکھیں گرے ہوئے آدمی کے کان نہیں سن سکتے اور نہیں سمجھ سکتے اس کی آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں اور سمجھ نہیں سکتیں وہ گناہ میں مردہ ہے۔ افسیوں 2:1 آدمی گناہ کی وجہ سے بستر مرگ پر نہیں جیسے کہ آرمینین کہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہم ان کا یقین کریں۔

ڈارٹ کی اس تعلیم کے بارے میں جسے اکثر غلط سمجھا جاتا ہے ہمیں یہاں کچھ کہنا لازم ہے ڈارٹ کے معیار میں (تیسرے اور چوتھے عنوان سے جو آرٹیکل نمبر 4 میں ہے) لکھا ہے

انسان کے گرنے کے بعد بھی اس میں دھیمی سی ٹمٹماتی ہوئی قدرتی روشنی باقی ہے۔ جس کی وجہ سے اسے خدا کا کچھ علم ہے۔ اور وہ قدرتی چیزوں کا کچھ علم رکھتا ہے۔ اور وہ نیکی اور بدی میں تمیز کر سکتا ہے۔ اور اپنے ظاہری چال چلن سے اخلاقی خوبیوں کیلئے آداب بجا لاتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس کو غلط سمجھا ہے اور اس کا یہ مطلب لیا ہے کہ انسان پورے طور پر بگڑا ہوا نہیں ہے لیکن اس میں ٹمٹماتی ہوئی تھوڑی سی نیکی کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ایسا خیال کرنے سے ہم آرٹیکل کے مطلوبہ مطلب کو نہیں سمجھ سکتے۔ جو کچھ مقدس پولوس نے رومیوں کے نام خط میں کہا ہے یہی ڈارٹ کا معیار لکھنے والوں کا مطلب ہے کہ خدا نے اپنی ازلی قدرت اور الوہیت سب آدمیوں پر ظاہر کی ہے" دیکھئے رومیوں 1:19-21 کیونکہ خدا کا غضب ان آدمیوں کی تمام بے دینی اور ناراستی پر آسمان سے ظاہر ہوتا ہے جو حق کو ناراستی سے دبائے رکھتے ہیں کیونکہ جو کچھ خدا کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے وہ ان کے باطن میں ظاہر ہے اس لئے کہ خدا نے اس کو ان پر ظاہر کر دیا کیونکہ اس کی ان دیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی بنائی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہے یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں۔ اس لئے کہ اگرچہ

انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکر گذاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور ان کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوقوف بن گئے"

سب لوگ جس دنیا میں رہتے ہیں اس میں خدا کے ہاتھ کو دیکھ سکتے ہیں لیکن پھر بھی وہ شخص جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا وہ اس بات کا انکار کرے گا کہ یہ خدا کی طرف سے تھا۔ خدا کا یہ علم اس لئے ہے کیونکہ انسان خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا تھا۔ جان کیلون اس کے بارے میں کہتا ہے خدا کے علم کو قبضے میں رکھنا۔ یا الوہیت کا احساس کیلون کی کتاب نمبرا ابواب 3 تا 5 یہ رومیوں 1:21 کی تعلیم پر مبنی ہے۔ جس میں مقدس پولوس تمام انسانوں کی حالت کے پیش نظر کہتا ہے کہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا لیکن اسکی خدائی کے لائق اس کی تمہید نہ کی

ڈارٹ کا معیار حقیقت میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ دھیمی سی روشنی کسی شخص کو تبدیل کرنے یا اس کو نجات بخش عالم تک لانے کی بجائے عملی طور پر دیکھاتی ہے کہ اس کی فطرت بگڑی ہوئی ہے اور وہ خدا کے سامنے اس کے لئے کوئی بہانا نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ جسمانی آدمی (وہ شخص جس کو نئی پیدائش کا تجربہ نہ ہو) کو خدا کا علم ہے تو بھی وہ خدا کا انکار کرتا ہے اور اس کا جلال ظاہر کرنے یا اس کی شکر گذاری کرنے سے انکاری کرتا ہے رومیوں 1:21 میں تعلیم دینے کی بجائے کہ انسان میں کچھ نیکی پائی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف تعلیم دی گئی ہے یہ کلی بگاڑ کو بھی ظاہر کرتی ہے۔

گناہ کے باعث انسان کی خرابی اس قدر سنگین ہے کہ وہ خدا کو جاننے کے باوجود اس سے باغی ہے پڑھیں رومیوں 1:/18-32 تمام حوالہ پڑھیں اور ساتھ ہی ڈارٹ کے معیار کا آرٹیکل 4-6 خدا کی حضوری کا احساس ہے جو ایمانداروں اور یسوع مسیح پر ایمان نہ رکھنے والوں میں تعلق پیدا کرتا ہے۔ جسے ڈاکٹر کرنیلس وین ٹل (کہ یہ طرح سے باہمی جگہ ہے) یا ایک قسم کی کامن گراونڈ ہے۔ دونوں جانتے ہیں کہ خدا ہے تاہم تمام یکسانیت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ ایماندار خدا کا اقرار کرتا ہے اور خدا کا جلال ظاہر کرتا ہے اور اس کی خدمت کرتا ہے جب کہ نئے سرے سے پیدا نہ ہونے والا شخص خدا کا انکار کرتا ہے۔

گناہ کا آغاز

گناہ آلودہ فطرت باغ عدن میں آدم کے گناہ سے شروع ہوئی۔ آدم ایک طرح سے تمام نسل انسانی کا نمائندہ تھا جب اس نے نافرمانی کی اور خدا کے غضب اور سزا کے ماتحت ہو گیا۔ تو اس کی ساری نسل سزا کے ماتحت ہو گئی۔ خدا نے بڑی صفائی سے آدم کو حکم دیا تھا کہ تم باغ کے ہر درخت کا پھل بغیر روک ٹوک کھا سکتے ہو لیکن باغ عدن کے ایک درخت یعنی نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھانا۔ پیدائش کی کتاب کے تیسرے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ آدم نے حوا کی بات مانی جس نے شیطان کی بات سنی اور ممنوع پھل کو کھا لیا۔ خدا نے اس بات سے بھی آدم کو آگاہ کیا تھا کہ جس دن ممنوعہ پھل کھائے گا مر جائے گا۔ آدم نے وہ پھل کھایا اور مر گیا (آدم اور حوا) دونوں مر گئے پیدائش 16:2-17 موت دو قسم کی ہوتی ہے اولاً روحانی موت، ہماری خدا سے روحانی جدائی آدم اور حوا فوراً اس موت کا شکار ہو گئے۔ وہ خدا کی رفاقت سے جدا ہو گئے اور لعنت کے ماتحت اور ابدی سزا کے حقدار بن گئے۔ ثانیاً جسمانی موت۔ اسی سے اس نے مرنا شروع کیا۔ بے شک اس کی جسمانی موت 930 سال بعد واقع ہوئی۔ یہ حقیقت کہ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔ یہ گناہ آلوہ فطرت کے سبب سے ہے جو اس نے آدم سے ورثہ میں پائی ہے۔ اس پہلے گناہ کا نتیجہ نہ صرف موت کا فتویٰ ہے جو آدم کے سر پر لٹکتا تھا بلکہ اس گناہ نے اس کی پوری سرشت کو بگاڑ دیا اور اس کی ساری نسل کو بھی بگاڑ دیا (چنانچہ داؤد کہتا ہے زبور 5:51 دیکھ میں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں اپنی ماں کے پیٹ میں پڑا)

راستبازی پاکیزگی اور خدا کے بارے میں کامل علم آدم میں مر گیا گناہ کی وجہ سے یہ تمام خوبیاں پورے طور پر خراب ہو گئیں (بے کار ہو گئیں)

چونکہ آدم پوری نسل کا نمائندہ تھا آدم کیگناہ میں اس کی پوری نسل شریک ہے۔ (اس لئے کہ سب نے گناہ کیا) اس کی ساری نسل نہ صرف شریک ہے بلکہ مجرم بھی ہے خدا کے حضور یعنی بھی رومیوں 12:5 میں لکھا ہے کہ "جس طرح ایک آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب س ےموت ؟ آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں

پھیل گئی اس لئے کہ سب سے گناہ کیا" مقدس پولوس لعنت کے حوالے سے یہ بھی کہتا ہے کہ خدا کی طرف سے ابدی سزا کے ماتحت ہیں کیونکہ وہ فطرتی طور پر غضب کے فرزند ہیں افسیوں 3:2

جب کہ یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ کسی اور کے گناہ ورثہ میں لینا بے انصافی کی بات ہے ہم بڑی احتیاط کے ساتھ یہ بات نوٹ کریں کہ اسی طرح ایماندار کسی اور کی راستبازی ورثہ میں لیتے ہیں۔ یعنی یسوع مسیح کی راستباری دونوں آدم کے گناہ اور مسیح کی راستبازی منسوب کی جاتی ہیں۔ رمیوں 15:5 اور 17 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر ایک کے گناہ کی وجہ سے بہت سے مر گئے تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی بخشش افراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کے وسیلے سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے۔ اس مسئلے یا تعلیم کو یعنی نسلی گناہ کی تعلیم کو پلیجیل Pelagial نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ انسان غیر جانب دار پیدا ہوا ہے وہ نہ اچھا ہے نہ برا ہے یہ بدعتی تعلیم ایک برٹش راہب ۔نے دی Hooad روم میں ایک بہت ہی ہر دل عزیز پیغام دینے والا تھا۔ یا وعظ کرنے والا تھا۔ اس نے تعلیم دی کہ ہر ایک انسان اگر وہ ارادہ کرے تو وہ گناہ سے آزاد زندگی گذار سکتا ہے انسان کی مرضی گناہ میں گرنے کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ اس کی موجودہ حالت وہی حالت ہے جو آدم کی گناہ میں گرنے سے پہلے تھے۔ انسان جب بالغ ہوتا ہے اور دوسرے لوگ جو اس کے اردگرد ہیں ان کے گناہوں کی نقل کرتا ہے تو گناہگار بن جاتا ہے۔ خاص پلیجین یہ کہتے ہیں کہ بچہ جو بچپن ہی میں مر جاتا ہے وہ خود بخود بچ جاتا ہے اس لئے کہ اس نے ابھی تک کوئی گناہ نہیں کیا۔

مینونائٹ اقرار الایمان (جو جنرل کانفرنس اگست 22 1963ء ہیرلڈ پریس) (سکاٹ ڈیس پی اے آرٹیکل نمبر 4 سے لیا گیا) پلیجین کی تعلیم اس طرح بیان کی گئی ہے "اگرچہ انسان فطرتی طور پر گناہگار ہے آدم کے گناہ میں گرنے کی وجہ سے وہ اس گناہ کیلئے مجرم نہیں ہے۔ وہ جو ہلاک ہوتے ہیں اپنے گناہ کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے ہلاک ہوتے ہیں اور پ٦ھریہ کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بچے ایسی فطرت کے ساتھ پیدا ہوتے جو گناہ آلودہ نہیں ہے وہ بالغ ہو کر گناہگار ہوتے ہیں۔ جب کہ تمام آرمینین پلیجن ازم کی ایک قسم ہے جسے ہم سیمی

پلیجن کہتے ہیں۔ یسمی پلیجین مانتے ہیں کہ انسان ناقابل ہے (محدود طور پر نااہل ہے) جس کی وجہ سے انسان کی مرضی پر اثر نہیں ہوا۔ لیکن انسان اپنی ناقابلیت کا ذمہ دار نہیں۔ اسلئے وہ اس کے لئے مجرم نہیں ٹھہر سکتا۔ کچھ ایسے آرمینین ہیں جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ بچے بے گناہ اور معصوم ہوتے ہیں اگر وہ بچپن کی حالت میں مرجائیں تو بہشت میں داخل ہوتے ہیں۔ بعض یہ بھی مانتے ہیں کہ ایک بے بی آسمان ہے جہاں تمام بچے موت کے بعد داخل ہوتے ہیں۔ وہاں سب بچے ہی ہیں۔ لیکن خدا کے کلام میں ایسی کوئی تعلیم نہیں۔

ابدی ہلاکت خدا کا منصفانہ اجر ہے جو آدم میں گرے ہوئے سب انسانوں کیلئے ہے نیز ان لوگوں کیلئے کوئی سزا نہیں جو یسوع مسیح میں ہیں۔ یہ صرف خدا کے فضل و کرم ہی سے ہے۔ رومیوں 1:8 "اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں"

منسوب کرنے کے تین اقدام

منسوب کا لفظی مطلب ہے کہ کسی کے حساب میں کچھ جمع کیا گیا ہے منسوب کرنے کا کام انسان کیلئے ہوتا ہے اور وہ بھی کسی دوسرے کو وسیلے سے جس کا مطلب ہے کہ انسان اس میں کام نہیں کرتا بلکہ بے حرکت ہوتا ہے۔ منسوب کے تین اقدام ہیں جنہیں یاد رکھنا چاہیے۔

پہلا قدم

آدم کا گناہ خدا کی طرف سے ہمارے حساب میں لگایا گیا کیونکہ آدم ہمارا نمائندہ تھا۔ وہ تمام نسل انسانی کا نمائندہ تھا۔ جب آدم گر گیا تو اس کی تمام نسل کو مجرم ٹھہرایا گیا۔ اس کی تمام نسل کے حساب میں گناہ کا جرم لگایا گیا اس لئے سب کے سب سزا اور ابدی موت کے حقدار ہیں۔ یہ گناہ جو انہیں منسوب کیا گیا اس کی وجہ سے نہ صرف ان کی اصلی حالت نیچر خراب ہو گئی بلکہ گناہ کا جرم جس کی سزا موت ہے ان کے ذمے لگایا گیا یوحنا 18:3 میں بیان ہے کہ ایمان نہ لانے والے پہلے ہی سے مجرم ٹھہرائے گئے ہیں۔

دوسرا قدم

خدا کے لوگوں کا گناہ خداوند یسوع سے منسوب کیا گیا ہے یا اس پر ڈالا گیا ہے آدمی نے

ایسا نہیں کیا لیکن خدا نے ایسا کیا ہم سب کی بدکرداری اس لادی گئی (دیکھیں یسعیاہ 4:53-12 مسیح خداوند کی تصویر) وہ اپنے لوگوں کے گناہ انکے عوضی کی حیثیت سے اٹھاتا ہے۔ پرانے عہد نامہ میں جو آدمی قربانی پیش کرتا تھا وہ اپنے ہاتھ قربانی کے جانور کے سر پر رکھتا تھا اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا تھا۔ پھر وہ جانور قربان کیا جاتا تھا جو حقیقی میرے یعنی مسیح کی مثال ہوتا تھا"

اس میں دیکھنے والی ضروری چیز یہ ہے کہ گناہ علامتی طور پر قربانی کے جانور کے نام تبدیل کیا جاتا ہے۔ (احبار 11:17) اسی طرح خدا ہمارے گناہوں کو اپنے بیٹے کے نام منسوب کرتا ہے جو کامل قربانی کا برہ ہے

یہ ہماری گناہ آلودہ حالت یا ہماری گناہ آلود فطرت نہیں جو مسیح کے نام لگائی گئی ہو ورنہ وہ گناہگار ٹھہرتا۔ بلکہ یہ ہمارے گناہ ہمارا جرم اور گناہون کی سزا دوزخ کی لعنت جو اس سے منسوب کی گئی یسوع مسیح ہمارے گناہوں کا اٹھانے والا بن گیا۔ یسعیاہ 6:53 میں لکھا ہے "اور خداوند نے تم سب کی بدکرداری اس پر لادی" یوحنا 29:1 مسیح خداوند کے بارے میں لکھا ہے

"دیکھو یہ خدا کا برہ جو تمام جہان کے گناہ اٹھالے جاتا ہے" مقدس پولوس II کرنتھیوں 21:5 اسی لئے (خدا باپ) نے اسے ہمارے لئے گناہگار بنایا جو گناہ سے واقف نہ تھا۔ گلیتوں 13:3 میں لکھا ہے مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا عبرانیوں 28:9 میں لکھا ہے کہ "اسی طرح مسیح ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اٹھانے کیلئے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے نجات کیلئے ان کو دکھائی دے گا جو اس کی راہ دیکھتے ہیں ا۔ پطرس 24:2 مسیح کے بارے میں کہتا ہے

"وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مر کر راستبازی کے اعتبار سے جیئں اور اس کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی"

تیسرا قدم

تیسرا قدم یہ ہے کہ مسیح کی راستبازی اس کے لوگوں کے حساب میں لگائی جاتی ہے

ہمارے راستباز ٹھہرنے کی صرف یہ وجہ ہے کہ مسیح کی راستبازی اس تیسرے قدم کی وجہ سے خدا کے سامنے ہماری راستبازی بن جاتی ہے ہاڈل برگ کیٹیک ازم سوال نمبر60 میں ہمیں سکھایا گیا ہے کہ ہم خدا کے سامنے کس طرح راستباز بن جاتے ہیں۔ صرف خداوند یسوع پر حقیقی ایمان رکھنے سے لیئے اگرچہ میرا ضمیر مجھ پر الزام لگاتا ہے کہ میں نے بری طرح سے خدا کے تمام حکموں کی نافرمانی کی ہے۔ اور کبھی ایک یہ بھی عمل نہیں کیا۔ اور اب بھی میں ہر قسم کی بدی کی طرف مائل رہتا ہوں۔ پھر بھی خدا میری کسی خوبی کے بغیر محض فضل سے خداوند یسوع مسیح کا کامل کفارہ اور راستبازی اور پاکیزگی مجھے عطا کرتا اور میرے نام پر منسوب کرتا ہے گویا میں نے کبھی گناہ نہیں کیا اور نہ کوئی میرا گناہ تھا۔ اور میں نے پوری طرح سے اس کی فرمانبرداری کی ہے جسے دراصل خداوند یسوع مسیح نے پورا کیا ہے بشرطیکہ میں ان تمام فوائد کو دل سے قبول کروں۔ سوال نمبر61 بھی دیکھیں آرمینین تعلیم یہ ہے کہ ہم یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کی وجہ سے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں تاہم بائبل مقدس کی تعلیم یہ ہے کہ ہم صرف مسیح کی کامل راستبازی کے سبب سے راستباز ٹھہرتے ہیں۔ یہ راستبازی صرف خدا کے فضل سے مسیح پر ایمان لانے سے ہماری بن جاتی ہے۔

رومیوں 25-24:3 میں بیان کیا گیا ہے "مگر اس کے فضل کے سبب سے اس مخلصی کے وسیلے سے جو یسوع مسیح سے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اسے خدا نے اس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کرکے طرح دی تھی ان کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے" (رومیوں 4:10,1:8,19,9:5 بھی پڑھیں) اکرنتھیوں 30:1 میں بیان کیا گیا ہے "لیکن تم اس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا لینے راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی مسیح ہمارے لئے گناہگار بنا تاکہ ہم اس میں خدا کی راستبازی بن جائیں (II کرنتھیوں 21:5) اور فلپیوں 9:3 سکھاتا ہے "اور اس میں پایا جاؤں نہ اپنی راستبازی سے جو شریعت کے وسیلے سے آتی ہے۔ بلکہ اس راستبازی سے جو خدا کی طرف سے آتی ہے اور یسوع مسیح پر ایمان کے وسیلے ہمیں حاصل ہوتی

ہے۔"

ہم یہاں اس بات کا اضافہ کریں کہ ایک بار جب خدا ہمارے حساب میں مسیح کی راستبازی لگا دیتا ہے وہ ہمارے اصلی (حقیقی) گناہ ہم سے منسوب نہیں کرتا زبور 2,1:32 اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ پہلے ہی ڈھانکے گئے ہیں اور مسیح کے خون سے ان کا کفارہ دیا گیا ہے II کرنتھیوں 19:5 میں لکھا ہے "مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر دنیا کے ساتھ میل ملاپ کر لیا اور ان تقصیروں کو ان کے ذمہ نہ لگایا اور اس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے زبور 2:32 میں لکھا ہے کہ مبارک وہ شخص ہے جس کی بدکاری خداوند اس سے منسوب نہیں کرتا۔ منسوب کرنے کی ہر مثال میں خدا خود کام کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور انسان بالکل کام نہیں کرتا۔ یہ وہ کام ہے جس میں انسان نہیں بلکہ خدا کام کرتا ہے۔ خدا انسان کیلئے اور اس سے برتر ہوتے ہوئے کام کرتا ہے۔ پھر انسان خدا کے فضل سے اور قوت سے کام کرتا ہے۔

سوالات برائے نظر ثانی

1- کلی بگاڑ---------میں اور------میں فرق بیان کریں

2- انسان کے گناہ میں گرنے کا اس کی صورت پر کیا اثر ہوا۔

3- کس طرح آرمینین تعلیم کلی بگاڑ نہیں ہے

4- گرنے کے بعد انسان کس حد تک آزاد ہے

5- کیا مردہ آدمی جس وقت بھی چاہے زندگی میں آسکتا ہے (زندہ ہو سکتا ہے) اپنا جواب بیان کریں؟

6- کس طرح آرمینین کی یہ تعلیم کہ انسان کی مرضی آزاد ہے مندرجہ ذیل کا انکار کرتی ہے

(i) فضل کا

(ii) خدا کی حکمرانی کا

(iii) نجات کے یقین کا

6- آدم کے گناہ کی وجہ سے کس طرح تمام انسان گناہگار بن جاتے ہیں کلام مقدس میں

سے ایک حوالہ لکھیں جو یہ تعلیم دیتا ہے

7- انسان کس طرح آدم سے گناہ آلودہ سرشت حاصل کرتا ہے۔ بیان کریں کس طرح یہ منصفانہ بات ہے

8- منسوب کرنے کی اقسام بیان کریں اور کم از کم ایک آیت بتائیں جو یہ تعلیم دیتی ہے

(۱)

(۲)

(۳)

9- کیا ایمان انسان کا فعل ہے؟

کیا خدا انسان کو ایمان اور کم اعتقادی کے بارے میں ذمہ دار ٹھہراتا ہے

کونسی بات پہلے واقع ہونی چاہیے اس سے پہلے کہ انسان ایمان لائے

10- بیان کریں کہ انسان کس بری طرح بگڑا ہوا ہے اور کسی کام کے قابل نہیں بیان کریں کہ ڈارٹ کے معیار میں ٹمٹماتی ہوئی قدرتی روشنی کا کیا مطلب ہے؟

بائبل مقدس میں یہ تعلیم کہاں سے آتی ہے

یہ کلی بگاڑ کا انکار کیوں نہیں

11- ایمانداروں اور غیر اقوام میں کونسی مشترک بات ہے؟

12- پلیجین ازم کیا ہے (PELAGIAISM)؟

یہ غلط کیوں ہے؟

سیمی پلیجین ازم کیا ہے اور کس طرح آرمینین کی تعلیم اس سے ملتی ہے؟

پانچواں باب

مکمل یا کلی بگاڑ کی تعلیم (حصہ دوم)

نئی پیدائش کی ضرورت

ایمان سے پہلے نوزادگی کی ضرورت مکمل طور پر بگڑا ہوا آدمی کسی کام کے لائق نہیں وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا جو روحانی طور پر اچھا ہو۔ جب تک کہ اس کی فطرت تبدیل نہ ہو اور اسے نوزادگی نہ ملے۔ یہ نوزادگی یا نئی پیدائش خدا کا ایک تحفہ ہے جو روح القدس کے وسیلے دیا جاتا ہے۔ یہ انسان کے اندر سے یا باطن سے نہیں ہوتا نہ انسان اس کے لئے کوئی قدم اٹھاتا ہے۔ وہ کچھ نہیں کر سکتا اپنی نجات حاصل کرنے کیلئے یا اس قابل بننے کیلئے کہ نجات **اس کو** ملے اسے نجات کی خواہش کرنے کی آزادی حاصل نہیں۔ نجات حاصل کرنے کیلئے **انسان** کے پاس نہ کوئی قدرتی قابلیت ہے اور نہ خواہش خدا کا پاک کلام بڑی صفائی سے بیان کرتا ہے **کہ گرا** ہوا انسان گناہ کا غلام ہے اور وہ شیطان کی خدمت کرنے کیلئے مجبور ہے جس کا انجام موت ہے **دیکھئے** (رومیوں 6:16-23) آدمی اتنا ہی آزاد ہوتا ہے جہاں تک اس کی غلامی اسے اجازت دے یا **جہاں تک** اس کی زنجیریں جاتی ہیں۔ انسان کو اجازت ہے کہ گرنے کے بعد خدا سے محبت کرے۔ لیکن وہ **اس قابل نہیں یا اس** کا خواہش مند نہیں اس کا دل اور دماغ پورے طور پر بگڑا ہوا ہے۔ سو گرا ہوا انسان وہی کرتا ہے جو قدرتی طور پر کر سکتا ہے وہ آزادی سے گناہ کرتا اور اس میں خوشی محسوس کرتا ہے رومیوں 1:21-32 وہ اپنی مرضی سے گناہ کرنے کے لئے غلام ہے بے شک وہ گناہ کی غلامی سے انکار کرتا ہے اور اس سے بھی انکاری ہے کہ اسے مخلصی کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھی جو اندھیری کوٹھری میں وہ آزادی کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن وہ صرف اتنی دور (شاید 6 فٹ تک) جا سکتے ہیں جتنی لمبی ان کی زنجیریں ہیں یعنی ایک حد کے اندر آخر کار وہ موت کیلئے وہاں بند ہیں۔ جو کوئی قید یا غلامی کی حالت میں ہے آزاد نہیں ہے کہ اپنی مرضی سے جو چاہے کر سکے جب تک کہ اس کو پہلے آزادی نہ ملے۔ اسرائیلی جو مصر میں غلام تھے وہ اس غلامی سے نہیں نکل سکتے تھے۔ جب تک کہ خدا نے انہیں اس غلامی سے آزاد نہ کیا۔

وہ غلامی سے باہر نکل کر خدا کی خدمت نہیں کر سکتے تھے جیسے کہ اس نے اپنے عہد میں ان کو حکم دیا تھا۔ ان کی یہ خواہش نہ تھی کہ آزاد ہو کر خدا کی عبادت کریں۔ انہوں نے موسیٰ کو بھی رد کیا جس کو خدا نے بھیجا تھا کہ ان کی راہنمائی کرے۔ کئی دفعہ انہوں نے خواہش کی کہ واپس چلے جائیں غلامی کی حالت میں (کیونکہ ہماری پہلی حالت موجودہ حالت سے بہتر تھی)۔ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ قدرتی یا فطرتی آدمی جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا اپنے گناہ میں مردہ ہے افسیوں 2:1 ایک مردہ شخص کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ وہ فیصلہ کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی چناؤ وہ زندگی میں واپس آنے کا فیصلہ بھی نہیں کر سکتا جب تک کہ کوئی ایسی قدرت یا طاقت جو اس سے باہر ہو اسے زندگی نہ بخشے جسے اپنے آپ زندہ نہیں ہو سکتا تھا (وہ چار دن سے قبر میں پڑا تھا) آخر کار خداوند یسوع مسیح کی قدرت والی آواز سن کر وہ قبر سے باہر آیا۔

ایک مردہ شخص اچانک یہ فیصلہ کر سکتا کہ وہ زندگی کا پانی خداوند یسوع مسیح سے لے (اگرچہ اس کی ضرورت بہت بڑی ہے) اسے اس زندگی کے پانی کی پیاس نہیں (گناہ نے اس کو مردہ کر دیا ہے اس کی ساری بھوک اور پیاس مر گئی ہے۔

گناہ روحانی طور پر اندھا پن ہے جو انسان کے دل کو بھی تاریک کر دیتا ہے (افسیوں 4:18 گرنتھیوں 3:14، 4:4) جس طرح ایک اندھا سورج کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتا اسی طرح روحانی طور پر اندھا آدمی انجیل کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتا خواہ وہ کتنی تیز ہو متی 6:23 بالکل اسی طرح اگر آپ کسی بہرے آدمی کے کانوں میں چلا کر بھی کوئی بات کہیں تو وہ نہیں سنے گا (کیونکہ اس کے کان بہرے ہیں) جب تک اسے سننے کی طاقت نہ دی جائے اس کے کانوں کے علاج نہ کیا جائے تب تک وہ انجیل کو سمجھ کے ساتھ اور ایمان کے ساتھ قبول نہیں کرے گا۔

انسان نجات کے کام میں خدا کے ساتھ کوآپریٹر نہیں

نوزادگی سے پہلے اگر انسان کلی طور پر نہیں بگڑ گیا اور وہ اس قابل ہے کہ انجیل کو قبول کرے اور بچ جائے تو پھر ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ نجات خدا کے اور انسان کا باہمی کام ہے۔ خدا نجات کو مہیا کرتا ہے اور انسان اپنا حق ادا کرتا ہے یعنی خدا اپنا کام کرتا ہے اور

انسان اپنا کام (دونوں اس کام میں شریک نہیں) یہ انسانی کاموں میں قابل تعریف معلوم ہوتا ہے لیکن انسان کیلئے یہ ناممکن ہے کہ نجات کیلئے کچھ کرے مقدس پولوس رومیوں 8,7:8 میں ہمیں یاد دلاتا ہے "اس لئے کہ جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے۔ کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے اور جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے" جسم سے یہاں مراد ہے گناہ آلودہ فطرت جو آدم سے ملتی ہے)

اس سے پہلے کہ انسان توبہ کرے اور ایمان لائے اور کوئی شکر گذاری کا کام کرے جو خدا کو قبول ہو۔ اسے نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔ اور یہ کام خدا کے پاک روح کے وسیلے سے ہوتا ہے دیکھئے یوحنا 5,3:5 رومیوں 12:1-3 ہائیڈل برگ کیٹیکازم سوال نمبر 8 یہ خدا کا پاک روح ہے جو روحانی طور پر مردہ لاشوں میں زندگی کا دم پھونکتا ہے اور پھر ہمیں خدا کے لے پالک فرزند دبنا دیتا ہے۔ یوحنا بیان کرتا ہے "وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے (یوحنا 1:13)

خدا کی اس زندگی بخش قدرت کے علاوہ جو کچھ بھی انسان خوشخبری میں سنتا ہے۔ یہ اس کے لئے بیوقوفی ہے (اکرنتھیوں 1:18,23) ہم اسے سمجھ سکتے ہیں اکرنتھیوں 2:14 کی روشنی میں "مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں۔

انسان کی گناہ آلودہ فطرت کو سمجھنے کی اہمیت یا ضرورت

بعض ایسے ہیں جو اس اہم بات کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ کیا فرق پڑے گا اگر ہم اس مسئلے یا تعلیم کو قبول کریں۔ یہاں تک کہ آرمینین بھی کہتے ہیں کہ مسیح ان کا نجات دہندہ ہے اور وہ یقیناً ایمان رکھتے ہیں کہ روح القدس کے وسیلے نوزادگی ملتی ہے یہ باتیں سچ ہو سکتی ہیں۔ لیکن اگر ہم آرمینین کی تعلیم کو غور سے دیکھیں تو ہم معلوم کریں گے کہ اگر انسان گناہ میں بالکل مردہ نہیں اور وہ اس قابل نہیں کہ اپنے آپ کو بچا سکے تو پھر وہ حقیقت میں صرف مسیح کے وسیلے نجات حاصل نہیں کرتا یہ خدا اور انسان کا مشترکہ کام ہے چند حصہ فضل کے وسیلے اور کچھ نیک کاموں کے ذریعے

اگر انسان اتنا اچھا ہے کہ وہ ارادہ کر سکے اور اپنے آپ نجات چن سکے تو پھر کلام اس مردہ حالت کے بارے میں غلط ہے۔ اور اگر اسکی نجات مشترکہ کام ہے یعنی خدا مہیا کرتا ہے اور انسان اگر چن لیتا ہے پھر ہم افسیوں 8:2 اور 9 آیت سے ہٹ جاتے ہیں یعنی ان آیات کو غلط سمجھتے ہیں جن میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ نجات خدا کے فضل سے ہے "کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے" غور کریں کہ یہ ایمان ہے جو انسان حاصل نہیں کر سکتا۔ ہم مسیح کی صلیب پر فخر کر سکتے ہیں جو ہمیں بطور انعام یا بخشش کے طور پر ملی ہے (گلیتوں 14:6) لیکن ہم نجات پر فخر نہیں کر سکتے جیسے اس کیلئے ہم نے کچھ دیا ہے یا کچھ کیا ہے۔ ہم نے اسے قبول کیا ہے۔ تواریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے لیکن خدا نجات مہیا کرنے کے لئے کبھی گناہگار انسان کی مدد نہیں چاہتا۔

ایک عام جنم دن کے انعام سے ہم نجات کے انعام کو فرق سمجھیں ہم روزانہ زندگی میں جب ہمیں کوئی تحفہ ملتا ہے ہم اس انعام کے لائق بھی ہوتے ہیں اور خواہشمند بھی ہوتے ہیں۔ نجات کے کام میں چونکہ خدا اور انسان میں قدرتی نفرت ہے اور اندھے پن نے تحفے کو چھپا رکھا ہے ہم نہ اس کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی اس انعام کے لائق ہوتے ہیں۔ کہ خود اسے حاصل کریں۔ اس تحفے کا ضروری حصہ یہ ہے کہ خدا ہمیں اس بخشش کے لائق بناتا ہے۔ کہ بخشش کو دیکھیں اور یقین کریں

اس مسئلے یا تعلیم کے بارے میں چند عام غلط فہمیاں

ہم اکثر آرمینین سے سنتے ہیں کہ نجات مہیا کرنے کے کام میں خدا جو کچھ کر سکتا تھا اس نے کیا اب اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں وہ کچھ نہیں کر سکتا صرف انسان کا انتظار کر سکتا ہے کہ وہ اس بخشش کو قبول کرے۔ ایسی بات کہنے میں بڑا غرور اور تکبر پایا جاتا ہے۔ کہ انسان کی آزادی کو قائم رکھنے کیلئے آرمینین نے قادر مطلق خدا کو غلام بنا دیا ہے۔ آرمینین ازم کی تعلیم کے مطابق خدا اس وقت بطور انعام اپنا پاک روح بھیج سکتا ہے جب قدرتی یا نفسانی آدمی اپنا فیصلہ مسیح کے حق میں کر لیتا ہے۔

لیکن یہ سچ نہیں ہے کہ ایمان نوزادگی سے پہلے آتا ہے۔ حقیقت میں یہ ناممکن بات ہے جیسے کہ خداوند نے نیکدیمس سے کہا کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا (یوحنا 3:3) دیکھیں کہ خدا کا کلام کیا کہتا ہے افسیوں 18,17:4 رومیوں 18,11:3 رومیوں 8-6:8 جب تک خدا کا پاک روح انسان کے اندر کام نہ کرے اس کی بھوک اور پیاس بری ہے۔ اسے صرف بری چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔ پیدائش 5:6 یا جیسے کہ ایوب کی کتاب کہتی ہے وہ بدی کو پانی کی طرح پیتا ہے (ایوب 16:15) قدیم آرمینین خدا اوا اس کی فطرت کے بارے میں بہت سنگین غلطی کرتے تھے۔ وہ دعوئ کرتے ہیں کہ انسان گناہ میں گرنے سے پہلے سے آزاد ہو کر سوچ سکتا تھا اور اپنی مرضی کر سکتا تھا۔ وہ آدم کی کاملیت کا انکار بھی کرتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ بھی پیدا ہوا ہے وہ محدود ہے اس لئے نامکمل ہے۔

یہ قریبا رومن کیتھولک کی تعلیم سے ملتا ہے۔ جس کے مطابق خدا کی شبیہ اس کی قدرتی فطرت سے فرق ہے۔ خدا کی صورت یا شبیہ کا اضافہ بعد میں کیا گیا (لاطینی میں اسے کہتے ہیں ڈونوم سپر ایڈیٹم (Donum Supper Additum) یا اضافی تحفہ انسان گرنے کی وجہ سے صرف اس اضافی تحفہ سے محروم ہو گیا۔ لیکن اس کی اصلی فطرت ویسی کی ویسی ہی رہے جو اس کی اس اضافی تحفہ سے پہلے تھی۔ آرمینین اور رومن کیتھولک کی غلطی کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان اچھے خیالات سوچ سکتا ہے اور اچھے چناؤ کر سکتا ہے۔ گناہ میں گرنے کے بعد بھی وہ یسوع مسیح خدا کے فضل کے بغیر وہ اچھے چناؤ کر سکتا ہے اور اچھے خیالات سوچ سکتا ہے۔ ہم ان دونوں غلطیوں میں دیکھتے ہیں کہ بائبل مقدس پر اعتماد کرنے کی بجائے بے دین فلسفے بھروسہ رکھتے ہیں جو یہ تعلیم دیتا ہے کہ مادہ بنیادی طور پر برا ہے اور روح پاک ہے۔ انسان کے کلی طور پر گناہ آلودہ ہونے کا انکار کرنے کیلئے لوگ بے شمار جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے کلام کی دوبارہ تشریح کی ہے۔ اس لئے گناہ میں گرنا ایک من گھڑت یا فرضی کہانی بن گئی ہے۔ ہم اس کو تواریخ پر اس کی حقیقت پر یا اس کے قابل اعتبار ہونے پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ گرنا انسان کیلئے اچھا تھا کیونکہ گرنے کی وجہ سے ہم محسوس کرنے لگے ہیں کہ غلط کیا اور درست کیا ہے

اگر انسان نہ گرتا تو خدا اس طرح یسوع مسیح میں اپنی محبت دیکھتا۔ یا جیسے کہ مورمن کہتے ہیں کہ گرنا اچھا تھا کیونکہ اس کی وجہ سے انسان خدا کی مانند بن گیا ہے کچھ اور کہتے ہیں کہ گرنا اچھا تھا کیونکہ یہ انسان کو اجازت دیتا ہے کہ وہ خدا کی مانند بن جائے۔ اور بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ گرنا صرف ایک بری بیماری لگنے کے برابر ہے۔ انسان بیمار ہے لیکن وہ بستر مرگ پر نہیں۔ تمام آدمیوں کو علاج کی ضرورت ہے نظریہ ارتقا کے بالا اثر کی وجہ سے کلی بگاڑ کی تعلیم فضول سی معلوم ہوتی ہے۔ جب آپ خالق کا انکار کرتے ہیں۔ اور اس بات سے انکاری ہیں کہ خدا نے انسان کو اپنی شبیہ کی مانند بنایا لیکن وہ نافرمانی کی وجہ سے گر گیا۔ تو گناہ اور نجات کے بارے میں گفتگو کرنا فضول سمجھتا ہے۔ انسان پورے طور پر بگڑا ہوا نہیں ہے وہ صرف محروم اور نامکمل ہے ارتقا کے بھی انسان کے گرنے کے بارے میں نہیں سوچا کیونکہ اس میں برعکس تعلیم دی گئی ہے۔ انسان ترقی پذیر ہوا ہے اور بڑا ہے۔ وہ شروع میں ایک Amocba تھا۔ پھر ترقی کرتے کرتے بندر بن گیا۔ اور لگاتار ترقی کرتے کرتے انسان بن گیا۔ وہ بہت ہی عجیب طور سے بتاتا ہے اس کیلئے بہت وقت کی اور بہت تغیر و تبدل کی ضرورت ہے۔ گناہ جو انسان کرتا ہے گناہ نہیں بلکہ پرانی حیوانی جبلتوں کا نتیجہ ہے جو وقت کے ساتھ تبدیل ہو جائے گا۔

ارتقاء کی تعلیم کو ماننے والے خدا کے کلام کا بھی انکار کرتے ہیں۔ خاص کر خالق اور مخلوقات دونوں کے بارے میں کہتے ہیں (کوئی خالق اور مخلوق نہیں سب کچھ ترقی کرتے کرتے یونہی بنا ہے) انسان گناہ میں نہیں گرا نجات کی اور یسوع کی کوئی ضرورت نہیں۔ خدا کی کامل اور حقیقی مرضی کے بغیر انسان سماجی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔ چونکہ خدا کا انکار کیا جاتا ہے اس لئے انسان کیلئے کاملیت کا کوئی معیار نہیں۔

موجودہ جھوٹا علم الٰہی (اس سے مراد علوم نہیں کیونکہ یہ سب رنگدار دھاگے ایک ہی کپڑے کے حصے ہیں) خوددار، خودپسندی، حقیقی سوچ معقول طور پر سوچنے کی قوت نئے زمانے کا مذہب (New age Cults) کلی بگاڑ کی تعلیم کے خلاف جنگ لڑتا رہا ہے۔

ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ ان تمام مشکلات کا حل یہ ہے کہ ہم سنجیدگی سے اپنے اندر گہرے طور پر دیکھیں کہ ہم میں جدید کونسی نیکی ہے یا اچھی بات ہے جسے بڑھنے کی ضرورت ہے۔

اس کا ایک حمایتی یا وکیل ریونڈ رابرٹ شولر صاف بیان کرتا ہے کہ میں نہیں سوچتا کہ مسیح کے نام سے جو کچھ کیا گیا ہے اور مسیحیت کے جھنڈے کے نیچے جو کچھ ہوا ہے اس نے ثابت کیا ہے کہ یہ انسانی شخصیت کیلئے تباہ کن ہے۔ اس لئے بشارت کے مقابل پرانے اور بھدے غیر مسیحی طریقہ کار نکل آئے ہیں جن کے ذریعے کوشش کی جاتی ہے کہ لوگوں کو احساس دلایا جائے کہ وہ کھوئے ہوئے اور گناہ آلودہ حالت میں ہیں (کرسچینٹی ٹوڈے اگست 198410ء صفحہ 24) ریورنڈ شولر پھر بیان کرتا ہے کہ گناہ سے میرا مطلب یہ ہے؟

جواب: کوئی انسانی حالت یا کام جو خدا کا جلال چھین لیتا ہے یا اس کے کسی فرزند سے الٰہی عظمت کا حق چھین لینا۔

خود پسندی ایک نئی ریفریمیشن (ولڈ بکس واکوٹی ایکس 1982 صفحہ 14)

گناہ کو جب بنایا جاتا ہے یہ مسیح خداوند کو چھوٹا کر دیتا ہے۔ اور انسان کو بڑا بنا دیتا ہے۔

ریورنڈ شولر بیان کرتا ہے کہ سب سے بڑا گناہ جو یہ کہنے کیلئے سبب بنتا ہے کہ میں نااہل ہوں یا ناقابل ہوں میں بے کار ہوں۔ کیونکہ ایک دفعہ جب کوئی شخص یقین کرتا ہے کہ وہ نالائق گنہگار ہے۔ یہ شک کی بات ہے کہ وہ حقیقتاً اور دیانتداری سے خدا کا نجات بخش فضل جو مسیح یسوع کے وسیلے سے پیش کیا گیا ہے اس کو قبول کرے گا یا نہیں۔

(ibed P.98) جو خودپسندی کی تھیالوجی (علم الٰہی) پر عمل کرتے ہیں جو آج کل بہت سے مسیحی حلقوں پر اثر انداز ہے)۔ وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں جیسے کہ ریورنڈ شولر نے نکالا ہے کہ چونکہ ریفریمیشن تھیالوجی یہ بیان کرنے میں ناکام ہو گئی ہے کہ گناہ کی اصل وجہ خود پسندی کی کمی ہے۔

جیسے آج کل انسان کے کلی بگاڑ کا انکار کیا جاتا ہے اور انسان کی فضیلت کی نہ صرف قبول کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس کی نشرواشاعت کی جاتی ہے ویسے کسی اور زمانے میں ہوا نہیں۔ یہ شیطان کے نہایت ہی خطرناک ہتھیار ہیں جو گرے ہوئے انسان کی ہوس کو پورا کرتے ہیں اور اس کے غرور کو ظاہر کرتے ہیں۔ بار بار ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ یسوع ہمارے لئے مر گیا کیونکہ ہم اسی قابل یا لائق تھے کلام مقدس کی آیات جن میں انسان کی گناہ آلودہ فطرت کا ذکر پایا جاتا ہے۔ (رومیوں 24,19-10:3) ان کا انکار ایک طرح سے خدا کے نجات

بخش فضل کاانکار ہے۔ خدااپنے فضل سے ہمیں بچاتا ہے نہ کسی نیکی کے سبب سے جو باطنی طور پر ہم میں پائی جائے اور نہ ہی اس لئے کہ ہم اس کے لائق نہیں۔ (رومیوں 5-6-8 رمیوں 2-8-9) غیر مسیحی خوشی سے وہ پیغام سنتے ہیں جس میں گناہ کو نظرانداز کیا جائے یا گناہ کاذکر تک نہ ہو۔ کیونکہ یہ انسان کی خود پسندی اور خود داری کیلئے نقصان دہ ہے یہ لوگوں کو افسردہ اور اجنبی بنادیتا ہے یہ ہمارے دوستوں کو دشمن بنادیتا ہے۔ انسان بنیادی طور پر بہت اچھا ہے اور ہر شخص میں کوئی نہ کوئی تھوڑی سی اچھی بات پائی جاتی ہے۔ وہ سب کچھ جو مسیحت کو کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ شخصیت کی پہچان یا احساس پیدا کرنا تاکہ لوگ شخصیت کی بنیادی قدر و قیمت کو جانیں۔ بہت سے نظریات جو کلی بگاڑ کی تعلیم سے قطع تعلق کرتے ہیں انؐ کے لہجے میں انسان کی گناہ آلودہ فطرت کاانکار پایا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ گناہ کاانکار کر رہا ہے بلکہ دراصل وہ خدا کاانکار کر رہا ہے۔ رومیوں 20:1 اور 21 کو یاد رکھیں جن میں لکھا ہے "کیونکہ اس کی اندیکھی صفتیں یعنی اس کی ازلی قدرت اور الوہیت دنیا کی پیدائش کے وقت سے بنائی ہوئی چیزوں کے ذریعے سے معلوم ہو کر صاف نظر آتی ہیں یہاں تک کہ ان کو کچھ عذر باقی نہیں اس لئے کہ اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکر گزاری نہ کی۔ بلکہ باطل خیالات میں پڑھ گئے اور ان کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا"۔

ہم آسانی سے سمجھ سکتے ہیں کہ وہ انسان کی فطرت کے کلی یا قطعی بگاڑ کا کیوں انکار کرتے ہیں اور کس طرح انکار کرتے ہیں اس لئے ان تمام غلطیوں کو انسان کی بگڑی ہوئی فطرت کاایک حصہ سمجھیں۔ کیونکہ یہی ایک حقیقی سمجھ ہے کہ جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ انسان کا گناہ کتنا گرا ہے۔ جو ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ آج کل آدمیوں کے گناہ آلودہ کاموں کو جان سکیں۔ خاص کر ان کا انجیل یا خوشخبری کو رد کرنا۔ ہم سنتے ہیں کہ نئے زمانہ New Age کے عالم، عالم الٰہی کی اس محبت کے بارے میں بولتے ہیں جو ہمارے اندر ہے بدنما حقیقت یہ ہے کہ کلی بگاڑ کی وجہ سے ہمارے اندر بہت سی نفرت پائی جاتی ہے۔ انسان فطرتی طور پر خدا سے اور اپنے پڑوسی سے نفرت کرتا ہے دیکھئے متی 22:10 یوحنا 18:15-19
,14:17 رومیوں 3:10-12 ،8=7 (یوحنا 3:13-14)

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ خدا گناہ سے تو نفرت کرتا ہے لیکن وہ گناہگار سے محبت رکھتا ہے اگر ایسا ہے تو وہ گناہ کو دوزخ میں بھیج دے گا اور گناہگار کو بچالے گا لیکن وہ ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ خدا کا پاک کلام ہمیں بار بار آگاہ کرتا ہے کہ خدا عدالت کے دن تمام لوگون کو جو ایمان نہیں رکھتے ہمیشہ کی سزا کے وارث بنائے گا۔ یہ بعض لوگوں کی فضول اور خیالی کوشش ہے کہ گناہ کو گناہگار سے علیحدہ کرے۔

شاید یہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ خدا اچھا دکھائی دے حقیقت میں یہ اس کو بیوقوف بے اصول اور بے وفا اور بے انصاف بناتا ہے II پطرس 3:2-18 میں ایک بہت زبردست آگاہی ہے جو توبہ نہ کرنے والے گناہگار کو دی گئی ہے کہ خدا توبہ نہ کرنے والے گناہگاروں کو سزا دے گا۔ زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہولناک بات ہے کیونکہ خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ اس طرح کے طریقوں کو استعمال کرنے کی مشکل یہ ہے۔ کہ اگر آپ انسان کے گناہ کو خطرناک سمجھ کر اس کا سامنا نہ کریں تو کس طرح آپ نجات کے بارے میں اس سے گفتگو کرنا شروع کر سکتے ہیں۔ حقیقی اور گناہ کے کل بگاڑ کی نسبت ہم اپنی نجات کی کامل سچائی اور فضیلت کو دیکھیں گے۔ انسان کیلئے اس کا فرق ایک بری اور سخت بیماری سے تندرست ہونے اور موت کی حالت سے نکل کر زندگی میں آنے کا ہے (جیسے لعزر چار دن کے بعد زندہ کیا گیا) ایک بیمار کو خداوند نے شفا بخشی آرمینین کے ساتھ متفق ہونے کیلئے یہ سکھانا چاہیے کہ حقیقت میں مسیح خداوند نہیں ہوا اور نہیں جی اٹھا وہ بہت سخت بیمار ہو گیا اور پھر تندرست ہو گیا وہ یہ تعلیم نہیں دیتے لیکن یہ حقیقت ہے کہ خداوند یسوع کا سچ مچ مرنا اس وجہ سے تھا (جس کا ہمارے پاس پختہ ثبوت ہے) کہ اس کے لوگ گناہ میں مردہ تھے۔

ریکارڈ کیا دکھاتا ہے

آؤ ہم مختصر طور پر غور کریں کہ انسان کیا دیکھتا ہے جب وہ (سنجیدگی) سے اپنے اندر گہرے طور پر دیکھتا ہے۔ کیا وہ یہاں خوبی قابلیت یا طبعی نیکی پائے گا۔ جو بہت لوگ زور

دیتے ہیں کہ یہ انسانی فطرت کا حصہ ہے اگر ہم انسان کو دیکھیں جس طرح کہ خدا انسان کو دیکھتا ہے غور کریں کہ رومیوں پہلا باب انسان کے بارے میں کیا سکھاتا ہے۔ یہ سکھاتا ہے کہ انسان نے لائق طریقے سے نہ خدا کے جلال کو ظاہر کیا ہے اور نہ اس کی شکر گذاری کی ہے بلکہ "باطل خیالات میں پڑ گئے اور ان کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوقوف بن گئے۔ اس واسطے خدا نے ان کے دلوں کی خواہشوں کے مطابق انہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا کہ ان کے بدن آپس میں بے حرمت کئے جائیں۔ اس لئے کہ انہوں نے خدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا اور مخلوقات کی زیادہ پرستش اور عبادت کی بہ نسبت اس کے جو ابد تک محمود ہے۔ اس سبب سے خدا نے ان کو گندی شہوتوں میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ ان کی عورتوں نے اپنے طبعی کام کو چھوڑ کر خلاف طبع کام سے بدل ڈالا۔ اس لئے ان کے مردوں نے بھی عورتوں کے طبعی کام کو چھوڑ کر آپس کی شہوت سے مست ہو گئے۔ لیکن مردوں نے مردوں کے ساتھ روسیاہی کے کام کر کے اپنے آپ میں اپنی گمراہی کے لائق بدلا پایا اور جس طرح انہوں نے خدا کو پہچاننا ناپسند کیا۔ اسی طرح خدا نے ان کو ناپسندیدہ عقل کے حوالے کیا کہ نالائق حرکتیں کریں پس وہ ہر طرح کی ناراستی اور بدی لالچ اور بد خواہی سے بھر گئے اور حد اور خونریزی جھگڑے، مکاری اور بغض سے معمور ہو گئے اور غیبت کرنے والے بدگو خدا کی نظر میں نفرتی آواروں کو بے عزت کرنے والے مغرور شیخی باز بدیوں کے بانی ماں باپ کے نافرمان، بیوقوف عہد شکن طبعی محبت سے خالی اور بے رحم ہو گئے حالانکہ وہ یہ حکم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والے موت کی سزا کے لائق ہیں پھر بھی نہ فقط آپ ہی ایسے کام کرتے ہیں کہ بلکہ اور کرنے والوں سے بھی خوش ہوتے ہیں"

یہ مشکل ہے کہ مذکورہ بالا کسی بھی آیت کی موجودگی میں یہ تشریح کی جائے کہ انسان میں قدرتی طور پر کوئی خوبی یا نیکی پائی جاتی ہے۔ رومیوں کے نام خط کے تیسرے باب میں مقدس پولوس پھر بیان کرتا ہے کہ یہودی اور غیر اقوام کے لوگ دونوں ایک جیسے ناپاک اور ناراست ہیں۔ یہاں وہ کہتا ہے رومیوں 3:9-18 "پس کیا ہوا کیا ہم کچھ فضیلت رکھتے ہیں بالکل نہیں کیونکہ ہم یہودیوں اور یونانیوں دونوں پر پیشتر ہی یہ الزام لگا چکے ہیں کہ وہ

سب کے سب گناہ کے ماتحت ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھ دار نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں۔ سب کے سب نکمے بن گئے کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ ایک بھی نہیں ان کا گلا کھلی ہوئی قبر ہے۔ انہوں نے اپنی زبانوں سے فریب دیا ان کے ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے ان کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے ان کے قدم خون بہانے کیلئے تیز رو ہیں۔ ان کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے اور وہ سلامتی کی راہ سے واقف نہ ہوئے ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں"

جب تک ہم بائبل مقدس کو مکمل طور پر نظر انداز نہ کر دیں۔ ہم گناہ کی ہولناک حقیقت اور فطرت سے نہیں بچ سکتے۔ یہ سچائی کے لوگ گناہ کی اصل حقیقت سے انکار کر رہے ہیں بگاڑ کا ایک ثبوت ہے جس نے آدمیوں کے دل و دماغ کو اندھا کر دیا ہے خدا کا کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ انسان خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا مکمل طور پر پاکیزگی اور راستبازی کی حالت میں اسے خدا کا علم حاصل تھا گرنے کے بعد اگرچہ خدا کی صورت انسان میں قائم رہی۔ دیکھئے پیدائش 6:9 اور 1 کرنتھیوں 7:11 خدا کی صورت کا ہر حصہ بالکل خراب بیکار الٹا اور ٹیڑھا کر دیا گیا ہے گرے ہوئے انسان کی خواہش یہ ہے کہ وہ خدا سے بھاگ جائے۔ اور اپنی حکمرانی قائم کرے گرنے کے بعد انسان انسان ہی رہا اسے آزاد اخلاقی شخص کہا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں کہ وہ ابھی تک چناؤ کر سکتا ہے لیکن اس کا چناؤ خود غرضی کا چناؤ ہو گا (وہ خود اپنے چناؤ کا مرکز ہو گا) انسان کٹ پتلی نہیں بن گیا۔ جس کی کوئی ذمہ داری اور شخصی کام نہ ہو۔ وہ اپنے کاموں کیلئے خدا کے سامنے ذمہ دار ہے۔

انسان کی مرضی (wiil) کے بارے ڈارٹ کا معیار سکھاتا ہے۔ لیکن انسان گرنے سے ایسا مخلوق نہیں بن گیا جو سمجھ (عقل) اور مرضی نہ رکھتا ہو اور نہ ہی گناہ کی وجہ سے جو ساری انسانی نسل میں سرایت کر گیا وہ انسانی فطرت سے محروم ہو گیا لیکن گناہ اس کے لئے کلی بگاڑ اور روحانی موت کا سبب بنا اس لئے نوزادگی کا فضل اسے بے عقل لکڑی یا پتھر کا ٹکڑا نہیں سمجھتا نہ اس کی مرضی اور اس کی ملکیت لے لیتا ہے نہ اس کے ساتھ جبر کرتا ہے لیکن اسے روحانی طور پر جلاتا شفا دیتا اور درست کرتا ہے اور اسی وقت بڑی حلیمی قدرت سے اسے موڑتا ہے تاکہ جہاں نفسانی بغاوت اور مذاحمت غالب تھی وہاں ایک

تیار اور سچی روحانی فرمانبرداری حکمرانی شروع کرے۔ جس میں حصہ حقیقت روحانی بحالی اور آزادی ہو۔ (مضمون کا تیسرا اور چوتھا عنوان آرٹیکل نمبر16) آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق ملے گا۔ بے ایمان جو خدا سے نفرت کرتے ہیں جتنا ممکن ہے خدا سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ اس کی خواہش (یا مراد) دوزخ میں پوری ہوگی اور ایماندار کو اس کی مرضی کے خلاف آسمان پر نہیں لے جایا جاتا سب چیزوں سے بڑھ کر وہ چاہتا ہے کہ خدا کے ساتھ جو رفاقت رکھے یہ نوزادگی کا نتیجہ ہے ایک نئی مرضی اس کو ملی ہے خدا ہم میں کام کرتا ہے جو ہمیں اس قابل بناتا ہے کہ سب کچھ اس کی خوشی اور مرضی کو پورا کرنے کیلئے کو ہو فلپیوں 12:2

ایک ہولناک سنجیدہ بات

ریفارمڈ فیتھ گناہ کے بارے میں اسی طرح سنجیدہ ہے جس طرح کہ کلام مقدس میں بیان کیا گیا ہے انسان گناہ میں بالکل مردہ ہے اور جب تک خدا اس میں زندگی نہ پھونکے وہ مردگی اور سزا کی حالت میں ہمیشہ تک رہے گا۔ یوحنا 3 باب شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہم ریفارمڈ کلیسیاؤں میں ضرورت سے زیادہ بولتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ضرورت سے زیادہ نہیں۔ مجھے امید ہے کہ یہ کافی ہے کہ بے ایمانوں کو یہ بتایا جائے کہ وہ کہاں ہیں خدا کی لعنت کے ماتحت اور میں امید کرتا ہوں کہ ایمانداروں کو کافی سکھایا گیا ہے۔ گناہ اور دوزخ کے بارے میں جن سے ان کو مخلصی خدا کے فضل سے ملی ہے اور وہ ہمیشہ خدا کے شکرگزار رہ سکیں اس مفت بخشش کیلئے ہمارا کلی اور طبعی بگاڑ خدا کی کل محبت کا مطالبہ کرتا ہے خدا کی کامل محبتؔ جو یسوع مسیح میں ہے ہم کہتے ہیں کہ ہماری نجات کیلئے کل جلال اور تعریف خداوند ہی کی ہو۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ اگر ہماری پوری نجات حقیقت میں خدا کے کامل فضل کا نتیجہ ہے یا خدا کے کامل فضل سے ہے۔

سوالات برائے نظرثانی

1- بیان کریں کہ حقیقی ایمان کیلئے ضروری ہے کہ انسان پہلے نوزادگی حاصل کرے۔

2- کن معنوں میں ہم کہتے ہیں کہ اگر آرمینین سچ ہیں تو کوئی بھی نجات نہیں پاسکتا۔

3- آپ کیوں سوچتے ہیں کہ کسی کو خوشخبری دینے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اسے کلی بگاڑ کے بارے میں بتایا جائے

4- خدا کے کلام سے جتنے تشبیہ بیان آپ دے سکتے ہیں دیں انسان کے گناہ کی حقیقی تصویر پیش کرنے کیلئے؟

5- یہ کہنا کیوں غلط ہے کہ نجات خدا اور انسان کا مشترکہ کام ہے خدا مہیا کرتا ہے اور انسان قبول کرتا ہے؟

6- کیا فرق پڑتا ہے کہ اگر ہم کلی بگاڑ کی بجائے آرمینین کا نظریہ قبول کرلیں

7- اس میں کیا غلطی ہے کہ اگر ہم کہیں کہ انسان نجات کے حق میں فیصلہ کرنے کیلئے آزاد ہے لیکن خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اگر انسان کوئی کام نہ کرے؟

8- جو خودداری اور خودپسندی کے حامی ہیں انہیں ہم کیا جواب دے سکتے ہیں اس علم الٰہی کی غلطی بیان کریں۔

9- جب ہم گرے ہوئے انسان پر نگاہ کرتے ہیں جیسا کہ وہ بائبل مقدس میں بیان کیا گیا ہے خاص کر رومیوں کے خط کے پہلے اور تیسرے باب میں ہم کیا دیکھتے ہیں اس کے اندر ان خوبیوں اور صفات کی فہرست بنائیں جو مذکورہ بالا حوالہ جات میں دیکھتے ہیں۔

10- کیا انسان اپنی آزاد مرضی سے چناؤ کر سکتا ہے یا وہ خدا کے ہاتھ میں ایک کٹھ پتلی کی مانند ہے۔

11- بیان کریں کہ اس کا کیا مطلب ہے کہ جب ہم آخر میں کہتے ہیں کہ ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق ملے گا؟

12- اگر ہم کلی بگاڑ کے نظریے کو نہ مانیں تو اس کا ہماری پوری نجات پر کیا اثر پڑتا ہے۔؟

-13 خداوند یسوع کے لئے مرنا کیوں ضروری تھا۔ اس کا مسئلہ کلی بگاڑ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

چھٹا باب

کلی بگاڑ کا نظریہ (حصہ سوم)

بائبل مقدس سے ثبوت اور خاکہ

کلی بگاڑ کا نظریہ علم الٰہی کے علما کی اختراع نہیں جو ڈارٹ کی سنڈ پر حاضر تھے۔ نہ یہ جان کیلون اور دوسرے علما کا نظریہ ہے یہ بائبل کی تعلیم ہے یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارے پاس بہت سے حوالے ہیں جو اس نظریے اور دیگر نظریوں کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ کاص طور ہمیں مذکورہ بالا نظریہ کی تعلیم دیتے ہیں محض کلی بگاڑ کے نظریہ کو ثابت کرنے کیلئے ہم بائبل مقدس کو استعمال نہیں کرتے یہ نظریہ کہ انسان مکمل طور پر بگڑا ہوا ہے بائبل مقدس کے گہرے مطالعہ سے نکلا ہے یہ سنجیدہ اور احتیاط کے ساتھ مطالعہ کی پیداوار ہے۔

مکمل بگاڑ کے اثبات مختلف عنوانوں کے ماتحت رکھے گئے ہیں عام طور پر انہیں کیلون کے پانچ نکات کہا جاتا ہے مندرجہ ذیل خاکہ ڈیوڈ سٹیل اور کرٹس تھامس سے لیا گیا ہے۔ اس میں مصنف نے کچھ تبدیلی کی ہے اور کچھ اضافہ کیا ہے۔ محض ثبوت ہی سے آپ کے شکوک دور ہو جائیں گے۔

-1 گناہ کی مزدوری موت ہے۔ نہ صرف روحانی لیکن جسمانی بھی روحانی موت اسی وقت واقع ہوئی جب آدم اور حوا نے منع کیا ہوا پھل کھالیا

پیدائش 2:16-17 "اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا اور کہا تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا کبھی نہ کھانا کیونکہ جس دن تو نے اس میں سے کھایا تو مرا"

پیدائش 3:10-11 "اور اس نے کہا میں نے باغ میں تیری آواز سنی اور میں ڈرا

کیونکہ میں ننگا تھا اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا اور اس نے کہا کس نے تجھے بتایا کہ تو ننگا ہے کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ اسے نہ کھانا" رومیوں 5:19 "کیونکہ جس طرح ایک شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ نافرمان ٹھہرے اسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ راستباز ٹھہریں گے"۔ رومیوں 6:23 "کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی"

-2 آدم کا گناہ اس پر اور اس کی ساری نسل پر جسمانی اور روحانی موت لایا

پیدائش 3:19-24 "تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے اس لئے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے کیونکہ تو خاک ہے اور پھر خاک میں لوٹ جائے گا۔ اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے اور خداوند خدا نے چمڑے کے کرتے بنا کر ان کو پہنائے اور خداوند خدا نے کہا دیکھو انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا اب کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت میں سے لیکر کچھ کھائے اور ہمیشہ جیتا رہے اس لئے خداوند خدا نے اس کو باغ عدن سے باہر کر دیا تا کہ وہ اس زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا کھیتی کرے چنانچہ اس نے آدم کو نکال دیا اور باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن تلوار کو رکھا کہ وہ زندگی کے درخت کی راہ کی حفاظت کریں"

رومیوں 5:1,12,17 "پس جب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے تو اپنے خدا کے ساتھ یسوع مسیح کے وسیلے سے صلح رکھیں۔ پس جس طرح ایک آدمی کے وسیلے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا کیونکہ جب ایک کے قصور کے سبب سے موت نے اس ایک کے ذریعہ سے بادشاہی کی تو جو لوگ فضل اور راستبازی کی

بخشش افراط سے حاصل کرتے ہیں وہ ایک شخص یعنی یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی میں ضرور ہی بادشاہی کریں گے" اکرنتھیوں 15:21-22 کیونکہ جب ایک آدمی کے سبب سے موت آئی تو آدمی کے سبب ہی سے مردوں کی قیامت بھی آئی۔ اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کئے جائیں گے" افسیوں 2:1-3 "اور اس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے۔ جن میں تم پیشتر دنیا کی روش پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری یعنی اس روح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے ان میں ہم بھی پہلے سب کے سب اپنے جسم کی خواہش میں زندگی گذارتے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غضب کے فرزند تھے"

کلسیوں 2:13 "اور اس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں کو جسم کی نامختونی کے سبب سے مردہ تھے اس کے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کئے"

3- جس طرح داؤد اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے وہ مانتا ہے کہ وہ خود اور دیگر تمام انسان گناہ کی حالت میں پیدا ہوئے ہیں

زبور 51:5 "دیکھ میں نے بدی میں صورت پکڑی اور میں گناہ کی حالت میں اپنی ماں کے پیٹ میں پڑا" زبور 58:3 "شریر پیدائش ہی سے کجروی اختیار کرتے ہیں وہ پیدا ہوتے ہی جھوٹ بول کر گمراہ ہو جاتے ہیں"

4- خدا کا پاک کلام یہ فیصلہ کرتا ہے چونکہ سب لوگ گناہ میں پیدا ہوئے ہیں اور فطرتاً روحانی طور پر وہ مردہ ہیں اس لئے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لئے انہیں ایک تبدیلی نوزادگی اور خدا کے روح سے پیدا ہونے کی ضرورت ہے

یوحنا 1:12,13 لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں کے فرزند ہونے کا حق بخشا یعنی جو اس کے نام پر ایمان لائے ہیں

وہ نہ خون سے نہ انسان کے ارادہ سے نہ جسم کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے" یوحنا 3:5-7 یسوع نے ان کو جواب دیا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے تعجب نہ کر کہ میں نے تم سے کہا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔

یوحنا 6:44,63-65 "کوئی پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخر دن پھر زندہ کروں گا زندہ کرنے والی تو روح ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ روح ہیں اور زندگی بھی ہیں مگر تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لائے کیونکہ یسوع شروع سے جانتا تھا کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون ہیں اور کون مجھے پکڑوائے گا اس لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اسے یہ توفیق نہ دی جائے"

افسیں 2:4-5 مگر خدا نے اپنے رحم کی دولت سے اس بڑی محبت کے سبب سے جو اس نے ہم سے کی جب قصوروں کے سبب سے مردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا (تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے)"

اپطرس 4:6 "کیونکہ مردوں کو بھی خوشخبری اسی لئے سنائی گئی تھی کہ جسم کے لحاظ سے تو آدمیوں کے مطابق ان کا انصاف ہو لیکن روح کے لحاظ سے خدا کے مطابق زندہ رہیں"

5- گر پڑنے کی وجہ سے انسان اندھا اور بہرہ ہے روحانی سچائیوں کی طرف سے جو اس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

ان کے دماغ تاریک اور دل شریر ہو گئے ہیں ان کے گناہ اور بدچلنی کی وجہ سے اس خرابی کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ سچائی کے پاس آنا نہیں چاہتے اور نہ آسکتے

ہیں۔

پیدائش 5:6 "اور خداوند نے دیکھا کہ زمین پر انسان کی بدی بہت بڑھ گئی اور اس کے دل کے خیال اور تصور سدا برے ہی ہوتے ہیں" پیدائش 21:8 "اور خداوند نے ان کی راحت انگیز خوشبولی اور خداوند نے اپنے دل میں کہا کہ انسان کے سبب سے میں زمین پر پھر کبھی لعنت نہیں بھیجوں گا کیونکہ انسان کے دل کا خیال لڑکپن سے برا ہے اور نہ سب جانداروں کو جیسا اب کیا ہے ماروں گا"

واعظ 3:9 "اور سب چیزیں جو دنیا میں ہوتی ہیں ایک زبونی یہ ہے کہ ایک ہی حادثہ سب چیزوں پر گذرتا ہے ہاں بنی آدم کا دل بھی شرارت سے بھرا ہے اور جب تک وہ جیتے ہیں شرارت ان کے دل میں رہتی ہے اور اس کے بعد مردوں میں داخل ہوتے ہیں" یرمیاہ (9:17) "دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لاعلاج ہے اس کو کون دریافت کر سکتا ہے۔"

مرقس 7:21-23 "کیونکہ اندر سے یعنی آدمی کے دل سے برے خیال نکلتے ہیں حرام کاریاں چوریاں خونریزیاں، زناکاریاں لالچ بدیاں مکر شہوت پرستی بد نظری بدگوئی شیخی بیوقوفی یہ سب بری باتیں اندر ہی سے نکل کر آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔"

یوحنا 3:19-20 "اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دنیا میں آیا ہے اور آدمیوں نے نور کو تاریکی سے زیادہ پسند کیا ہے اس لئے کہ ان کے کام برے تھے کیونکہ جو کوئی بدی کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور نور کے پاس نہیں آتا ایسا نہ ہو کہ اس کے کاموں پر ملامت کی جائے" رومیوں 3:10-19 "چنانچہ یہ لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھدار نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے بن گئے کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ایک بھی نہیں ان کا گلا کھلی ہوئی قبر ہے۔ انہوں نے اپنی زبانوں سے فریب دیا ان کے

ہونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے ان کا منہ لعنت اور کڑواہٹ سے بھرا ہے ان کے قدم خون بہانے کیلئے تیز رو ہیں ان کی راہوں میں تباہی اور بدحالی ہے اور وہ سلامتی کو راہ سے واقف نہ ہوئے ان کی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں اب ہم جانتے ہیں کہ شریعت جو کچھ کہتی ہے ان سے کہتی ہے، جو شریعت کے ماتحت ہیں تا کہ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے اور ساری دنیا خدا کے نزدیک سزا کے لائق ٹھہرے۔"

رومیوں 8:7,8 "اس لئے کہ جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے اس لئے کہ نہ تو خدا کی شریعت کے خدا کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے اور جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔"

اکرنتھیوں 2:14 مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں

II کرنتھیوں 4:3,4 اور اگر ہماری خوشخبری پر پردہ پڑا ہے تو ہلاک والوں ہی کے پاس پڑا ہے یعنی ان بے ایمانوں کے واسطے جن کی عقلوں کو اس جہان کے خدا نے اندھا کر دیا ہے تا کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اس کے جلال کی خوشخبری کی روشنی ان پر نہ پڑے"

افسیوں 4:17-19 اسلئے میں یہ کہتا ہوں اور خداوند میں جتائے دیتا ہوں کہ جس طرح غیر قومیں اپنے بیہودہ خیالات میں چلتی ہیں تم آئندہ کو اس طرح نہ چلنا کیونکہ ان کی عقل تاریک ہو گئی ہے اور وہ نادانی کے سبب سے جو ان میں ہے اور اپنے دلوں کی سختی کے باعث خدا کی زندگی سے خارج ہیں انہوں نے سن کر سہوت پرستی کو اختیار کیا تاکہ ہر طرح کے گندے کام حرص سے کریں

افسیوں 5:8 "کیونکہ تم پہلے تاریکی تھے مگر اب خداوند میں نور ہے پس نور کے فرزندوں کی طرح چلو"

ططس 1:15-16 "پاک لوگوں کے لئے سب چیزیں پاک ہیں مگر گناہ آلودہ اور بے ایمان

لوگوں کیلئے کچھ بھی پاک نہیں بلکہ ان کی عقل اور دل دونوں گناہ آلودہ ہیں۔ وہ خدا کی پہچان کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر اپنے کاموں سے اس کا انکار کرتے ہیں کیونکہ وہ مکروہ اور نافرمان ہیں۔ اور کسی نیک کام کے قابل نہیں"

II۔ پطرس 5:3 وہ تو جان بوجھ کر یہ بھول گئے کہ خدا کے کلام کے ذریعے آسمان قدیم سے موجود ہیں اور زمین پانی میں سے بنی اور پانی میں قائم ہے"

6۔ "فطرتی طور پر یہ تمام لوگ گناہ کے غلام ہیں اور حقیقت میں شیطان کے فرزند صرف نوزادگی کے وسیلے (مثال کے طور پر ایک نئے آغاز کے ساتھ یا نئی پیدائش) پاک روح کے وسیلے سے یہ فطرت تبدیل ہو سکتی ہے"

یوحنا 34:8 "یسوع نے ان سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے"

یوحنا 44:8 "تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو وہ شروع سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی ہے نہیں جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے"

یوحنا 26:10 "لیکن تم اس لئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو جیسے میں نے تم سے کہا"

رومیوں 201:2 اور اس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب تم اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے جن میں تم پیشتر دنیا کی روش پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری کے حاکم یعنی اس روح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے"

II تمتھیس 24,25:2 "اور مخالفوں کو حلیمی سے تادیب کرے شاید خدا انہیں توبہ کی توفیق بخشے تاکہ وہ حق کو پہچانیں اور خداوند کے بندے کے ہاتھ سے

خداوند کی مرضی کے اسیر ہو کر ابلیس کے پھندے سے چھوٹیں۔"

ططس 3:3 "کیونکہ ہم بھی پہلے نادان نافرمان فریب کھانے والے اور رنگ برنگ کی خواہشوں اور عیش و عشرت کے بندے تھے۔ اور بدخواہی اور حسد میں زندگی گزارتے تھے۔ نفرت کے لائق تھے اور آپس میں کینہ رکھتے تھے"

ا یوحنا 10:3 "اسی سے خدا کے فرزند اور ابلیس کے فرزند ظاہر ہوتے ہیں جو کوئی راستبازی کے کام نہیں کرتا وہ خدا سے نہیں اور وہ بھی نہیں جو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا"

1 یوحنا 19:5 "ہم جانتے ہیں کہ ہم خدا سے ہیں اور ساری دنیا اس شریر کے قبضہ میں پڑی ہوئی ہے"

7۔ چونکہ گناہ کی حکومت سب پر ہے اور انسان کی پوری سرشت پر ہے اور سب اس کے اختیار کے ماتحت ہیں اسلئے کوئی بھی اپنے آپ میں راستباز نہیں

II۔ تواریخ 26:6 "اور جب اس سبب سے کہ انہوں نے تیرا گناہ کیا ہو (کیونکہ ایسا آدمی نہیں جو گناہ نہیں کرتا" (دیکھیں اسلاطین 46:8)

ایوب 16-14:15 "انسان سے کیا کہ وہ پاک ہو اور وہ جو عورت سے پیدا ہوا کیا ہے کہ صادق ہو دیکھ وہ اپنے قدسیوں کا اعتبار نہیں کرتا بلکہ آسمان بھی اس کی نظر میں پاک نہیں پھر بھلا اس کا کیا ذکر جو گھونا اور خراب ہے یعنی وہ آدمی جو بدی کو پانی کی طرح پیتا ہے"

زبور 3:30 "اے خداوند اگر تو بدی کو حساب میں لائے تو اے خداوند کون قائم رہ سکے گا؟

امثال 9:20 "کون کہہ سکتا ہے میں نے اپنے دل کو صاف کر لیا ہے اور میں اپنے گناہ سے پاک ہوں"

واعظ 20:7 "کیونکہ زمین پر ایسا راستباز انسان نہیں کہ نیکی کرے اور خطانہ

کرے"

یسعیاہ 6:53 "ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لادی"

یسعیاہ 6:64 "اور تو سب کے سب ایسے ہیں جیسے ناپاک چیز اور ہماری تمام راستبازی ناپاک لباس کی مانند ہے اور ہم سب پتے کی طرح کملا جاتے ہیں اور ہماری بدکرداری آندھی کی مانند ہم کو اڑا لے جاتی ہے"

رومیوں 23,12-9:3 "پس کیا ہوا کیا ہم کچھ فضیلت رکھتے ہیں بالکل نہیں کیونکہ ہم یہودیوں اور یونانیوں دونوں پر پیشتر ہی یہ الزام لگا چکے ہیں کہ وہ سب کے سب گناہ کے ماتحت ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ کوئی راستباز نہیں ایک بھی نہیں کوئی سمجھدار نہیں کوئی خدا کا طالب نہیں سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمے بن گئے کوئی بھلائی کرنے والا نہیں ایک بھی نہیں اس لئے کہ سب نے گناہ اور خدا کے جلال سے محروم ہیں"

یعقوب 8,2:3 اس لئے کہ ہم سب کے سب اکثر خطا کرتے ہیں کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے وہ سارے بدن کو بھی قابو میں رکھ سکتا ہے مگر زبان کو کوئی آدمی قابو میں نہیں کر سکتا وہ ایک بلا ہے جو کبھی رکتی ہی نہیں زہر قاتل سے بھری ہوئی ہے۔"

ا-یوحنا 10-8:1 "اگر ہم کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو اپنے آپ کو فریب دیتے ہیں اور ہم میں سچائی نہیں اگر کہیں کہ ہم نے گناہ نہیں کیا تو اسے جھوٹا ٹھہراتے ہیں اور اس کا کلام ہم میں نہیں ہے"

8- شریروں کی آخری حالت یا انجام دوزخ ہے جو بائبل مقدس میں بڑی صفائی سے پیش کیا گیا ہے

متی 90-29:8 "پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس

سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اس کو کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے"

متی 19:7 جو درخت پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے"

متی 28:10 "ان سے نہ ڈرو جو جسم کو قتل کرسکتے ہیں اور روح کو قتل نہیں کرسکتے بلکہ اسی سے ڈرو جو روح اور بدن دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے"

متی 24-21:11 "اے بیت صیدا تجھ پر افسوس اے کیونکہ جو معجزے تجھ میں ظاہر ہوئے اگر وہ صور اور صیدا میں ہوتے تو کب کا ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بیٹھ کر کب کے توبہ کر لیتے مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن صور اور صیدا کا حال تمہارے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا اور اے کفرنحوم کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا تو تو عالم ارواح میں اترے گا کہ جو معجزے تجھ میں ہوئے اگر سدوم میں ہوتے تو آج تک قائم رہتا مگر میں تم سے کہتا ہوں کہ عدالت کے دن سدوم کے علاقہ کا حال تیرے حال سے زیادہ برداشت کے لائق ہوگا۔"

متی 50,49,42,41:30 "اور کٹائی تک دونوں کو اکٹھا بڑھنے دو اور کٹائی کے وقت میں کاٹنے والوں سے کہہ دوں گا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کر لو اور جلانے کے لئے ان کے گٹھے باندھ لو اور گیہوں میرے کھتے میں جمع کر دو۔ ابن آدم اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ سب ٹھوکر کھلانے والی چیزوں اور بدکاروں کو اس کی بادشاہی میں سے جمع کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا دنیا کے آخر میں ایسا ہی ہوگا فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راستبازوں سے جدا کریں گے اور ان کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیں گے وہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا"

متی 34,9,8:18 "پس اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے ٹنڈا یا لنگڑا ہو کر تیرے لئے زندگی میں داخل ہونا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو ہاتھ یا دو پاؤں رکھتا ہو تو ہمیشہ کی آگ میں ڈالا جائے اور اگر تیری آنکھ

تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے کانا ہو کر تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو آنکھیں رکھتا ہوا تو آگ کے جہنم میں ڈالا جائے۔ اور اس کے مالک نے خفا ہو کر اس کو جلادوں کے حوالہ کیا جب تک تمام قرض ادا نہ کر دے قید میں رہے"

متی 41:21 "انہوں نے اس سے کہا ان بدکاروں کو بری طرح ہلاک کرے گا اور باکستان کا ٹھیکہ دوسرے باغبانوں کو دے گا جو موسم پر اس کو پھل دیں"

متی 51:24 "اور خوب کوڑے لگا کر اس کو ریاکاروں میں شامل کرے گا وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا"

متی 41,33,230,12:25 "اس نے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں تم کو نہیں جانتا اور اس نکمے نوکر کو باہر اندھیرے میں ڈال دو وہاں رونا اور دانت پیسنا ہو گا اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کرے گا جیسے چرواہا کرتا ہے اور بھیڑوں کو اپنے دہنے اور بکریوں کا بائیں کھڑا کرے گا اس وقت بادشاہ اپنے دہنے طرف والوں سے کہے گا میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے واسطے تیار کی گئی اسے میراث میں لو۔ پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا اے ملعونوں میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے"

II تھلنیکوں 12-8:2 "اس وقت وہ بے دین ظاہر ہو گا جسے خداوند یسوع اپنے منہ کی پھونک سے ہلاک اور اپنی آمد کی تجلی سے نیست کرے گا اور جس کی آمد شیطان کی تاثیر کے موافق ہر طرح کی جھوٹی قدرت اور نشانوں اور عجیب کاموں کے ساتھ ہلاک ہونے والوں کیلئے ہر طرح کے دھوکے کے ساتھ ہو گی اس لئے کہ انہوں نے حق کی محبت کو اختیار نہ کیا جس سے ان کی نجات ہوئی اسی سبب سے خدا ان کے پاس گمراہ کرنے والی تاثیر بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ کو سچ جانیں اور جتنے لوگ حق کا یقین نہیں کرتے بلکہ ناراستی کو پسند کرتے ہیں وہ سب سزا پائیں گے"

II پطرس 9-4:2 "کیونکہ جب خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں اور نہ

پہلی دنیا کو چھوڑا بلکہ بے دین دنیا پر طوفان بھیج کر راستبازی کی منادی کرنے والے نوح کو مع اور سات آدمیوں کو بچالیا اور سدوم اور عمورا کے شہروں کو خاک سیاہ کر دیا اور انہیں ہلاکت کی سزا دی اور آئندہ زمانے کے بے دینوں کے لئے جائے عبرت بنا دیا۔ اور راستباز لوط کو جو بے دینوں کے ناپاک چال چلن سے دق تھا رہائی بخشی چنانچہ وہ راستباز ان میں رہ کر ان کے بے شرع کاموں کو دیکھ دیکھ کر اور سن سن کر گویا ہر روز اپنے سچے دل کو شکنجہ میں کھینچتا تھا تو دینداروں کو آزمائش سے نکال لینا اور بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رکھنا جانتا ہے"

II پطرس 13-7:3 "مگر اس وقت کے آسمان اور زمیں اسی لئے رکھے گئے ہیں کہ جلائے جائیں اور وہ بے دین آدمیون کی عدالت اور ہلاکت کے دن تک محفوظ رہیں گے اے عزیزوں یہ خاص بات تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے کیونکہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے لیکن خداوند کا دن چور کی طرح آجائے گا اس دن آسمان بڑے شور و غل کے ساتھ برباد ہو جائیں گے اور اجرام فلک حرارت کی شدت سے پگھل جائے گے جب یہ سب چیزیں اس طرح پگھلنے والی ہیں تو تمہیں پاک چال چلن اور دینداری میں کیسا کچھ ہونا چاہیے اور خدا کے اس دن کے آنے کا کیسا کچھ مشتاق اور منتظر رہنا چاہیے جس کے باعث آسمان پگھل جائیں گے ار اجرام فلک حرارت کی شدت سے گل جائیں گے لیکن اس کے وعدے کے موافق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں جن میں راستبازی بسی رہے گی"

یہوداہ 15-12:1 "یہ تمہاری محبت کی ضیافتوں میں تمہارے ساتھ کھاتے پیتے وقت گویا دریا کی پوشیدہ چٹانیں ہیں یہ بے دھڑک اپنا پیٹ بھرنے والے چرواہے ہیں یہ بے پانی کے بادل ہیں جنہیں ہوائیں اڑا لے جاتی ہیں یہ پت جھڑ کے بے پھل درخت ہیں جو دونوں طرح سے مردہ اور جڑ سے اکھڑے ہوئے ہیں۔ یہ سمندر کی پرجوش موجیں ہیں جو اپنی بے شرمی کی جھاگ اچھالتی ہیں یہ وہ آوارہ گرد ستارے ہیں جن کے لئے ابد تک تاریکی

دھری ہے ان کے بارے میں حنوک نے جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا یہ پیشن گوئی کی تھی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا تا کہ سب آدمیوں کا انصاف کرے اور سب بے دینوں کو ان کی بے دینی کے ان سب کاموں کے سبب سے جو انہوں نے بے دینی سے کئے ہیں اور ان سب سخت باتوں کے سبب سے جو بے دین گناہگاروں نے اس کی مخالفت میں کہی ہیں قصوروار ٹھہرائے۔"

مکاشفہ 15-10:20 "اور ان کو گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت دیکھا جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا۔ اور کتابیں کھولی گئیں پھر ایک اور کتاب کھولی گئی یعنی کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔"

9- چونکہ تمام آدمی شیطان کے غلام اور اپنے گناہ کی وجہ سے روحانی طور پر مردہ ہیں وہ اپنے لئے بہتری کا کوئی چناؤ نہیں کر سکتے اور یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ یسوع مسیح پر سچا اور حقیقی ایمان رکھیں۔ وہ اپنی سرشت کو نہیں بدل سکتے اور نجات کیلئے فیصلہ نہیں کر سکتے صرف خدا کی حاکمانہ پاک روح ہی انسان کے دل کو تبدیل کر سکتی ہے۔

ایوب 4:14 ""ناپاک چیز میں سے پاک چیز کون نکال سکتا ہے؟ کوئی نہیں"

یرمیاہ 23:13 "حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتا اپنے داغوں کو بدل سکے تو تم بھی جو بدی کے عادی ہو نیکی کر سکو گے"

متی 18-16:7 "ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے کیا جھاڑیوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں اسی طرح اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا اور نہ برا درخت برا پھل لاتا ہے۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے"

متی 33:12 "یا تو درخت کو بھی اچھا کہو اور اس کے پھل کو بھی اچھا یا درخت کو برا کہو اور اس کے پھل کو بھی برا کیونکہ درخت پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے"

یوحنا 65،44:6 "کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔ پھر اس نے کہا اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اسے یہ توفیق نہ دی جائے"

رومیوں 14-9:8 "اور تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے مگر جس میں مسیح کا روح نہیں وہ اس کا نہیں اور اگر مسیح تم میں ہے تو بدن تو گناہ کے سبب سے مردہ ہے مگر روح راستبازی کے سبب سے زندہ ہے۔ اگر اسی کا روح تم میں بسا ہوا ہے جس نے یسوع کو مردوں میں سے جلایا تو جس نے مسیح یسوع کو مردوں میں سے جلایا وہ تمہارے فانی بدنوں کو بھی اپنے اس روح کے وسیلہ سے زندہ کرے گا۔ جو تم میں بسا ہوا ہے پس اے بھائیو ہم قرض دار تو ہیں مگر جسم کے نہیں کہ جسم کے مطابق زندگی گذاریں کیونکہ اگر تم جسم کے مطابق زندگی گذارو گے تو ضرور مرو گے اور اگر روح سے بدن کے کاموں کو نیست و نابود کرو گے تو جیتے رہو گے اس لئے کہ جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں"

رومیوں 36-35:11 "یا کس نے پہلے اسے کچھ دیا ہے جس کا بدلہ اسے دیا جائے کیونکہ اسی کی طرف سے اور اسی کے وسیلے سے اور اسی کیلئے سب چیزیں ہیں اس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے آمین"

اکرنتھیوں 14:2 "مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں۔ اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں"

اکرنتھیوں 7:4 "تجھ میں اور دوسرے میں کون فرق کرتا ہے اور تیرے پاس کونسی ایسی چیز ہے جو تو نے دوسرے سے نہیں پائی اور جب تو نے دوسرے سے پائی تو فخر کیوں کرتا ہے گویا نہیں پائی"

IIاکرنتھیوں 5:3 "یہ نہیں کہ بذات خود ہم اس لائق ہیں کہ اپنی طرف سے کچھ خیال بھی کر سکیں بلکہ ہماری لیاقت خدا کی طرف سے ہے"

-10 "انسان کی مرضی (will) قدرتی طور پر آزادی نہیں ہے لیکن خدا اسے آزاد کرتا ہے جب اسے آزادی ملتی ہے تو پھر وہ خدا کی عبادت اور خدمت کر سکتا ہے (آزادی سے) انسان قدرتی طور پر آزاد مرضی نہیں رکھتا لیکن خدا کے فضل سے مسیح یسوع میں وہ آزاد ہے"

متی 8:10 "بیماروں کو اچھا کرنا مردوں کو جلانا کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا بدروحوں کو نکالنا تم نے مفت پایا مفت دینا"

یوحنا 32:8-36 "اور سچائی سے واقف ہو گے اور سچائی تم کو آزاد کرے گی انہوں نے اسے جواب دیا ہم تو ابراہام کی نسل سے ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں رہے تو کیونکر کہتا ہے کہ تم آزاد کئے جاؤ گے یسوع نے انہیں جواب دیا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے گناہ کا غلام ہے۔ اور غلام ابد تک گھر میں نہیں رہتا۔ بیٹا ابد تک رہتا ہے پس اگر بیٹا تمہیں آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہو گے"

رومیوں 6:6-8 "چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری پرانی انسانیت اس کے ساتھ اسلئے مصلوب کی گئی کہ گناہ کا بدن بیکار ہو جائے تاکہ آگے کو گناہ کی غلامی میں نہ رہیں کیونکہ جو موا وہ گناہ سے بری ہوا پس جب ہم مسیح کے ساتھ موئے تو ہمیں یقین ہے کہ اس کے ساتھ جئیں گے بھی"

رومیوں 6:18-22 "اور گناہ سے آزاد ہو کر راستبازی کے غلام ہو گئے میں تمہاری انسانی کمزوری کے سبب سے انسانی طور پر کہتا ہوں جس طرح تم نے اپنے اعضا بدکاری کرنے کیلئے ناپاکی اور بدکاری کی غلامی کے حوالے کئے تھے اسی طرح اب اپنے اعضا پاک

ہونے کیلئے راستبازی کی غلامی کے حوالے کر دو کیونکہ جب تم گناہ کے غلام تھے تو راستبازی کے اعتبار سے آزاد تھے۔ پس جن باتوں سے تم اب شرمندہ ہو ان سے تم اس وقت کیا پھل پاتے تھے۔ کیونکہ ان کا انجام تو موت ہے مگر اب گناہ سے آزاد اور خدا کے غلام ہو کر تم کو اپنا پھل ملا جس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کا انجام ہمیشہ کی زندگی ہے"

گلیتوں 31:4 "پس اے بھائیو ہم لونڈی کے فرزند نہیں بلکہ آزدا کے ہیں"

گلیتوں 13,1:5 "مسیح نے ہمیں آزاد کیا ہے پس قائم رہو اور دوبارہ غلامی کے جوئے میں نہ جتو۔ اے بھائیو تم آزادی کیلئے بلائے تو گئے ہو مگر ایسا نہ ہو کہ وہ آزادی جسمانی باتوں کا موقع بنے۔ بلکہ محبت کی راہ سے ایک دوسرے کی خدمت کرو

افسیوں 10:2 "کیونکہ ہم اس کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کے واسطے مخلوق جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کیلئے تیار کیا تھا"

فلپیوں 13,12:2 "پس اے میرے عزیزو جس طرح تم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اسی طرح اب بھی نہ صرف میری حاضری میں بلکہ اس سے بہت زیادہ میری غیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کئے جاؤ کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے"

اپطرس 16:2 "اور اپنے آپ کو آزاد جانو مگر اس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ بلکہ اپنے آپ کو خدا کے بندے جانو"

سوالات برائے نظر ثانی

-1 مذکورہ بالا آیات میں سے پانچ آیات چن لیں جن کے ذریعے سے آپ کل بگاڑ کی تعلیم اس شخص کو دینا چاہتے ہیں جس نے اس مضمون کے بارے میں کبھی نہیں سنا آیات کو ترتیب وار دیکھیں اور بتائیں کہ آپ نے انہیں کیوں چنا ہے؟

مندرجہ ذیل کو مساوی کریں

ہمیں گناہ آدم سے ملا ہے	A	اکرنتھیوں 14:2
قدرتی طور پر ہم گناہ (جس کی مزدوری موت ہے) کے غلام ہیں	B	رومیوں 23:6
صرف مسیح ہمیں آزاد کر سکتا ہے	C	یرمیاہ 19:17
فطری طور پر ہم گناہ میں مردہ ہیں	D	رومیوں 12:5
ہم گناہ کی حالت میں پیدا ہوئے ہیں	E	رومیوں 16:6
یا خوشخبری اس کیلئے بیوقوفی ہے		
کوئی راستباز نہیں	G	فلپیوں 13:2
خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی مرضی اور خوشی پر چلیں	H	افسیوں 5,1:2
قدرتی طور پر انسان خدا سے جدا ہے اور اپنے دل میں اندھا	I	رومیوں 10:3
گناہ کی مزدوری موت ہے	J	یوحنا 36:8
دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز اور لاعلاج ہے	K	زبور 5:51

ساتواں باب

غیر مشروط برگزیدگی
کا
عقیدہ یا نظریہ (حصہ اول)

کیلون ازم کے پانچ نکات میں سے دوسرا نقطہ ہے غیر مشروط برگزیدگی ڈارٹ کے معیار میں یہ پہلا نقطہ ہے کیونکہ احتجاج کرنے والوں نے سب سے پہلے یہی رکھا ہے تاکہ اس کی تردید کریں۔ کچھ ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو چار نکات کیلونسٹ کہتے ہیں کیونکہ وہ اس تعلیم کو نہیں مانتے کچھ اور بھی لوگ ہیں جن کیلئے محدود کفارہ ایک مشکل بنی ہوئی ہے۔ جب ہم اس مطالعہ میں آگے بڑھیں گے تو ہم خود دیکھ لیں گے کہ کسی ایک کو ترک کرنا سب کو ترک کرنا ہے کیونکہ تمام مسئلے ایک دوسرے پر انحصار رکھتے ہیں اور اس طرح سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں جسے ایک زنجیر ہوتی ہے انہیں جوڑنے والی بنیادی حقیقت بائبل مقدس ہے۔ جو دعوٰی کرتے ہیں کہ ہم ان میں سے کچھ باتوں کو مانتے ہیں انہیں ماننا پڑے گا کہ ہم حقیقت میں کسی کو بھی نہیں مانتے جب ہم ان باتوں کو یہاں بیان کرتے ہیں۔

وہ لوگ جنہیں ان مسئلوں یا عقیدہ کی باتوں کو ماننے میں مشکل پیش آتی ہے اکثر یہ کہتے ہیں کہ ہم ان باتوں کو نہیں مانتے کیونکہ ہم ان کو سمجھ نہیں سکتے بے شک ان باتوں کو سمجھنا مشکل ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ٹھیک کہتے ہوں لیکن زیادہ ممکن بات یہ ہے کہ اگر یہ سمجھ میں بھی آجائے تو اسے قبول کرنا مشکل ہے ہم یاد رکھیں کہ بائبل مقدس کی دوسری تعلیم کے ساتھ ہمیں ان باتوں کو بھی سمجھنا اور دل میں قبول کرنا ضروری ہے خدا کے کلام پر دل سے بھروسا رکھنے کی ضرورت ہے۔

یہ ضروری ہے کہ اس خاص مسئلے کا مکمل طور سے مطالعہ کریں کیونکہ اور بہت سے مسائل اسی بنیاد پر تعمیر کئے گئے ہیں۔ ہم خدا کے فضل اور حکمرانی کے مسئلوں کو سمجھ نہیں

سکتے اور اس کی تعظیم نہیں کر سکتے اگر ہم غیر مشروط برگزیدگی کے مسئلہ کو پوری طرح نہیں سمجھتے

اس کی بنیاد مکمل بگاڑ پر ہے

پہلے ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ غیر مشروط برگزیدگی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ہم پوری طرح سے اس بات کو سمجھیں کہ انسان پوری طرح سے بگڑا ہوا ہے ہم نے اس مطالعہ میں دیکھا ہے کہ انسان گناہ کی ایسی حالت میں ہے کہ وہ اپنی بہتری کیلئے کوئی روحانی فیصلہ نہیں کر سکتا اور نہیں کرے گا سادہ الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس میں اتنی طاقت نہیں کہ اپنی نجات کیلئے مسیح کو قبول کرنے کا فیصلہ کر سکے۔ اگر خدا انسان پر بھروسا کرے کہ وہ خود بخود مسیح کے پاس نجات کیلئے آجائے تو کوئی بھی نہیں آئے گا۔ کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا کیونکہ انسان فطری طور پر روحانی اعتبار سے گناہ میں مردہ ہے۔ جب کہ گرے ہوئے انسان کے کچھ فیصلے ہمارے نظروں میں اچھے دکھائی دیں۔ ان سے کبھی خدا کا جلال ظاہر نہیں ہو سکتا اور وہ کبھی ہمیں مسیح کے پاس نجات کیلئے نہیں لا سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اچھے کام ہمیشہ سچے ایمان کا نتیجہ اور خدا کی شریعت پر مبنی ہونے چاہیں اور وہ اس مقصد سے کئے جائیں کہ خدا کا جلال ان کے وسیلے سے ظاہر ہو۔ لیکن کام کبھی حقیقی ایمان پیدا نہیں کر سکتے نہ ہی حقیقی ایمان کو انسان کا نیک کام سمجھنا چاہیے۔ اگر ہم اپنے آپ پر چھوڑ دئے جائیں تو ہم کوشش کریں گے کہ خدا سے چھپ جائیں اور اپنے گناہوں کو چھپا لیں اپنی ایجاد کی ہوئی چیزوں سے جیسے ادم اور حوا نے کیا (باغ عدن میں)

خدا کے لئے یہ بالکل درست اور انصاف کی بات ہوتی اگر وہ سب آدمیوں کو گناہ اور سزا کی حالت میں چھوڑ دیتا جو سزا انہوں نے اپنی شخصی اور حقیقی نافرمانی سے کمائی تھی۔ خدا کیلئے یہ انصاف کی بات ہوتی اگر وہ ہم سب کو دوزخ میں بھیج دیتا رومیوں 23:6 میں لکھا ہے "گناہ کی مزدوری موت ہے سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہیں" خدا کبھی آدمی کا مقروض نہیں اس نے آدمیوں کا کچھ نہیں دینا انسان جس کی پوری شخصیت بگڑی ہوئی ہے اور ہر وقت خدا کے خلاف بغاوت کرنے کیلئے تیار رہتا ہے ہمیں

اپنی نجات کیلئے خدا کا کس قدر شکر گذار ہونا چاہیے جب یہ بات ہماری سمجھ میں آجاتی ہے

انسان کس طرح نجات پا سکتا ہے

اگر وہ یہ بات چن نہیں سکتا کہ نجات حاصل کرے اور اگر وہ مکمل طور پر اس قابل نہیں کہ نجات حاصل کرے پھر وہ کس طرح بچ سکتا ہے آدمیوں کیلئے یہ مشکل ہے لیکن خدا کیلئے کچھ بھی ناممکن نہیں غیر مشروط برگزیدگی کی تعلیم اس سوال کے جواب کا پہلا قدم ہے اگر انسان نجات پا سکتا ہے تو یہ صرف خدا کی قدرت سے ہو سکتا ہے یہ صرف خدا کا کام ہے؟

الیکشن یا برگزیدگی

لفظ الیکشن کا مطلب ہے چننا یا باہر بلانا مثال کے طور پر خدا نے بنی اسرائیل کو چنا یا بلایا کہ وہ اس کے خاص لوگ ہوں دنیا کی تمام قوموں میں صرف ان کو چنا اور ان کے ساتھ عہد باندھا استثنا 6:7-8 "کیونکہ تو خداوند اپنے خدا کے کیلئے ایک مقدس قوم ہے خدا نے تجھ کو روئے زمین کی اور سب قوموں میں سے چن لیا ہے تا کہ اس کی خاص امت ٹھہرے خداوند نے جو تم سے محبت کی اور تم کو چن لیا تو اس کا سبب یہ نہ تھا کہ تم شمار میں اور قوموں سے زیادہ تھے۔ کیونکہ تم سب قوموں سے شمار میں کم تھے۔ بلکہ چونکہ خداوند کو تم سے محبت ہے اور وہ اس قسم کو جو اس نے تمہارے باپ دادا سے کھائی پورا کرنا چاہتا تھا اس لئے خداوند تم کو اپنے زور آور ہاتھ سے نکال لایا اور غلامی کے گھر یعنی مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے تم کو مخلصی بخشی" کلام مقدس میں صفائی سے بیان کیا گیا ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کو اس لئے نہیں چنا کہ وہ دوسری قوموں کے مقابلہ میں شمار میں زیادہ تھے اور اچھے لوگ تھے بلکہ وہ محض خدا کی حاکمانہ محبت کے سبب سے چنے گئے خدا نے پہلے ہی ان کے باپ دادا سے عہد باندھا تھا اور وہ اس عہد کو اس کی نسل کے ساتھ پورا کر رہا ہے۔

یہی بات آج ہم اپنی کلیسیا کے لوگوں کے بارے میں کہہ سکتے ہیں بنیادی لفظ جو یونانی زبان میں کلیسیا کے لئے استعمال ہوا ہے وہ EKKLESIA ہے جس کا مطلب ہے باہر بلانا لفظ کلیسیا اس لفظ سے مشتق ہے جس کا ترجمہ کلیسیا کیا گیا ہے یونانی زبان میں لفظ EKLECTOS ہے

برگزیدگی یا چناؤ غیر مشروط ہے

محاورہ غیر مشروط اس حقیقت سے نکلا ہے کہ کوئی انسانی کام یا انسانی حالت خدا کو مجبور نہیں کرتی یا اسے اس بات کے لئے ذمہ دار نہیں ٹھہراتی کہ وہ انسان کو بچانے کیلئے چن لے خدا نے اپنی حاکمانہ مرضی ہی سے بعض کو نجات کیلئے چن لیا اور بعض کو نہیں چنا آرمینین لوگ برگزیدگی پر کوئی بحث نہیں کرتے ان کا اعتراض اس پر نہیں کہ خدا نے لوگوں کو نجات کیلئے چن لیا۔ بلکہ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ خدا کا چناؤ مشروط ہے اور شرط یہ ہے کہ انسان پہلے ایمان لائے۔ یہ آرمینین کی غلطی ہے کہ وہ نجات کے لئے برگزیدگی کو انسان کے ہاتھوں میں چھوڑتے ہیں۔ وہ یقین کرتے نہیں کہ یہ انسان کا حق ہے کہ وہ فیصلہ کرے یا چناؤ کرے کہ نجات حاصل کرے گا یا نہیں کرے گا۔

خدا صرف سب کیلئے نجات مہیا کرتا ہے اور انتظار کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ کچھ اس کو قبول کریں گے۔ آرمینین کی تعلیم کے مطابق کچھ لوگوں نے اپنی آزاد مرضی سے مسیح کے وسیلے نجات کو چن لیا۔ خدا اس قابل تھا کہ بنائے عالم سے پیشتر یہ دیکھ سکے کہ کون سے لوگ اپنی مرضی سے اس پر ایمان لائیں گے اس لئے خدا نے انہیں چن لیا اس صورت میں انسان کا ایمان برگزیدگی کی شرط ٹھہرا۔

سب سے صاف حوالہ جو غیر مشروط برگزیدگی کی تعلیم دیتا ہے یہ رومیوں 9:10-14 ہے
"اور صرف یہی نسل نہیں بلکہ ربقہ بھی ایک شخص یعنی ہمارے باپ اضحاق سے حاملہ تھی اور ابھی تک نہ تو لڑکے پیدا ہوئے تھے اور نہ انہوں نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ تاکہ خدا کا ارادہ جو برگزیدگی پر موقوف ہے اعمال پر مبنی نہ ٹھہرے بلکہ بلانے والے پر چنانچہ لکھا ہے کہ میں نے یعقوب سے تو محبت کی مگر

عیسو سے نفرت" خدا نے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی ہے ایک کو دوسرے کی نسبت چنا ہے۔
"پس ہم کیا کہیں کیا خدا کے ہاں بے انصافی ہے ہرگز نہیں کیونکہ وہ موسیٰ سے کہتا ہے کہ جس پر رحم کرنا منظور ہے اس پر رحم کروں گا اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اس پر ترس کھاؤں گا رومیوں 9:1-2015 اور 21 آیات میں جائز اعتراض ہوتا اگر انسان نجات کے لائق ہوتا اور اسے نہ ملتی لیکن ایسا نہیں ہے بائبل مقدس شروع سے آخر تک یہ تعلیم دیتی ہے کہ خدا اتمام چناؤ کرتا ہے کہ وہ کیا کرے گا۔ دنیا میں کچھ بھی واقع نہیں ہوتا جب تک کہ خدا اسے ازل سے مقرر نہ کیا ہو۔ تمام تواریخ اور انسان کے سارے کام قادر مطلق خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ خدا کا انسان کو نجات کیلئے چن لینا انسان کی کسی خوبی یا نیکی پر منحصر نہیں جسے خدا پہلے سے دیکھتا ہے کیونکہ یہ نیکی اور خوبی وجود نہیں رکھتی
نجات کے کام کو مکمل کرنے یا (نجات کے) وسائل کو استعمال کرنے میں ان کاموں کا نتیجہ نہیں جو ہم نے کئے ہوں یا کریں گے بلکہ خدا کے رحم اور فضل سے ہے۔ ہماری طرف سے کوئی بھی وصف ہو اسے نکالنا یا چھوڑنا پڑے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے چناؤ پر فخر کرنا شروع کریں۔ (افسیوں 9:2) ہمارے سب سے اچھے کام بھی اس زندگی میں گندی دھجیوں کی مانند ہیں۔ یسعیاہ 6:64 زبور 4:14 بھی دیکھیں۔ اور گناہ سے ناپاک خدا کے سامنے کوئی کھڑا نہیں ہو سکتا جس کی پاکیزگی اور راستبازی لامحدود نہ ہو غیر مشروط برگزیدگی کی نہایت عمدہ تعریف ڈارٹ کے معیار میں پائی جاتی ہے آرٹیکل نمبر 7 مضمون کے پہلے عنوان میں بیان ہے الیکشن یا برگزیدگی خدا کا لاتبدیل ارادہ ہے جس کی وجہ سے اس نے بنائے عالم سے پیشتر محض اپنی خوشی اور فضل سے کچھ کو تمام انسانی نسل میں سے چن لیا۔ جو اپنی غلطی کی وجہ سے اپنی پہلی حالت یعنی سچائی اور راستبازی کی حالت سے گر گئے تھے اور گناہ اور تباہی کی حالت میں آ گئے تھے ان میں سے کچھ شخصوں کو مسیح میں نجات کیلئے چن لیا جس کو (مسیح کو) اس (خدا) نے ازل سے درمیانی اور برگزیدہ لوگوں کا بادشاہ اور نجات کی بنیاد مقرر کیا۔ مضمون کے اسی عنوان میں آرٹیکل 9 میں ڈارٹ کا معیار بیان کرتا ہے کہ اس برگزیدگی کی بنیاد ایمان کی فرمانبرداری اور پاکیزگی یا کسی اور اچھی خوبی

پر نہیں جو خدا نے انسان میں پہلے دیکھی ہو (اپنے علم سابق کے مطابق) جو اس چناؤ کی لازمی شرط یا وجہ ہو سکتی ہے لیکن آدمی خدا کی طرف سے ایمان اور فرمانبرداری اور پاکیزگی کے لئے چنے جاتے ہیں۔

خدا اپنے فضل سے سب آدمیوں کو نجات کیلئے چن سکتا تھا یقیناً وہ یہ قدرت اور اختیار رکھتا ہے۔ وہ یہ بھی اختیار رکھتا تھا کہ کسی کو نہ چنے (سب کو دوزخ میں بھیج دے۔ اس صورت میں بھی وہ عادل ٹھہرتا۔ وہ کسی مجبوری کے ماتحت نہیں کہ ضرور بچائے لیکن خدا نے ان دونوں کاموں کی نہیں س کیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ کچھ کو بچائے اور باقی لوگوں کو چھوڑ دے یہی حقیقت ہے جو بائبل مقدس ظاہر کرتی ہے خدا کے کلام کے مطابق برگزیدگی (یا الیکشن) انسان کے کسی نیک کام یا کسی خوبی پر منحصر نہیں جو خدا نے پہلے دیکھی ہو اگر اس نے ایسا کیا ہوتا تو نجات صرف خدا کے فضل پر منحصر نہ ہوتی۔ انسان خدا کے چناؤ کا حقدار ہوتا بائبل مقدس بڑی صفائی سے بیان کرتی ہے کہ خدا نے اپنی خوشی اور اپنی مرضی سے اپنے لوگوں کو چننے کا فیصلہ کیا۔ افسیوں 5,4:1 میں شاید یہ بات بڑی صفائی سے بیان کی گئی ہے ہم پڑھتے ہیں چنانچہ اس نے ہم کو بنائی عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تاکہ ہم اسکے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلے اس کے لے پالک بیٹے ہوں۔ خدا کی مرضی کے نیک ارادہ کیلئے دیکھیں افسیوں 11,9:1 چونکہ خدا قادر مطلق ہے اور وہ جو چاہیے کر سکتا ہے۔ وہ ہماری خواہش اور مرضی کی قید سے مبرا ہے ہماری خواہش اور ارادہ بھی اسکے لئے رکاوٹ کا باعث نہیں ہو سکتا ہماری مناسب خواہش ہمیشہ گناہ آلودہ اور خود غرضی کی ہوتی ہے خدا صرف کامل انصاف چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام آدمی گناہ کی ابدی سزا کیلئے دوزخ میں ڈالے جائیں جبتک کہ ان کا کوئی عوضی نہ ہو۔ جو ان کے گناہ کی سزا اور خدا کے غضب سے بچا سکے دیکھئے ہاڈل برگ کیٹیکازم سوال نمبر 12 اس سے ہمیں حیران نہیں ہونا چاہیے کہ خدا نے سب آدمیوں کو نہں بچایا بلکہ اس نے بچانے کیلئے بعض کو چن لیا ہے

اس میں پوری تثلیث شامل ہے

اس میں پوری تثلیث شامل ہے اگرچہ عام طور پر ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا باپ نے اپنے لوگوں کو چن لیا اس مسئلے (یا عقیدہ) کو ابدی عہد کی روشنی میں سیکھنا چاہیے پہلے ہم یاد رکھیں کہ ایک ازلی اور ابدی کانفرنس تثلیث اقدس کے اقانیم کے درمیان ہوئی۔ اگرچہ اس کانفرنس کے لئے کوئی باقاعدہ حوالہ ہم پیش نہیں کر سکتے تو بھی ہم صفائی سے اس کے نتائج دیکھ سکتے ہیں اور اس کے لئے جو حوالہ پیش کیا گیا ہے ہماری نجات کی ترتیب اس طرح سے ہے

خدا باپ نے دنیا کے تمام کھوئے ہوئے گناہگاروں میں سے ہمیں چن لیا یعنی ان تمام لوگوں میں سے جو آدم کی نافرمانی کی وجہ سے گر گئے تھے اس نے ان گرے ہوئے لوگوں میں سے ہمیں نجات کیلئے چن لیا افسیوں 1:4-6 کلام میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ خدا باپ نے اپنے بیٹے کو چن لیا کہ وہ درمیانی یا نجات دینے والا ہو۔ دیکھئے عبرانیوں 1:1-3 اپطرس 6:2 خدا باپ نے بیٹے کو تمام برگزیدہ لوگ دیئے تاکہ وہ ان کو مخلصی دے اور وہ اس کے لوگ ہوں۔

خدا کے بیٹے یسوع مسیح نے وہ سب کچھ پورا کیا جو اس عہد کے لئے ضروری تھا۔ تاکہ برگزیدہ لوگوں کو بچا سکے اس میں اس کا مجسم کامل فرمانبرداری کی زندگی بسر کرنا برگزیدہ لوگوں کیلئے اپنی جان دینا اور مردوں میں سے جی اٹھنا شامل ہے ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند یسوع کو ان لوگوں کا بڑا خیال تھا جو باپ کی طرف سے اس کو دیئے گئے تھے دیکھئے یوحنا 6:39-40, 10:17-18 ہم اس کی سفارشی دعا میں خاص طور یہ بات دیکھتے ہیں جو اس نے سردار کاہن ہونے کی حیثیت سے پیش کی۔

یوحنا 17 باب خاص کر آیات 2,4,6,9,11,12 اور آیت 24 جس میں لکھا ہے "اے باپ میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تو نے مجھے دیا ہے جہاں میں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں۔ تاکہ میرے اس جلال کو دیکھیں جو تو نے مجھے دیا ہے کیوں تو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی"

"چنانچہ تو نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے اسے بخشا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں جو کام تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا اس کو تمام کر کے میں نے زمین پر تیرا جلال ظاہر کیا میں نے تیرے نام کو ان آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تو نے دنیا میں سے مجھے دیا وہ تیرے تھے اور تو نے انہیں مجھے دیا اور انہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے۔ میں ان کے لئے درخواست کرتا ہوں میں دنیا کیلئے درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں میں آگے کو دنیا میں نہ ہوں گا مگر یہ دنیا میں ہیں اور میں تیرے پاس آتا ہوں اے قدوس باپ اپنے اس نام کو وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے ان کی حفاظت کر تاکہ وہ ہماری طرح ایک ہوں۔ جب تک میں ان کے ساتھ رہا میں نے تیرے اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے حفاظت کی میں نے ان کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سوا ان میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا تاکہ کتاب مقدس کو لکھا پورا ہو۔"

روح القدس کا اس عہد میں حصہ یہ ہے کہ وہ ایمانداروں کے دل میں نوزادگی کے وسیلے ایمان پیدا کرے اور خوشخبری کے وسیلے برگزیدہ لوگوں کو یسوع مسیح سے نجات کی حالت میں قائم رکھے۔ یہ قیام اور مضبوطی صرف برگزیدہ لوگوں کو حاصل ہوتی ہے اور ان میں سے ایک بھی ہلاک نہیں ہوتا رومیوں 8:11-17 میں نئی زندگی کا ذکر کیا گیا ہے جو خدا کا پاک روح خدا کے لوگوں میں ڈالتا ہے۔ (پھونکتا ہے) دیکھیں گلتیوں 5,3,2:3- روح القدس خوشخبری کے بارے میں اطمینان اور نیک کام جو خدا نے پہلے سے ہمارے لئے مقرر کئے ہیں ان کے لئے شکرگزاری ہمارے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ افسیوں (10:2) افسیوں پہلے باب میں بیان کیا گیا ہے خدا باپ کے ذریعے برگزیدگی افسیوں 4:1 خدا بیٹے کے ذریعے مخلصی یا نجات افسیوں 7:1 اور پھر روح القدس کے ذریعے اس نجات پر مہر کی گئی ہے دیکھئے افسیوں 13:1,14 کرنتھیوں 22:1 - یوحنا 24,9:3 مکاشفہ 4:9, 3:7 پطرس 2:1 میں دیکھا گیا ہے کہ پوری تثلیث نجات کے کام میں شامل ہے۔ یہاں پطرس کلیسیا کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ کلیسیا کے لوگ برگزیدہ لوگ ہیں۔ جو مختلف جگہوں میں رہتے ہیں اور مختلف قوموں

سے تعلق رکھتے ہیں۔ 1 پطرس 1:1-2 پطرس کی طرف سے جو یسوع کا رسول ہے ان مسافروں کے نام جو پنطس گلتیہ کپدکیہ آسیہ اور بتھنیہ میں جابجا رہتے ہیں اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہونے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کیلئے برگزیدہ ہوئے ہیں فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے۔"

سوالات برائے نظرثانی

1- تمہیں چار نکات کیلونسٹ کہنا کیوں ناممکن ہے؟
مثلاً بعض برگزیدگی کو یا کسی اور نظریہ کا انکار کرتے ہیں۔

2- اگر آرمینین کی تعلیم برگزیدگی کے بارے میں سچ ہے تو کوئی بھی نجات کیلئے خدا کی طرف سے چنا نہ جاتا

3- اس سے پہلے کہ ہم برگزیدگی کی تعلیم کو سمجھ سکیں ہمارے لئے کل بگاڑ کی تعلیم کو سمجھنا ضروری ہے۔ کس طرح سے خدا راستباز ٹھہر سکتا ہے اگر وہ تمام نسل انسانی میں سے چند کو نجات کیلئے چن لیتا ہے اور باقیوں کو چھوڑ دیتا ہے کہ ہلاک ہوں۔
اگر خدا کسی کو بھی نہ چنتا بیان کریں

4- لفظ الیکشن (برگزیدگی) کا کیا مطلب ہے؟
اور کونسا لفظ اس سے تعلق رکھتا ہے؟

5- کس شرط پر خدا نے بعض لوگوں کو چن لیا جیسے کہ آرمینین دعویٰ کرتے ہیں
اگر آرمینین سچے ہیں تو ہم کیوں نہیں کہہ سکتے کہ نجات صرف خداوند کے فضل سے ہے

6- ہمارا کیا مطلب ہے کہ جب ہم برگزیدگی یا الیکشن کو غیر مشروط کہتے ہیں؟
کلام مقدس سے آیات بتائیں جو یہ تعلیم دیتی ہیں

7- بائبل مقدس سے دو حوالے پیش کریں جن میں صفائی سے خدا کی برگزیدگی کرنے

والی محبت بیان کی گئی ہے۔

8- ثلیت اقدس کے اقانیم کا علیحدہ علیحدہ نجات کے کام میں حصہ بیان کریں؟

باپ کا کیا حصہ ہے؟

بیٹے کا حصہ؟

روح القدس کا حصہ

9- حوالہ جات جو اوپر بیان کئے گئے یوحنا 17 باب کی روشنی میں بتائیں کہ باپ برگزیدہ لوگوں کیلئے کیا کرتا ہے۔

آٹھواں باب

غیر مشروط الیکشن یا برگزیدگی کا نظریہ

(حصہ دوم)

الیکشن برگزیدگی خدا کا لاتبدیل ارادہ ہے جس سے اس نے بنائے عالم سے پیشتر تمام نسل انسانی میں سے محض اپنے فضل اور اپنی حاکمانہ مرضی اور خوشی سے کچھ لوگوں کو چن لیا جو اپنی غلطی سے راستبازی اور پاکیزگی کی حالت سے گر کر ہلاکت اور تباہی کی حالت میں آ گئے تھے۔ انھیں مسیح میں نجات بخشی جو ازل سے برگزیدہ لوگوں کا درمیانی سر اور بادشاہ مقرر ہوا تھا وہی نجات کی بنیاد ہے۔ برگزیدہ لوگ فطرتی طور پر دوسروں سے بہتر نہیں اور نہ ہی وہ نجات کے حقدار ہیں۔ لیکن خدا نے اپنی ازلی تقدیر میں یہ فیصلہ کیا کہ انہیں نجات کیلئے مسیح کو دے اس لئے انہیں اپنے کلام اور روح کے ذریعے بلایا۔ انہیں حقیقی ایمان راستبازی اور پاکیزگی بخشی اور اپنی قدرت سے استقامت عطا کی تا کہ وہ اس کے بیٹے کی رفاقت میں قائم ہوں اور ابدی جلال حاصل کریں تا کہ اس کے بے حد رحم اور فضل کی دولت کی ستائش ہو۔ (ڈارٹ کا معیار مضمون نمبر1 اور آرٹیکل نمبر7)

آرمینین کا نظریہ

الیکشن یا برگزیدگی کے بارے میں آرمینین کا نظریہ ہے کہ خدا نے صرف ان لوگوں کو چن لیا جن کے بارے میں بنائے عالم سے پہلے جانتا تھا کہ وہ بلاہٹ کو قبول کر کے یسوع مسیح کے وسیلے نجات حاصل کریں گے۔ خدا نے صرف ان کو چن لیا جن کے بارے میں اسے علم تھا کہ خوشخبری کو آزادی سے قبول کریں گے اس لئے الیکشن ی برگزیدگی اس شرط پر منحصر تھی کہ انسان کیا کرے گا۔ ایمان جو پہلے خدا نے دیکھا اور جس پر اس نے برگزیدگی کی بنیاد رکھی (جس کی وجہ سے وہ چنا گیا) یہ روح القدس کے ذریعے سے پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ پہلے سے اس کے دل میں پایا جاتا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس قابل تھا کہ آزاد چناؤ کرے چنانچہ ہر انسان اس قابل ہے کہ اپنی آزاد مرضی سے چناؤ کرے یہی

آرمینین کی تعلیم ہے اس کے مطابق گناہگار انسان خدا کا چناؤ کرتا ہے۔ اور خدا نہیں جو گناہگار انسان کو چن لیتا ہے اس لئے آرمینین تعلیم کے مطابق خدا برگزیدگی کی آخری وجہ نہیں لیکن کلام مقدس کی اس آیت کا آرمینین کیا جواب دیں گے جس میں مسیحیوں کو زندہ پتھر کہا گیا ہے اپطرس 4:2 یا 2 تھسلنیکیوں 13:2 جس میں لکھا ہے "لیکن تمہارے بارے میں اے بھائیو خداوند کے پیارو ہر وقت خدا کا شکر کرنا ہم پر فرض ہے کیونکہ خدا نے تمہیں ابتدا ہی سے اس لئے چن لیا تاکہ روح کے ذریعہ پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ یا یوحنا 16:15 جس میں خداوند یسوع کہتا ہے تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا اور مقرر کیا کہ جا کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے بائبل کی اصلی آیت میں جا کر لکھا ہوا ہے۔

غلطیاں جو اس تعلیم کو گھیرے ہوئے ہیں

مختلف غلطیاں ہیں جو آرمینین اور دوسرے لوگ جو غیر مشروط برگزیدگی کو سمجھنے کے بارے میں رکھتے ہیں۔ لیکن ہر ایک کو اس تعلیم سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ کیونکہ بائبل میں یہ تعلیم بڑی صفائی سے پیش کی گئی ہے۔ آرمینین بھی مانتے ہیں کہ غیر مشروط برگزیدگی کی تعلیم بائبل مقدس میں پائی جاتی ہے۔ لیکن آزاد مرضی کی تعلیم سے مجبور ہو کر وہ کہتا ہے کہ پہلا چناؤ انسان کرتا ہے اور خدا صرف جواباً عمل کرتا ہے۔

ایک اور غلطی جو آرمینین کے نظریہ کے مطابق ہے وہ یہ ہے کہ خدا نے ہر ایک کو چنا ہے یہ انسان کی مرضی ہے کہ مسیح میں اپنے چناؤ کو قبول کرے یا اس کو رد کرے۔ یہ دوسرا خیال یقیناً برگزیدگی کے لفظ کو برباد کرتا ہے۔ اگر ہر ایک شخص چنا جاتا ہے تو اس کا ذکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر ہر ایک چنا جاتا ہے تو لفظ الیکشن (برگزیدگی) کا کیا مطلب ہے اس سوکھی تعریف کی کیا ضرورت ہے جب کہ اس جھوٹے نظریہ کو مانا جاتا ہے

کہ انسان ابھی تک آزاد چناؤ کرنے کی یا رد کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ اپنی آزاد مرضی کی وجہ سے ان دونوں نظریوں میں غلطی یہ ہے کہ نجات کیلئے خدا کی تجویز گناہگار انسان پر انحصار رکھتی ہے۔ خدا انسان کی مرضی کا غلام بن جاتا ہے۔ گناہگار انسان کا مسیح کو چن لینا آخری بات ہے۔ آیا خدا اس کو بچائے گا یا نہیں۔ خدا کے فضل کی حکمرانی برباد کی جاتی ہے۔ جب کہ بہت سے یقین کرتے ہیں کہ صلیب خدا کے فضل کی بخشش ہے یا انعام ہے جب کہ بہت لوگ یقین کرتے ہیں کہ انسان کا ایمان کے ساتھ اس کے پاس آنا انسان کا اپنا کام ہے

جب کہ آرمینین یہ مانتے ہیں کہ مسیح اس لئے موا کہ تمام گناہگاروں کو بچا سکے۔ (آرمینین عالمگیر نجات پر یقین رکھتے ہیں) سب کیلئے بچنے کا برابر موقعہ ہو۔ اور اس بلاہٹ کیلئے خدا انسان پر بھروسہ رکھے

ایمانداری یا انصاف کا سوال

عام طور پر اس تعلیم یعنی غیر مشروط برگزیدگی کے خلاف یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ انسان کو بیکار اور خدا کو بے انصاف بناتا ہے یہ کتنا گستاخانہ اعتراض ہے جو خدا کے خلاف کیا جاتا ہے۔ یہ بات گناہگار انسان کے اختیار میں نہیں کہ وہ خدا پر بے انصافی کا الزام لگائے

یہ کبھی گناہگار انسان کے اختیار میں نہیں کہ وہ خدا پر سوال کرے خاص کر اس کے انصاف کے بارے میں کیونکہ وہی اکیلا سب کام مکمل طور پر ٹھیک طرح سے کرتا ہے۔ ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ کیوں یہ بنیادی طور پر درست ہے کہ خدا کی حاکمیت کو قبول کریں۔ کیونکہ اگر خدا اپنے فضل سے کچھ لوگوں کو نہ بچاتا تو کوئی بھی نجات حاصل نہ کرتا

یہ حقیقت کہ خدا نے بعض لوگوں کو چن لیا اور باقیوں کو (باقی مردود کہلاتے ہیں) چھوڑ دیا بے انصافی کا نظریہ نہیں ہے۔ اگر خدا کسی مجبوری کے تحت گناہگاروں کو نجات دینے کا ذمہ دار ہوتا (تو پھر بے انصافی کی بات ہوتی) اگر وہ دوزخ کے لائق نہ ہوتے اور خدا ان کو زبردستی دوزخ میں بھیج دیتا ہے۔ یہ بات بھی نہیں ہے یہ حالت فضل کے بالکل خلاف ہے۔

بائبل مقدس بذات خود اس قسم کی تعلیم کے خلاف ہے ہم دیکھتے ہیں یہ سوال ہائیڈل برگ (سوال نمبر۹) میں بھی اٹھایا گیا ہے جو اس طرح سے ہے کیا خدا بے انصافی نہیں کرتا جب وہ اپنی شریعت میں انسان سے ایسے کاموں کا مطالبہ کرتا ہے جنہیں وہ کر نہیں سکتا۔ نہیں خدا نے انسان کو اس طرح بنایا کہ وہ ان کاموں کو کر سکے لیکن شیطان کے بہکانے سے اپنی مرضی اور ارادہ سے نافرمان ہو گیا جس کے نتیجے میں وہ خود اور اس کی ساری نسل روحانی نعمتوں سے محروم ہو گئی۔ انسان گرنے کی وجہ سے تمام قابلیت جو خدا کے حکموں کو پورا کرنے کیلئے تھی کھو بیٹھا ہے۔ یہ ناجائز اور بے انصافی کی بات نہیں کیونکہ خدا کا مطالبہ گرنے سے پہلے بھی یہی تھا اور اب بھی یہی ہے کہ انسان خدا کے حکموں کی فرمانبرداری کرے۔ اکثر بے انصافی اور ناجائز مطالبات کے ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ وہ جو غیر مشروط الیکشن کو مانتے ہیں۔ اپنے غرور اور تکبر کی وجہ سے کرتے ہیں۔ اگر کبھی ایسا ہوتا ہے تو یہ بڑی غلطی ہے غرور کرنے کی بات نہیں مسیحیوں کو خدا کی برگزیدہ کرنے والی محبت کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے حقیقت میں یہ تعلیم حلیم بنانے والی تعلیم ہے۔ اس ایماندار کیلئے جس نے اپنی بے بسی کو جان اور پہچان لیا ہے۔

غیر مشروط الیکشن کے بارے میں عام اعتراضات

بہت لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلیسیا کے مشن کو برباد کرتا ہے کیونکہ جن کو خدا نے چنا ہے وہ بچ ہی جائیں گے اس لئے انجیل کی منادی کرنے کی کیا ضرورت ہے یا کھوئے ہوؤں تک پہنچنے کی کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ یہ ایک جھوٹی اور بے سمجھ لوگوں کی دلیل ہے۔ مان لیا کہ کچھ ایسے لوگ ریفارمڈ فیتھ میں ہوتے جن کا یہ نظریہ تھا۔ یا کچھ ایسے لوگ جواب بھی اس نظریے کے حامی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کلیسیا اس قدر مشن کے کام میں لگ جاتی ہے اور غیر مسیحیوں کو بلاتی ہے کہ وہ توبہ کریں اور ایمان لائیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ آرمینین ازم کی طرف جاری ہے۔ یہ اس مسئلے کو سمجھنے میں بھاری غلطی ہے۔ کیونکہ خداوند خدا اپنے برگزیدہ لوگوں کو انجیل کی منادی کے ذریعے بلاتا ہے۔ اور ان کو اکٹھے کرتا ہے۔ روح القدس کی قدرت سے اس کی منادی سب لوگوں کے سامنے ہوتی

ہے۔ خدا روح القدس کی قدرت سے اپنے برگزیدہ لوگوں کو جمع کرتا ہے یعنی اپنی بھیڑوں کو ہاڈل برگ کٹیک ازم بھی اس مضمون کے بارے میں لکھتا ہے دیکھئے سوال نمبر54 صفحہ 239 دنیا کے شروع سے لیکر آخر تک انسانی نسل میں سے خدا کے بیٹے نے اپنے روح اور کلام کے ذریعے کچھ لوگوں کو چن لیا اور اپنے لئے ان کو اکٹھا کرتا ہے۔ ان کی حفاظت کرتا ہے اور ابدی زندگی کیلئے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس رفاقت میں اب بھی شریک ہوں اور ہمیشہ تک رہوں گا۔ اس کے ساتھ ہی دیکھئے رومیوں 10:13-17 جس میں رسول منادی کرنے والوں اور منادی کیلئے بھیجنے والوں کا ذکر کرتا ہے۔ ہمیں صرف اس بات کی احتیاط کرنی چاہیے کہ کلیسیا کا طریق کار خدا کے کلام کے مطابق رہے (پاک کلام میں کل یا مکمل بگاڑ اور غیر مشروط برگزیدگی کا ذکر ہے اس لئے طریق کار بھی اس کے مطابق ہو) یہ مسیحی کلیسیا کا فرض ہے کہ وہ انجیل کی منادی کرے لوگوں کو بلائے بلکہ ان کو مجبور کرے (دیکھئے لوقا 23:14) کہ وہ توبہ کریں اور یسوع مسیح پر ایمان لائیں۔ لوگوں کو جال میں پھنسانے کیلئے ہم کوئی داؤ نہ لگائیں۔ نہ دل لبھانے والی باتیں یا کوئی طریقہ استعمال کریں کہ لوگ مجبور ہو جائیں فیصلہ کرنے کیلئے

جب ہم کلام کی منادی کرتے ہیں تو پاک روح انہیں توبہ اور ایمان کیلئے قائل کرتا ہے۔ اور جو ابدی زندگی کیلئے مخصوص ہیں ان کے دل میں توبہ اور ایمان پیدا کرتا ہے جس طرح اعمال 48:13 میں لکھا ہے "غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہوئے اور خدا کے کلام کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لے آئے"۔ اور اعمال 14:16 میں لکھا ہے کہ "لدیہ جس کا دل خداوند نے کھولا تھا۔ وہ غور سے مقدس پولوس کی سنتی رہی اور ایمان لے آئی"

جب مقدس پولوس نے کرنتھیوں کو خط لکھا تو یہ بات صاف کردی کہ اس کی فتحمندی اس کی اپنی کوشش کا نتیجہ نہیں اس کا مقصد یہ تھا کہ یسوع مسیح بلکہ مسیح مصلوب کو ان کے سامنے پیش کرے اکرنتھیوں 2:2

پھر وہ اس پیغام کو ان کے سامنے کھول کر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے اکرنتھیوں 2:2 "کیونکہ میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ مسیح مصلوب کے سوا اور کچھ تمہارے سامنے پیش نہ

کروں گا"۔ پھر وہ کہتا ہے۔

اکرنتھیوں 5,4:2 "اور میری تقریر اور منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔ تاکہ تمہارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ہو"

ایک بہت ہی مشہور جملہ ہے جس سے عام طور پر مشن کا کام شروع ہوتا ہے۔ اور وہ ہے (خدا تم سے محبت کرتا ہے اور اس کے پاس ایک بہت ہی اچھی اور عجیب تجویز ہے آپ کے لئے) چار روحانی اصول جو 1965ء سے کیمپس کروسیڈ فار کرائسٹ میں استعمال ہوتے ہیں) یہ کاپی رائٹ طریقہ کرتے ہوئے گناہگار کو شاید اچھا معلوم ہو۔ لیکن کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ کیا خدا واقعی سب لوگوں سے محبت کرتا ہے اگر وہ سچ مچ ان سے پیار کرتا ہوتا وہ نجات پیش کرنے سے بڑھ کر ان کے لئے کام کرتا پھر اسے سب کو نجات دینی چاہیے کیونکہ ایسا کرنا اس کے اختیار میں ہے اگر یہ سچ ہے کہ خدا سب آدمیوں سے محبت کرتا ہے تو بائبل کس طرح کہہ سکتی ہے۔ رومیوں 13:9 لکھا ہے کہ "میں نے یعقوب سے تو محبت کی اور عیسو سے نفرت" یہ بات قابل ذکر ہے کہ ان چار روحانی اصولوں میں (روح القدس جو انسان کے دل میں ایمان پیدا کرتا ہے) روح القدس کا ذکر نہیں... جب کوئی شخص مسیح کو قبول کرلیتا ہے تو اس کو مسیحی زندگی گذارنے اور مسیحی زندگی میں ترقی کرنے کیلئے روح القدس کی ضرورت پڑتی ہے۔

خوشخبری کے وسیلے سے عام بلاہٹ اور موثر بلاہٹ

انجیل کی منادی تمام دنیا میں کرنی چاہیے کیونکہ خدا کے برگزیدہ لوگ دنیا کی تمام قوموں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ تمام دنیا میں کھلی منادی عام بلاہٹ کہلاتی ہے یہ عام بلاہٹ خداوند کی بھیڑوں کیلئے موثر بلاہٹ بن جاتی ہے کیونکہ وہ اس کے ذریعے اپنے چرواہے کی آواز سنتی ہیں۔ اور اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں۔

یوحنا 65:6 میں لکھا ہے پھر اس نے کہا "اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اسے یہ توفیق نہ دی جائے"

مسیح خداوند برگزیدہ لوگوں کو اپنی بھیڑوں سے تشبیہ دیتا ہے یوحنا 26:10، 28 میں

بیان کیا گیا ہے کہ یہودیوں نے کیوں اس کو رد کیا جب کہ دوسروں نے نہیں۔ وہ کہتا ہے تم اس لئے میرا یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں۔ جیسے میں نے تم سے کہا میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔ میں انہیں جانتا ہوں۔ وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں میں انہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی نہ کوئی آدمی ان کو میرے ہاتھ سے چھین سکتا ہے اعمال کی کتاب میں مقدس لوقا کہتا ہے ان کے بارے میں جو انجیل کو قبول کرتے ہیں۔ اعمال 48:13 "اور جب غیر قوم والوں نے یہ سنا تو وہ خوش ہوئے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر تھے وہ ایمان لائے"۔ پھر غور کریں کہ مقدس پولوس اکرنتھیوں 18:1 میں کیا کہتا ہے "صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کیلئے تو بے وقوفی لیکن ہم نجات پانے والوں کیلئے خدا کی قدرت ہے" رومیوں 16;1 میں بھی اسے خدا کی قدرت کہا گیا ہے یہ ضروری ہے کہ سب لوگوں کے سامنے عام بلاہٹ پیش کی جائے تاکہ خدا اس کے ذریعے سے برگزیدہ لوگوں کو بلا سکے۔ اور انہیں نجات دے سکے۔ یہ ارشاد اعظم ہے جو خداوند یسوع نے کلیسیا کو دیا متی 28:19-20

فتح کا یقین اور اطمینان کا وعدہ

غیر مشروط برگزیدگی کی تعلیم مشن کیلئے رکاوٹ بننے کی بجائے بڑے اطمینان اور تسلی کا باعث ہے۔ بشارت کے بارے میں ریفارمڈ تعلیم اور تسلی یہ ہے کہ اگر حقیقی انجیل پیش کی جائے تو ہمیشہ فتح مندی حاصل ہوتی ہے۔

ہم ہمیشہ محتاط رہیں کہ فتح مندی کو ہمیشہ بائبل کی روشنی میں دیکھیں اور نہ دنیا کی روشنی میں خدا اپنی کلیسیا کو جمع کرنے میں اپنے برگزیدہ لوگوں کو باہر بلانے میں کبھی ناکام نہیں ہوگا۔ کلیسیا کا بڑا مشنری مقدس پولس کہتا ہے رومیوں 10:14-15 "مگر جس پر وہ ایمان نہیں لائے اس سے کیونکہ دعا کریں اور جس کا ذکر انہوں نے سنا نہیں اس پر ایمان کس طرح سے لائیں اور بغیر منادی کرنے والے کیونکر سنیں اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں منادی کیونکر کریں" پھر وہ کہتا ہے کہ" رومیوں 17:10 "پس ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے اور سننا مسیح کے کلام سے" یہ ہمارا کام ہے کہ دنیا کی حدوں تک جائیں اور سب آدمیوں کے سامنے انجیل کی منادی کریں کیونکہ یہی ہمارے خداوند یسوع کا طریقہ تھا۔ اور

کلیسیا کو بھی یہی استعمال کرنا چاہیے۔ کامیابی لوگوں کی تعداد پر منحصر نہیں جو انجیل کو قبول کرتے ہیں بلکہ ہم وفاداری سے انجیل سناتے ہیں یا نہیں۔ دیکھیں یشوع 1:7-9 کیونکہ خداوند اپنے روح اور کلام کے وسیلے اپنی کلیسیا کو جمع کرے گا۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ پوری کامیابی سے یہ کام کرے گا۔

ہمارے خداوند یسوع نے ان یہودیوں سے بیان کیا جنہوں نے اس کو رد کیا تھا کہ جنہیں باپ نے اسے دیا ہے ان میں سے ایک بھی کھو نہیں سکتا اس کے اپنے الفاظ سنیں (یوحنا 6:35-39) یسوع نے ان سے کہا "زندگی کی روٹی میں ہوں جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ لیکن میں نے تم سے کہا کہ تم نے مجھے دیکھ لیا ہے پھر بھی تم ایمان نہیں لاتے۔ جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا۔ کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے میں اس میں سے کچھ نہ کھو دوں بلکہ اسے آخری دن پھر زندہ کروں"۔ کیا ہی اطمینان ہمیں دیا گیا ہے رومیوں 8:33 میں جب مقدس پولوس یہ سوال پوچھتا ہے "خدا کے برگزیدوں پر کون نالش کرے گا خدا وہ ہے جو ان کو راستباز ٹھہراتا ہے۔" دوسرے لفظوں میں کیا انسان یا شیطان بذات خود اس پر کوئی فتوا لگا سکتا ہے جس کی وجہ سے وہ نجات کھو بیٹھے یقیناً نہیں۔ مقدس پولوس ان لفظوں میں جواب دیتا ہے یہ خدا ہے جو ان کو راستباز ٹھہراتا ہے خدا وہ ہے جس کا عدل پورا ہونا چاہیے مسیح نے اپنا کفارہ دے کر وہ انصاف پورا کیا اس لئے مسیح کے کفارے پر ایمان رکھنا خدا کے عدل کو پورا کرتا ہے۔ اپنے فضل سے مسیح پر ایمان رکھنے والوں کو خدا راستباز ٹھہراتا ہے۔" رومیوں 5:1 "پس جب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے تو خدا کے ساتھ اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے صلح رکھیں کیونکہ یہ خدا ہی ہے جو انسان کے گناہ (نافرمانی) سے ناراض ہوا ہے۔ اور یہ خدا ہی ہے جس نے اپنے بیٹے کو انسان کی نجات کیلئے دنیا میں بھیجا اور خدا نے یسوع مسیح کے کفارہ کو گنہگار انسان کے لئے قبول کیا ہے خدا کے برگزیدوں پر کون مزید الزام لگا سکتا ہے۔" مقدس پولوس رومیوں 8:34 میں پوچھتا ہے کون

ہے جو خدا کے برگزیدہ لوگوں پر الزام لگائے گا کون ہے جو ان کو مجرم ٹھہرانے والا ہے۔ جب کہ مسیح ان کے لئے مرگیا زندہ ہوا اور اب خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے اب مسیح مصنف ہے جب کہ عدالت کرنے والے نے کسی کا جرمانہ خود ادا کیا ہو تو کون اس کو مجرم ٹھہرا سکتا ہے۔ (مسیح ان کیلئے مرگیا) جس کے لئے وہ خدا مرگیا اس سے بڑھ کر اور کونسی تسلی ہے جو ایمانداروں کو دی جاسکتی ہے۔

مشن کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر نہیں کہ کتنے لوگوں نے خوشخبری کو قبول کیا ہے۔ اگر یہ بات ہوتی تو آج بہت سے بزرگ مشنری یہاں تک کہ مقدس پولوس خداوند یسوع خود بھی ناکام سمجھے جاتے کیونکہ ان کے پیغام اور خدمت کے وسیلے اکثریت ایمان نہیں لائی۔ لیکن دونوں اس بات سے مطمئن تھے کہ جو لوگ برگزیدہ ہوئے ہیں اور یسوع مسیح کو دیئے گئے ہیں وہ بچ گئے ہیں۔ آخر کار ایک بھیڑ بھی کھو نہیں جائے گی۔ مقدس پولوس اکرنتھیوں 3:4-5 میں کہتا ہے۔ کیونکہ ہم اپنی نہیں بلکہ یسوع مسیح کی منادی کرتے ہیں۔ مقدس پولوس اس بات سے محتاط ہے کہ تمام عزت اور جلال اپنے سب کاموں میں خداوند کو دے۔ جب یہ کہتا ہے کہ نہ لگانے والا کچھ چیز ہے اور نہ پانی دینے والا مگر خدا جو بڑھانے والا ہے" (اکرنتھیوں 3:7)

ہمیں یہ بھی نوٹ کرنا چاہیے کہ خداوند یسوع بیج بونے والے کی تمثیل میں کامیابی کو کس طرح دیکھتا ہے (متی 13 باب) اس تمام تمثیل میں خداوند اپنا ابدی مقصد پورا کر رہا ہے بیج بونے والے کی تمثیل میں کامیابی کی کمی کوئی غلطی نہیں ہے۔ مشن کا کام آخر کار اس سادہ اور باقاعدہ طریقے پر منحصر نہیں جو میڈسن کے بازار میں استعمال ہوتا ہے نہ ہی اس کا دارومدار پادری صاحب کی عقلمندی پر ہے جو خدا کی حاکمیت کے ریفارمڈ نظریے سے ہٹ گئے ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ وہ قریباً وہی طرز عمل استعمال کرتے ہیں جو آرمینین کا طریقہ ہے کلیسیا کی ترقی کیلئے وہ ایسے لوگوں کو شامل کرلیتے ہیں جو نجات یافتہ نہیں ہیں (اعمال 2:47) کلیسیا کی شمار میں ترقی کیلئے مقدس پولوس اکرنتھیوں 3:11-13 میں کہتا ہے اس آگ سے خبردار رہو جو سب کلیسیاؤں کو آزمائے گی کہ وہ کس طرح بنی ہیں۔

بشارتی کام میں سستی کرنے کی بجائے ریفارمڈ کلیسیاؤں کو سب سے آگے ہونا چاہیے ان لوگوں کو جمع کرنے میں جن کے سننے کے کان ہوتے ہیں بائبل کے مطابق گواہی کا طریقہ یہ ہے کہ سب آدمیوں کے سامنے کلام کی منادی کرنا اور اس کے ذریعے برگزیدہ لوگوں کو بلانا۔ اور ان کو دنیا سے علیحدہ کرنا اعمال 47:2 میں لکھا ہے کہ "جو لوگ نجات پاتے تھے خداوند انہیں کلیسیاء میں ہر روز ملا دیتا تھا"

کیلونسٹ کی عام خاصیت خاص کر ہائپر کیلونسٹ کی خوبی یہ ہے "کہ وہ کلام سے بھی آگے بڑھ جاتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کلام کی منادی کرنے میں سنجیدہ نہیں ہیں وہ صرف ان کے سامنے منادی کرتے ہیں وہ برگزیدہ سمجھتے ہیں

یہ مضحکہ خیز ہے لیکن کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو کیلون ازم کو اس غلط حد تک لے گئے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ برگزیدہ لوگوں کو نوزادگی کے پھلوں سے پہچان سکتے ہیں جو ان کی زندگی میں شروع ہو گئے ہیں۔ ہمیں اس خیال کو رد کرنا چاہیے کیونکہ برگزیدہ لوگوں کی حقیقی تعداد صرف خدا کو معلوم ہے نیز ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ چناؤ نجات نہیں چناؤ یا برگزیدگی نجات کیلئے ہے۔ اس لئے خدا اب بھی فضل کے وسائل استعمال کرتا ہے تاکہ برگزیدگی کا پھل پیدا کرے یعنی توبہ اور مسیح پر ایمان ہمیں اس غلطی کو بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ وہ سب جو عہد میں شامل ہیں (ایمانداروں کے بچے) نجات کیلئے برگزیدہ ہوئے ہیں (عیسو پر غور کریں وہ ایسا شخص تھا) بڑے پیمانے پر ہم دیکھ سکتے ہیں بہت سے اسرائیلی عہد کے لوگ تھے لیکن وہ ایماندار نہیں تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو بقیہ تھا وہ حقیقی ایماندار تھے اور مقدس پولوس اس معاملہ کو رومیوں 2:9-7 میں بیان کرتا ہے۔ ہمارے عہد کے فرزندوں کو (بچوں کو) یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ وہ توبہ کریں اور مسیح پر ایمان لائیں تو نجات حاصل کریں گے۔ اگر وہ بچپن میں مر جاتے ہیں یا اپنے ایمان کا اقرار کئے بغیر اس جہاں فانی سے رخصت ہو جاتے ہیں تو ان کے بارے میں ہمیں ایمان اور امید رکھنی چاہیے کہ وہ نجات یافتہ ہیں تاہم ہمیں ان کی تربیت میں اور ان کو ڈسپلن کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے یہ فرض کر کے کہ وہ برگزیدہ نہیں کیونکہ ان کے ماں باپ مسیحی ہیں۔

انسانی ذمہ داری کی بات

ایک اور اعتراض جو غیر مشروط برگزیدگی کے بارے میں کیا جاتا ہے وہ انسانی ذمہ داری کی بات ہے جب کہ خدا نے پہلے سے مقرر کیا ہے کہ کون نجات حاصل کرے گا اور کون نہیں کرے گا تو کیا انسان اس کا ذمہ دار ہے کہ مسیح پر ایمان لائے اس کا جواب ہے کہ ہاں انسان ذمہ دار ہے"

"خدا ہر جگہ آدمیوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ توبہ کریں اور مسیح پر ایمان لائیں" جو اس حکم کو نہیں مانتے اور اپنے گناہ سے توبہ نہیں کرتے اور مسیح پر ایمان نہیں لاتے ان کی عدالت کی جاتی ہے صرف ان کی بے ایمانی یا کم اعتقادی نہیں جس کی وجہ سے وہ محروم ٹھہرائے جاتے ہیں لیکن وہ سزا اور لعنت کے ماتحت رہتے ہیں جو آدم نہیں ان تمام لوگوں کا حصہ ہے جو تبدیل نہیں ہوتے یوحنا 8:3 اور 36 خدا نے انسان کو اچھا بنایا اور اسے قابلیت بخشی کہ خدا کی فرمانبرداری کرے۔ لیکن آدم کی اپنی مرضی سے فرمانی کی وجہ سے تمام انسان گناہ میں گر گئے (دیکھئے ہاؤل برگ کیٹیک ازم سوال نمبر 6 اور) گرا ہوا آدمی اپنی مرضی کے خلاف انجیل کو رد نہیں کرتا۔ یہ بے ایمانی اس شخص کی مرضی ہے جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا

(وہ گناہ میں پیدا ہوا ہے زبور 5:51 اس کی فطرت اور اس کی مرضی گناہ آلودہ ہے) اسی طرح ایماندار اپنے ہر فعل کیلئے ذمہ دار ہے۔ وہ ایمان رکھتا ہے اور پوری طرح سے جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا نے اپنے بڑے فضل سے اپنے روح کو دیا ہے کہ اس کے دل میں کام کرے۔ اس لئے جب خداوند کا کلام اس کے پاس آتا ہے وہ اسے سمجھتا ہے اسے سچ مان کر قبول کرتا ہے اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہے اور یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے اس کی گری ہوئی مرضی سے نہیں بلکہ نئے سرے سے پیدا شدہ نئی مرضی کی بنیاد پر وہ اپنی تمام زندگی خدا کے سامنے جواب دہ ہے کیونکہ خدا نے اسے یہ فضل دیا ہے اپنے پاک روح کے وسیلے سے فلپیوں 12:2 اور 13 ہمیں بتاتی ہیں کہ ایماندار کو اپنی نجات کیلئے خود کام کرنا ہے کلام میں لکھا ہے "اور ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کئے جاؤ"

اس کام کو کرنے کی قابلیت ہم 13 آیت میں دیکھتے ہیں "کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے"

یہ سچ ہے کہ ان باتوں میں ہم خدا کے دل و دماغ کو نہیں جان سکتے یہ ہمیں حق نہیں دیتا کہ سب چیزوں کے بارے میں ہم خدا کی پہلے سے مقرر کردہ مرضی کو رد یا نظر انداز کریں۔ خدا اور اس کا کلام دونوں ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ ہمیں ان کو قبول کرنے اور فرمانبرداری کی ضرورت ہے یہ مشکل بات الجھن کہلاتی ہے کیونکہ یہ ہمیں اس طرح دکھائی دیتی ہے کہ دو قانون ہیں جو دوسرے کے متضاد ہیں بے شک وہ ہمارے محدود دماغ کو متضاد دکھائی دیں لیکن وہ خدا کے لامحدود دماغ (عقل) کیلئے ہرگز متضاد نہیں جس نے پہلے سے مقرر کردہ اپنی حاکمانہ مرضی اور انسانی ذمہ داری ظاہر کی ہے۔

کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف دوزخ یا بہشت میں نہیں جاتا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے لوگ وہی حاصل کرتے ہیں یا پا لیتے ہیں جو کچھ وہ آخر میں چاہتے ہیں۔ گراہوا انسان خوشخبری کو رد کرتا ہے وہ اس لئے ایسا کرتا ہے کیونکہ وہ ایسا کرنا چاہتا ہے یہ پوری طرح سے بگڑی ہوئی شخصیت کی حالت ہے اس کی یہ خواہش نہیں کہ اب خدا کی تعریف کرے اور اس سے کہیں کم آسمان پر ہمیشہ کیلئے جو اسکی خواہش ہے وہ اس کو ملے گا جب وہ خدا کے فضل اور محبت سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جدا کیا جائے گا۔

خدا کے برگزیدہ لوگ بھی اپنی مرضی کے خلاف آسمان پر کھینچ کر نہیں لے جائے جاتے خدا نے اپنے برگزیدہ لوگوں کو ایک نئی مرضی دی ہے اور وہ خدا کی تعریف اور خدمت کرنا چاہتے ہیں موجودہ زندگی میں اور جسمانی موت کے بعد ہمیشہ کیلئے۔

مردودیت

جو کچھ کہا گیا ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک اور مسئلہ (Doctrume) ہے جسے مردودیت کہتے ہیں۔ یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو خدا نے نہیں چنا۔ وہ مردود کہلاتے ہیں خواہ ہم یہ کہیں کہ خدا نے ان کو چھوڑ دیا (ڈارٹ کا معیار مسئلے کا پہلا مضمون آرٹیکل نمبر 15) یا اس نے کچھ کو چن لیا کہ وہ مردود

ہوں ان دونوں کا تھوڑا فرق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا نے سب آدمیوں کو نجات کیلئے نہیں چنا اور اس نے کچھ لوگوں کو دکھ اور مصائب میں چھوڑ دیا ہے جس میں وہ پیدا ہوئے تھے اور جس میں انہوں نے خود اپنی مرضی سے اپنے آپ کو رکھا ہے۔ بعض لوگوں نے زور دیا کہ ہم اس کو خدا کی دوسری تقدیر کہیں کیونکہ بعض زندگی کیلئے مقرر ہوئے تھے اور بعض موت کیلئے چونکہ سب باتون کا فیصلہ خدا کرتا ہے یہ بالکل سچ ہے۔

مقدس پولوس اس کے بارے میں II کرنتھیوں 6,5:13 میں ذکر کرتا ہے جہاں وہ کہتا ہے "اپنا امتحان کرو کہ آیا تم ایمان پر ہو۔ اپنے آپ کو آزماؤ یونانی زبان میں (Dokimazete) اپنے آپ کو کیا تم نہیں جانتے کہ مسیح تم میں ہے ورنہ تم (Reprohate) مردود ہو۔ (یونانی کا لفظ Adokimoi اسی اصل سے ہے۔ جیسے کہ اپنے آپ کو آزماؤ) اب میں اس بات کا بھروسہ رکھتا ہوں کہ تم جاؤ گے کہ ہم مردود نہیں ہیں"۔ یونانی زبان کا لفظ جس کا ترجمہ مردود کیا گیا ہے۔ وہ Adokimos ہے جس کا لفظی مطلب ہے امتحان کیلئے کھڑے نہ ہونا نامعلوم شدہ یا رد کئے ہوئے انگریزی زبان میں Probation امتحان ہوتا ہے جو آدمیوں کا کیا جاتا ہے اس لئے Reprobation جس کا ترجمہ مردودیت کیا گیا ہے اس کا لفظی مطلب ہے امتحان میں فع ہو جانا۔ نئے عہد نامہ میں اسم ریپروبیٹ ہمیشہ صیغہ مجموم میں استعمال ہوا ہے II کرنتھیوں 6,5:13 میں جو ٹیسٹ Test ہے وہ یہ ہے کہ "مسیح تم میں رہتا ہے یا نہیں"۔

ططس 16:1 میں جو امتحان ہے وہ انسان کے کام ہیں جب انہیں ایمان کے ٹیسٹ میں ڈالا جائے تو وہ رد کئے جاتے ہیں۔

غور کریں کہ کنگ جیمس (یونانی اور عبرانی زبان کے) مختلف ترجمے (Heh 6:8) رد کیا ہوا (Cor 9:27 Rom 1:28) دور پھینکنا (I) تمتھیس پھر Titus ططس 16:1 مردود مردودیت کی تعلیم کی وجہ سے آرمینین نے غیر مشروط برگزیدگی کی تعلیم کو رد کیا ہے۔ پھر یہ تعلیم کو ان کو Fair یا انصاف کی تعلیم معلوم نہیں ہوتی اور یہ ان کو اجازت نہیں دیتی کہ انسانی آزاد مرضی کی تعلیم کو مانیں۔

اور چونکہ خدا محبت کرنے والا ہے اس لئے وہ چند کو اپنی بادشاہی کیلئے اور چند کو دوزخ

کیلئے نہیں چنے گا یہ سچ ہے کہ اپنی تمام مخلوقات سے محبت کرنے والا خدا ہے۔ لیکن وہ منصف بھی ہے وہ گناہ کی سزا دینے والا ہے خواہ گناہ انسان میں ہو یا اس کی نسل میں ہو۔ (دیکھئے ہائڈل برگ کیٹیک ازم سوال نمبر 12,11) کسی آدمی کو خدا کے فضل کا جبلی حق نہیں (پیدائشی طور پر کسی کو خدا کا بے حد فضل حاصل کرنے کا حق نہیں) لوگوں کو اسے قبول کرنے میں مشکل بات یہ ہے کہ سب کچھ خدا کے حاکمانہ کنٹرول کے ماتحت ہے وہ جس کو بچانا چاہے بچاتا ہے۔

وہ اپنی محبت کی خاطر اپنا انصاف چھوڑنے کیلئے مجبور نہیں یہ کہنا کہ چونکہ اس نے کچھ کو اپنے فضل سے بچانے کیلئے چن لیا۔ اس لئے وہ یہ فیصلہ سب کیلئے کرے یہ اس کے فضل کا انکار ہے کیونکہ فضل وہ ہے جس کے ہم حقدار نہیں جس کے لئے ہم نے کوئی کام نہیں اور جس کے ہم قابل نہیں

کلام مقدس میں یہ بات عیسو اور یعقوب کی مثال سے واضح کی گئی ہے۔ رومیوں 11:9-15 اور ابھی تک نہ تو لڑکے پیدا ہوئے تھے اور نہ انہوں نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اس سے کیا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا تا خدا کا ارادہ جو برگزیدگی پر موقوف ہے اعمال پر مبنی نہ ٹھہرے بلکہ بلانے والے پر" چنانچہ لکھا ہے

"میں نے یعقوب سے تو محبت کی اور عیسو سے نفرت"

پس ہم کیا کہیں کیا خدا کے ہاں بے انصافی ہے ہرگز نہیں کیونکہ وہ موسیٰ سے یہ کہتا ہے جس پر رحم کرنا منظور ہے اس پر رحم کروں گا اور جس پر ترس کھانا منظور ہے اس پر ترس کھاؤں گا۔

یہ دیکھنا مشکل ہے کہ آرمینین خدا کے خلاف نادرستی کا الزام نہیں لگا رہے جب کہ وہ بائبل مقدس کی صاف تعلیم کو تبدیل کر رہے ہیں اور اپنی تعلیم کو بچانے کیلئے نجات کا انحصار انسان کے چناؤ پر رکھا ہے تاکہ آرمینین کا نظریہ زیادہ قابل قبول دکھائی دے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا پر سوال کرتا ہے کہ اسے اپنی مرضی کرنے کا حق نہیں یہ بہت اچھا ہوتا کہ آپ خدا کو خدا ہی رہنے دیں اور انسان کو انسان جیسے کہ بائبل کی تعلیم ہے۔

خدا کی محبت

آرمینین نظریہ چاہتا ہے کہ انسان کے حقوق اور آزادی قائم رہے اور وہ چاہتا ہے کہ خدا کی عالمگیر محبت کے نظریے کو استعمال کر کے خدا کے حقوق اور آزادی کو محدود کر دے اس مسئلہ سے جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں یہ ان کو حل کرنے میں ناکام ہوتا ہے اگر برگزیدگی خدا کے علم سابق پر انحصار رکھتی ہے۔ تو خدا نے ان لوگوں کو کیوں پیدا کیا جن کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے اور ہمیشہ کیلئے ہلاک ہوں گے اگر یہ سچ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ آدمی نجات حاصل کریں تو پھر وہ انسان کو کیوں ایسی دنیا میں لاتا ہے جس کے بارے میں وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ انجیل (خوشخبری) کو رد کرے گی۔ آخر میں انسان کی خود مختاری کو اور خدا کی راستبازی کو قائم رکھنے کیلئے یہ نظریہ بڑی بے انصافی سے انسان کی نجات کی سالمیت کیلئے اور خدا کی حاکمیت اور فضل کیلئے اور آخر کار ایسا نظریہ کوئی مقصد حل نہیں کرتا۔ اور آرمینین نظریہ کے حامی بھائیوں کو اسی شکل میں چھوڑ دیتا ہے جس سے بچنے کی کوشش انہوں نے کی تھی

تسلی اور اطمینان کا نظریہ

الیکشن یا برگزیدگی کی ٹھیک سمجھ ہمیں کسی مشکل میں نہیں ڈالتی بلکہ اس سے بڑا اطمینان اور تسلی پیدا ہوتی ہے جس سے ہر مسیحی خوشی رہ سکتا ہے یہ جان لینا کہ خدا نے جو کچھ تیار کیا ہے اس کا مطلب ہے کہ کوئی انسان یا کوئی اور مخلوق اسے نہ کئے کے برابر نہیں بنا سکتا۔ خدا کے برگزیدہ لوگ کبھی گر کر ہلاک نہیں ہوں گے (یہ بات مقدسوں کی استقامت کے ساتھ کھول کر بیان کی جائے گی)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض شخصوں کا ایمان حقیقی تو ہوتا ہے لیکن بعد میں وہ ایمان کو کھو بیٹھتے ہیں اور بے دینوں کی طرح ہو جاتے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ شروع ہی سے خدا کے لوگ نہ تھے خداوند یسوع نے نوٹ کیا یہوداہ اسکریوتی کے بارے میں اس میں بے شمار ظاہری نشان پائے جاتے ہی تھے کہ وہ مسیح کا شاگرد ہے۔ لیکن یسوع مسیح جانتا تا کہ وہ شیطان ہے اور وہ ہلاک ہو گا (دیکھئے یوحنا

12:17) بیج بونے والے کی تمثیل میں خداوند یسوع مسیح نے سکھایا کہ بعض لوگوں میں جو ایمان دکھائی دیتا ہے وہ حقیقت نہیں کیونکہ وہ قائم نہیں رہتا خداوند کی بھیڑوں میں سے کوئی کھولتی جائیں گی جن کیلئے خداوند نے قربانی ان میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوگی۔ (یوحنا 39,37:6 .28:10-29, 24:17, 9:18) یوحنا 19:2 ان لوگوں کے بارے میں سوال مخاطب کرتا ہے جو ایمان چھوڑ چکے ہیں "وہ نکلے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں اس لئے کہ اگر ہم میں ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں"۔ دوسری طرف جو اپنی زندگی کا زیادہ حصہ بے ایمانی میں گذارتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے ایمان ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ برگزیدہ ہوں اور روح القدس کی قدرت سے آخری وقت میں گناہ سے حقیقی توبہ کریں اور مسیح پر ایمان لائیں (جیساکہ صلیب پر ایک ڈاکو نے مسیح کو قبول کیا) کون امید رکھ سکتا تھا مقدس پولوس کے بارے میں اس سے پہلے کہ دمشق راہ پر خداوند یسوع اسے ملا۔ ہم کسی شخص کے بارے میں آخری فیصلہ نہیں کر سکتے ہم پھلوں کو دیکھ کر فیصلہ سکتے ہیں کیا کسی شخص کو زندگی میں حقیقی ایمان کے پھل ہیں۔

آرمینین کو کوئی ایسا یقین اور تسلی نہیں کہ خدا نے جسے حاکمانہ طور پر چنا ہے وہ ہمیشہ کیلئے محفوظ ہیں کیونکہ خدا کے فرزند بننے کا چناؤ زیادہ تر انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے ایک دفعہ جب ہم کل بگاڑ کی تعلیم کو کلام مقدس سے دیکھ لیتے ہیں یہ سوال کہ پھر آدمی کس طرح سے نجات پا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب ہمیں برگزیدگی میں ملتا ہے؟

غیر مشرط برگزیدگی کا نظریہ سب سے بڑا یقین اور تسلی مسیحیوں کیلئے پیش کرتا ہے اور یہ درست ہے کیونکہ یہ شروع سے آخر تک خدا کا کام ہے اور یہ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا ہمیں اس مسئلے کے بارے میں فکر مند ہونا چاہیے کہ ہم اس کا اقرار کریں اور اس کو سمجھیں کیونکہ یہ غیر مشروع برگزیدگی کا مسئلہ بائبل مقدس میں سکھایا جاتا ہے

یہ اس بات کو بھی ہمارے لئے بیان کرتا ہے کہ کیوں کچھ اور سب آدمی نہیں جو ایماندار ہیں۔ اور نجات یافتہ ہیں یہ خدا کی ناکامی نہیں بلکہ یہ اس کی فتح مندی ہے پڑھیں متی 24-22:24 اس بات کی روشنی میں جو کچھ بائبل کہتی ہے برگزیدہ لوگوں کے بارے

میں اور خدا جو اطمینان اس کے وسیلے سے ہمیں دیتا ہے۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ہم اس مشکل پر غور کریں جو کچھ لوگوں دل اور دماغ میں اس مسئلے کے بارے میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر خدا صرف برگزیدوں کو بچائے گا میں کس طرح جان سکتا ہوں کہ میں برگزیدوں میں شامل ہوں (میں ان میں ایک ہوں) اس بات سے ہمارے دل میں شک اور فتور پیدا نہیں ہونا چاہیے بلکہ برعکس اس کے ہمارے دل میں پورا یقین اور اطمینان ہونا چاہیے اگر ہم حقیقت میں توبہ کر چکے ہیں اور مانتے ہیں کہ مسیح ہمارے گناہوں کیلئے موا یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم خدا کے برگزیدوں میں شامل ہیں خدا یہ ایمان صرف اپنے برگزیدوں کے دل میں پیدا کرتا اور اس قائم رکھتا ہے۔ اعمال 48:13 کو یاد کریں بہ نسبت شک پیدا کرنے کے اس عجیب مسئلے کے ذریعے خدا ہمارے دل و دماغ میں سروع سے آخر تک ایسا نجاتی کا یقین ار اطمینان پیدا کرتا ہے (جو آرمینین تعلیم سے ہمیں حاصل نہیں کرتا)۔

سوالات برائے نظر ثانی

1- مشروط الیکشن (برگزیدگی) کے بارے میں آرمینین کے نظریہ کا یہاں پیش کریں۔

2- کس طرح کلیسیا کے وسیلے سے مشن کے کام میں کامیابی کی یقین دہانی کی جاتی ہے۔

3- اس بیان کا کیا مطلب ہے یہ پیغام کلیسیا کا مشن ہے؟

4- اس میں کیا غلطی پائی جاتی ہے جب ہم لوگوں کو کہتے ہیں کہ خدا تم سے محبت کرتا ہے اور اس کے پاس ایک بہت ہی اعلیٰ تجویز آپ کیلئے ہے؟

5- انجیل کی عام اور موثر بلاہٹ میں کیا فرق ہے؟

6- اس سوچ میں اس کیا غلط ہے جب ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ خدا نے جن کر چنا ہے وہ انہیں ضرور بچائے گا ہمیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے کیوں ہم بشارت دینے میں اپنا وقت ضائع کریں۔

7- ہم کب کہہ سکتے ہیں کہ کلیسیا کا مشن کامیاب ہے؟

8- خدا کس طرح یشوع 1:7-8 میں کامیابی کو بیان کرتا ہے

(ا) ہائی پر کیلون ازم میں کیا غلطی ہے؟

(ii) اس کا کلیسیا کے مشن پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(iii) کیا ہم سنجیدگی سے سب آدمیوں کو کلام سنا سکتے ہیں؟

9- بیان کریں جب ہم کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنی مرضی کے خلاف نہ دوزخ میں جاتا ہے اور نہ بہشت میں

10- لفظ مردود کا کیا مطلب ہے؟

(a) بیان کریں کہ دوہری تقدیر کا کیا مطلب ہے؟

11- خدا کی عالمگیر محبت کے دعوئے کے ذریعے غیر مشروط بریزگدگی کے نظریہ کو رد کرنے کی کوشش میں کیا غلطی ہے۔
کسطرح یہ خدا کو محدود کرتا ہے
بیان کریں کہ آرمینین اسی مشکل میں رہ جاتے ہیں جس کو نظرانداز کرنے کی وہ کوشش کرتے ہیں۔

12- کلام مقدس میں کسی وجہ سے مسئلہ غیر مشروط برگزیدگی زیادہ تسلی اور اطمینان

13- اگر غیر مشروط الیکشن کسی کیلئے حقیقت میں نجات کا باعث نہیں ہوتا لیکن نجات کیلئے برگزیدہ ہے۔ ہمیں کیوں فکر مند ہونا چاہیے کہ سب مسیحی اس نظریے کو مانتے ہیں۔

14- رومیوں 11:9 کو پڑھیں یہ کس طرح غیر مشروط برگزیدگی کی تعلیم دیتا ہے؟

(b) رومیون 9:14-18 اس میں خدا کے عادل ہونے ------------ اور خدا کے حق کے بارے میں کیا لکھا ہے (وہ جس کو چاہے چنے اور جس کو چاہیے رہ رد کرتے۔

(c) اگر آرمینین سچ کہتے ہیں تو ہمیں یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے؟
کہ نجات صرف خدا کے فضل سے ہی نہیں ملتی

ناواں باب

غیر مشروط الیکشن کا مسئلہ یا تعلیم حصہ سوئم

غیر مشروط الیکشن کی تعلیم کے دشمن یہ بات غلط کہتے ہیں کہ جو اس تعلیم کے ماننے والے نہیں ان میں غرور اور تکبر پایا جاتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو یہ گناہ ہے اس مطالعہ کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے ہماری خواہش ہے کہ حقیقی ایمان کی حفاظت کریں اور اس مضمون یعنی غیر مشروط الیکشن کے بارے میں بائبل مقدس کی تعلیم کو ظاہر کریں۔ تنگ خیالی یا بیزاری کی بجائے یہ تعلیم ہمیں بہت ہی حلیم بناتی ہے یہاں تک کہ ہم خاک پر بیٹھنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

اگر کوئی اور اثر پیش کیا جاتا ہے تو اس کے لئے ہم معافی کے خواستگار ہیں۔ لیکن ہم اس مسئلے (تعلیم) کو ماننے کیلئے معافی کے خواستگار نہیں اور نہ کبھی ہوں گے جو خدا کو پسند آیا کہ اپنے کلام میں ظاہر کرے ہم اس سے کبھی انحراف نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں ہماری نجات کیلئے یقین اور اطمینان اور ابدی تسلی ہے اگر خدا نے لوگوں کو نجات کیلئے نہ چنا ہوتا پھر ہم سب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہلاک ہو جاتے اپنی مکمل خرابی کی حالت میں

یہ (مسئلہ) ڈاکٹرین (تعلیم) اکثر ریفارمڈ عیقدہ Reformed Doctrime کہلاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ کچھ ریفارمڈ کلیساؤں نے اسے بار بار سکھایا ہے یہ ہمارے باپ دادا کا ایمان ہے لیکن یہ وہ مسئلہ نہیں جو ہاتھی دانت کے ٹار میں ریفارم تعلیم کی شعبدہ بازی کیلئے رکھا گیا ہو۔ یہ بائبل مقدس کی وہ تعلیم ہے جس سے ہم بچ نہیں سکتے یا جسے ہم نظر انداز نہیں کر سکتے بائبل مقدس کا محنت سے مطالعہ کرنے میں یہ ایک بڑی تسلی اور اطمینان ہے کہ ہم دیکھیں کہ خدا کس طرح نجات کے کام کو اپنی مرضی کے مطابق پورا کرتا ہے۔ خدا کی محبت جس کے سبب سے اس نے ہمیں چنا ہے اس کے لئے بے شمار حوالے پاک کلام میں پائے جاتے ہیں=

بائبل مقدس سے ثبوت اور خاکہ

1- بائبل مقدس شروع سے آخر تک یہ سکھاتی ہے کہ خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں جنہیں اس نے نجات اور ہمیشہ کی زندگی کیلئے پہلے سے مقرر کیا ہے بعض دفعہ وہ بلائے ہوئے یا چنے ہوئے لوگ کہلاتے ہیں استثنا 7:6-8 کیونکہ تو خداوند اپنے خدا کیلئے ایک مقدس قوم ہے خداوند تیرے خدا نے تجھے روئے زمین کی سب قوموں میں سے چن لیا ہے تاکہ اس کی خاص امت ٹھہرے خداوند نے جو تجھ سے محبت کی ہے اور تم کو چن لیا تو اس کا سبب یہ نہ تھا کہ تم شمار میں اور قوموں سے زیادہ تھے کیونکہ تم سب قوموں سے شمار میں کم تھے۔

بلکہ چونکہ خداوند کو تجھ سے محبت ہے اور وہ اسی قسم کو جو اس نے تمہارے باپ دادا سے کھائی پورا کرنا چاہتا تھا اس لئے خداوند تم کو اپنے زور آور ہاتھ سے نکال لایا۔ اور غلامی کے گھر لینے مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے تم کو مخلصی بخشی

استثنا 10:14-15

"دیکھ آسمان اور آسمانوں کا آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین میں ہے یہ سب خداوند تیرے خدا ہی کا ہے تو بھی تیرے باپ دادا سے خداوند نے خوش ہو کر ان سے محبت کی اور ان کے بعد ان کی اولاد کو یعنی تم کو سب قوموں میں سے برگزیدہ کیا جیسا آج کے دن ظاہر ہے"

زبور 12:23

"مبارک ہے وہ قوم جس کا خدا خداوند ہے اور امت جس کو اس نے اپنی ہی میراث کیلئے برگزیدہ کیا"

زبور 4:65

"مبارک ہے وہ آدمی جسے تو برگزیدہ کرتا ہے اور جسے تو پاس آنے دیتا ہے تاکہ وہ تیری بارگاہوں میں رہے"

زبور 5:106

تاکہ میں تیرے برگزیدوں کی اقبال مندی دیکھوں اور تیری قوم کی شادمانی میں شادماں رہوں"

متی 14:22

"کیونکہ بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے"

متی 24،22:24

"اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا مگر برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں۔ یہ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان دیکھائیں گے کیونکہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں اور وہ پڑھیں گے بڑی آواز کے ساتھ اور اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک جمع کریں گے"

لوقا 7:18

"پس کیا خدا اپنے برگزیدوں کا انصاف نہ کرے گا جو رات دن اس سے فریاد کرتے ہیں اور کیا وہ ان کے بارے میں دیر کرے گا"

رومیوں 8:28-30، 33 اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کیلئے بھلائی پیدا کرتی ہے یعنی ان کے لئے جو خدا کے ارادہ کے مطابق بلائے گئے کیونکہ جن کو اس نے پہلے سے سے جانا ان کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے اور جن کو اس نے پہلے سے مقرر کیا ان کو بلایا بھی اور جن کو بلایا ان کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا ان کو جلال بھی بخشا خدا کے برگزیدوں پر کون نالش کرے گا خدا وہ ہے جو ان کو راستباز ٹھہراتا ہے"

رومیوں 9:11-12

"اور ابھی تک نہ تو لڑکے پیدا ہوئے تھے اور نہ انہوں نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا تاکہ خدا کا ارادہ جو برگزیدگی پر موقوف ہے اعمال پر مبنی نہ ٹھہرے بلکہ بلانے والے پر"

رومیوں 11:28-29

"انجیل کے اعتبار سے تو وہ تمہاری خاطر دشمن ہیں لیکن برگزیدگی کے اعتبار سے باپ دادا کی خاطر پیارے ہیں اس لئے کہ خدا کی نعمتیں اور بلاوا بے تبدیل ہے"

افسیوں 1:4-5

"چنانچہ اس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تاکہ ہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے مطابق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے لے پالک بیٹے ہو۔"

کلیسیوں 3:12

"پس خدا کے برگزیدوں کی طرح جو پاک اور عزیز ہیں دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلم اور تحمل کا لباس پہنو"

I تھسلنیکوں 5:9

"کیونکہ خدا نے ہمیں غضب کے لئے نہیں بلکہ اس لئے مقرر کیا کہ ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے نجات حاصل کریں"

ططس 1:1

"پولوس کی طرف سے جو خدا کا بندہ اور یسوع مسیح کا رسول ہے خدا کے برگزیدوں کے ایمان اور اس کے حق کی پہچان کے مطابق جو دینداری کے موافق ہے"

اپطرس 1:1,2

"پطرس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا رسول ہے ان مسافروں کے نام جو پنطس گلتیہ کپدکیہ آسیہ اور بتھنہ میں جابجا رہتے ہیں اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہونے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لئے برگزیدہ ہوئے ہیں فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے"

اپطرس 2:9

"اور ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان ہوا کیونکہ وہ کلام سے نافرمان ہو کر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور اسی کے لئے مقرر بھی ہوئے تھے لیکن تم ایک برگزیدہ نسل شاہی کاہنوں

کا فرقہ مقدس قوم اور ایسی امت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے تاکہ اس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔ ۲پطرس 2:9 بھی پڑھیں جو اس طرح ہے خداوند دینداروں کو آزمائش سے نکالنا اور بدکاروں کو عدالت کے دن تک سزا میں رکھنا جانتا ہے"

مکاشفہ 17:14

"وہ برہ سے لڑیں گے اور برہ غالب آئے گا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور جو بلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار اس کے ساتھ ہیں وہ بھی غالب آئیں گے"

ہائڈل برگ کیٹیک ازم سوال نمبر 54 بھی دیکھیں

2- تخلیق عالم سے پہلے خدا نے آدمیوں کی تیعداد کو نجات کیلئے چن لیا اس نے ان کے نام ایک کتاب میں لکھے خدا کے چناؤ کا دارومدار انسان کے ایمان یا کسی اور خوبی پر نہیں تھا جو کہ خدا نے اس میں تخلیق عالم سے پہلے دیکھی ہو الیکشن غیر مشروط ہے انسان کا ایمان خدا کے چناؤ کی بنیاد نہیں ہے۔ لیکن خدا کا چناؤ انسان کے ایمان کی بنیاد ہو سکتا ہے

انسان نے نہیں بلکہ خدا نے حاکمانہ چناؤ کیا

مرقس 13:20 "اگر خدا ان دنوں کو نہ گھٹاتا تو کوئی بشر نہ بچتا لیکن برگزیدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے"

ا تھسلنیکیوں 1:4

اور اے بھائیو خدا کے پیارو ہم کو معلوم ہے کہ تم برگزیدہ ہو"

II- تھلینکیوں 2:3

لیکن تمہارے بارے میں اے بھائیو خداوند کے پیارے ہر وقت خداوند کا شکر کرتا پریہ فرض ہے کیونکہ خداوند نے ابتدا ہی سے تمہیں چن لیا تھا کہ روح کے ذریعے پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ جس کے لئے اس نے تمہیں ہماری خوش خبری کے وسیلہ سے بلایا تاکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال حاصل کرو"

خدا کا الیکشن چناؤ ابدی تھا یہ اس کی حاکمانہ تقدیر یا مرضی تھی جس کا ارادہ وقت کے

شروع ہونے سے پہلے اس نے کیا

افسیوں 4:1

"چنانچہ اس نے ہم کو بنائے عالم سے پیشتر اس میں چن لیا تاہم اس کے نزدیک محبت میں پاک اور بے عیب ہوں"

II- تمتھیس 9:1

"جس نے ہمیں نجات دی اور پاک بلاوے سے بلایا ہمارے کاموں کے موافق کے نہیں بلکہ اپنے خاص ارادہ اور اس فضل کے موافق جو مسیح یسوع میں ہم پر ازل سے ہوا"

مکاشفہ 8:13

"اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام برہ کی کتاب میں لکھے نہیں گئے جو بنائے عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے۔

مکاشفہ 8:17

اس کا اشارہ ان کی طرف ہے جو چنے ہوئے نہیں ہیں) "اور زمین پر کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے اس حیوان کا یہ حال دیکھ کر کہ پہلے تھا اور اب نہیں اور پھر موجود ہو جائے گا تعجب کریں گے"

مکاشفہ 27:21

"اور اس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہو گا مگر وہی جن کے نام برہ کی کتاب حیات میں لکھے ہوئے ہیں"

اوپر کے حوالوں کو دیکھیں ان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ الیکشن یا برگزیدگی کی بنیاد خالص خدا کی حاکمانہ مرضی پر ہے خدا تخلیق عالم سے پہلے دیکھ سکتا تھا کہ کون خوشخبری پر ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا لیکن یہ الیکشن یا برگزیدگی کی بنیاد نہیں ہو سکتا کیونکہ ایمان لانا یا نہ لانا انسانی کاموں میں شریک ہے اس لئے اگر کوئی چیز فضل سے ہے تو وہ کاموں کے سبب سے نہیں ہو سکتی

یوحنا 13-12:1

لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو

اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے"

رومیوں 11:9

"کیونکہ اور ابھی تک نہ تو لڑکے پیدا ہوئے تھے اور نہ انہوں نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا تاکہ خدا کا ارادہ جو برگزیدگی پر موقوف ہے اعمال پر مبنی نہ ٹھہرے بلکہ بلانے والے پر"

رومیوں 16:9

"پس یہ نہ ارادہ کرنے والے پر منحصر ہے نہ دوڑ دھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خدا پر"

رومیوں 6-5:11

"پس اسی طرح اس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں اور اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال کے سبب سے نہیں۔ ورنہ فضل فضل نہ رہا۔ نیک کام کبھی خدا کے الیکشن یا برگدیدگی کی وجہ نہیں ہو سکتے لیکن وہ خدا کی برگزیدہ کرنے والی محبت کے پھل سکتے ہیں یسوع مسیح پر حقیقی ایمان اور شکرگذاری کے کام اس بات کا ثبوت ہیں کہ خدا نے اسے چنا ہے (اس آدمی کو چنا ہے

متی 18-17:7

"اسی طرح ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے اور برا درخت برا پھل لاتا ہے اچھا درخت برا پھل نہیں لا سکتا نہ برا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے"

یوحنا 14:15

"تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمکو چن لیا اور مقرر کیا کہ کر پھل لاؤ اور تمہارا پھل قائم رہے۔ جو کچھ تم میرے نام سے باپ سے مانگو گے وہ تم کو دے گا"

افسیوں 12,11:1

"اسی میں ہم بھی اس کے ارادہ کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے تاکہ جو پہلے سے مسیح کی امید میں تھے اس کے جلال کی

ستائش کا باعث ہوں"

افسیوں 10:2

"کیونکہ ہم اس کی کاری گری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک اعمال کیلئے مخلوق ہے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کے لئے تیار کیا تھا۔"

پطرس 10-8:1

"کیونکہ اگر یہ باتیں تم میں موجود ہوں اور زیادہ بھی ہوتی جائیں تو تم کو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے پہچاننے میں بے پھل نہ ہونے دیں گی اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں وہ اندھا ہے اور کوتاہ نظر اور اپنے گناہوں کے دھوئے جانے کو بھولے بیٹھا ہے۔ پس اے بھائیو اپنے بلاوے اور برگزیدگی کو ثابت کرنے کی زیادہ کوشش کرو۔ کیونکہ اگر ایسا کرو گے تو کبھی ٹھوکر نہ کھاؤ گے"

فلپیوں 14-13:2

ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کئے جاؤ کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے۔"

ہم یاد رکھیں کہ جنہیں خدا نے نجات کیلئے چنا ہے وہ ایمان لائیں گے

اعمال 48:13 غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہوئے اور خدائے کلام کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لے آئے"

فلپیوں 29:1

"کیونکہ مسیح کی خاطر تم پر یہ فضل ہوا کہ نہ فقط اس پر ایمان لاؤ بلکہ اس کی خاطر دکھ بھی سہو۔"

ا تھسلنیکوں 6-4:1

"اور اے بھائیو خدا کے پیارو ہم کو معلوم ہے کہ تم برگزیدہ ہو اس لئے کہ ہماری خوشخبری نہ صرف لفظی طور پر بلکہ قدرت اور روح القدس اور پورے اعتقاد کے ساتھ بھی چنانچہ تم جانتے ہو ہم تمہاری خاطر تم میں کیسے بن گئے تھے اور تم کلام کو بڑی مصیبت میں روح القدس کی خوشی۔ کے ساتھ قبول کر کے ہماری اور خداوند کی مانند بنے"

تھسلنیکوں 15-13:2

"اس واسطے ہم بلاناغہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ جب خدا کا پیغام ہماری معرفت تمہارے پاس پہنچا تو تم نے اسے آدمیوں کا کلام سمجھ کر نہیں (جیسا کہ حقیقت میں ہے) خدا کا کلام جان کر قبول کیا اور وہ تم میں جو ایمان لائے ہو تاثیر بھی کر رہا ہے اس لئے کہ تم اے بھائیو خداوند کی ان کلیسیاؤں کی مانند بن گئے ہو جو یہوداہ مسیح یسوع میں ہیں کیونکہ تم نے بھی اپنی قوم والوں سے وہی تکلیفیں اٹھائیں جو انہوں نے یہودیوں سے۔ جنھوں نے خداوند یسوع کو اور جن کو مار ڈالا اور ہم کو ستا ستا کر نکال دیا۔ وہ خدا کو پسند نہیں آتے اور سب آدمیوں کے مخالف ہیں۔"

II- تھسلنیکیوں 15-13:2

"لیکن تمہارے بارے میں اے بھائیو خداوند کے پیارو ہر وقت خدا کا شکر کرنا ہم پر فرض ہے کیونکہ خدا نے تمہیں اس لئے چن لیا تھا کہ روح کے ذریعہ پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ۔ جس کے لئے اس نے تمہیں ہماری خوش خبری کے وسیلہ سے بلایا۔ تاکہ تم ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال حاصل کرو پس اے بھائیو ثابت قدم رہو اور جن رایتوں کی تم نے ہماری زبانی یا خط کے ذریعے تعلیم پائی ہے ان پر قائم رہو۔"

2 تمتھیس 10:2

اسی سبب سے میں برگزیدہ لوگوں کی خاطر سب کچھ سہتا ہوں تاکہ وہ بھی اس نجات کو جو یسوع مسیح میں ہے ابدی جلال سمیت حاصل کریں۔

یعقوب 5:2

اے میرے پیارے بھائیو سنو کیا خدا نے اس جہان کے غریبوں کو ایمان میں دولت مند اور اس بادشاہی کے وارث ہونے کے لئے برگزیدہ نہیں کیا جس کا اس نے اپنے محبت کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے۔"

3- خاص لوگوں کے چناؤ یا برگزیدگی کا مکمل انحصار خدا کے حاکمانہ فضل اور قدرت پر تھا جو اپنی تمام مخلوقات کے سب حصوں پر اختیار رکھتا ہے اس کی تجویز اور قدرت کے بغیر کوئی چیز وقوع میں نہیں آ سکتی۔

خروج 19:33

"اس نے کہا میں اپنی ساری نیکی تیرے سامنے ظاہر کروں گا اور تیرے ہی سامنے خداوند کے نام کا اعلان کروں گا اور میں جس پر مہربان ہونا چاہوں مہربان ہوں گا اور جس پر رحم کرنا چاہیوں رحم کروں گا" (رومیوں 9:10-24 تک بھی دیکھیں)"

ایوب 2,1:42

"تب ایوب نے خداوند کو یوں جواب دیا میں جانتا ہوں کہ تو سب کچھ کر سکتا ہے اور تیرا کوئی ارادہ روک نہیں سکتا"

زبور 3:115؟

" رب الافواج قسم کھا کر فرماتا ہے یقیناً جیسا میں نے چاہا ویسا ہی ہو جائے گا اور جیسا میں نے ارادہ کیا ہے ویسا ہی وقوع میں آئے گا ساری دنیا کی بابت یہی ہے اور سب قوموں پر ہی ہاتھ بڑھایا گیا ہے کیونکہ اب الافواج نے ارادہ کیا ہے کون اسے باطل کرے گا اور اسکا ہاتھ بڑھایا گیا ہے کون اسے روکے گا"

۔یسعیاہ 9:46-11

"پہلی باتوں کو جو قدیم سے ہیں یاد کرو کہ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں میں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں جو ابتداہی سے انجام دیتا ہوں اور ایام قدیم سے دو باتیں جو اب تک وقوع میں نہیں آئیں بتاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میری مصلحت قائم رہے گی اور میں اپنی مرضی بالکل پوری کروں گا"

۔عسیاہ 11:55

"اسی طرح سے میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا۔ بلکہ جو کچھ میری خواہش ہو گی وہ اسے پورا کرے گا اور اس کام میں جس کے لئے میں نے اس بھیجا موثر ہو گا۔"

متی 15:20

"کیا مجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہوں سو کروں یا تو اس لئے کہ میں نیک ہوں بری نظر سے دیکھتا ہے۔"

رومیوں 21:9

"کیا کمہار کو مٹی پر اختیار نہیں کہ ایک ہی بوند سے میں ایک برتن عزت کیلئے بنائے اور دوسرے بے عزتی کیلئے"

رومیوں 33:11-36

"واہ خدا کی دولت اور حکمت اور علم کی ہی عمیق ہے اس کے فیصلے کس قدر ادراک سے پرے (ہیں) اور اس کی راہیں کیا ہی بے نشان ہیں خداوند کی عقل کو نے جانا کون اس کا صلاح کار ہوا۔ یا کسی نے پہلے اسے کچھ دیا ہے جس کا بدلہ اسے دیا جائے گا۔ کیونکہ اسی کی طرف سے اور اس کے وسیلہ سے اور اسی کیلئے سب چیزیں ہیں۔ اس کی تمجید ابد تک ہوتی رہے امین"

4۔ جب کہ خدا پہلے سے سب چیزوں کو دیکھتا ہے انسان کا نجات کیلئے چناؤ اس کے علم سابق پر نہیں ہے اس بات پر نہیں کہ انسان انجیل کے ساتھ کیا کرے گا۔

رومیوں 29:8

"کیونکہ جن کو اس نے پہلے سے جانا اس نے ان کو پہلے سے مقرر بھی کیا کہ اس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے"

اس آیت کے بارے میں کچھ کہنا چاہیے کیونکہ آرمینین نے اسے استعمال کیا ہے یہ بات ثابت کرنے کیلئے الیکشن (برگزیدگی) کی بنیاد علم سابق پر ہے یعنی اس بات پر کہ خدا پہلے سے جانتا تھا کہ کون وفادار ہو گا اور کون نہیں ہو گا خدا نے پھر ان کو چن لیا جن کے بارے میں وہ پہلے سے جانتا تھا کہ وہ وفادار ہوں گے یہ سچ ہے کہ خدا پہلے سے انسان کے ایمان کو جانتا ہے وہ پہلے سے سب چیزوں کو بھی جانتا ہے لیکن یہ سچ نہیں ہے کہ خدا اپنے علم سابق کے مطابق چیزوں کا فیصلہ کرتا ہے یعنی خدا انسان کے رد عمل کو دیکھ کر فیصلہ نہیں کرتا کہ وہ خوشخبری کے ساتھ کیا کرے گا آخر کار انسان کا ایمان کہاں سے آتا ہے (یہ پہلی بات ہے جس پر غور کرنا چاہیے) ایمان جو انسان میں خدا دیکھتا ہے یہ وہ ایمان ہے جو خود اس نے پیدا کیا ہے۔ دیکھئے (یوحنا 3:3-8, 44:6,65 افسیوں 2:8-10 فلپیوں 29:1 پطرس 2:1) خدا صرف ان چیزوں کو دیکھتا ہے جو اس نے پہلے خود پیدا کی ہیں۔ اگر خدا کو

پہلے انسان کے دل میں ایمان پیدا کرتا ہے اور پھر اسے برگزیدہ کرتا ہے جسے اس نے ایمان کا تحفہ دیا ہے تو آرمینین کا نظریہ ناکام جاتا ہے جب تک انسان خود اپنے دل میں ایمان پیدا نہ کرے یہ وہ غلطی سے جلدی میں مانتے ہیں کہ ایمان انسان کی اپنی آزاد مرضی کا نتیجہ ہے ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ انسان کی اپنی آزاد مرضی نہیں ہے۔(وہ مکمل طور پر بگڑا ہوا ہے) لیکن آرمینین مانتے ہیں کہ اس کی ایک آزاد مرضی ہے

رومیوں 8/29 (ہمیں اس آیت کے گرامر کو دیکھنے سے بھی اس کو ٹھیک بیان کرنے میں مدد ملے گی ہم دیکھتے ہیں کہ متن کہتا ہے جنہیں اس نے پہلے سے جانا اس کا مطلب ہے کہ الیکشن پہلے سے ہو چکا تھا کیونکہ گرامر کے لحاظ سے جن کو فعل کا مفعول ہے اور فاعل نہیں یہ پہلے چنا جا چکا ہے یا مقرر کیا گیا ہے جو کچھ خدا نے یہاں پہلے سے دیکھا لفظ پہلے سے جانتا (Proegno Foreknew) اکثر نئے عہد نامہ میں استعمال نہیں ہوتا پاک کلام میں اس لفظ کے بہت معنی ہیں۔ اس کا مطلب پہلے سے جاننا نہیں ہوتا یہ زیادہ تر محبت کرنے یا خاص دلچسپی اور خوشی لگاؤ یا کام کی وجہ سے جاننا کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دیکھئے پیدائش 19:18 خروج 52:2 زبور 3:144, 6:1 یرمیاہ 5:1 عاموس 2:3 ہوسیع 5:13 متی 23:7 یوحنا 14:10 اعمال 18:15 I کرنتھیوں 3:8 گلیتوں 9:4 II تمتھیس 19:2 یہ بہت ممکن ہے کہ مقدس پولوس نے اس لفظ کو یہاں رومیوں کے خط میں اسی خوشی مرضی یا محبت کے لئے استعمال کیا ہے کیونکہ خدا کی محبت تقدیر (پہلے سے مقرر کرنا) کی وجہ ہو سکتی ہے اور اس کا نتیجہ نہیں ہے پاک کلام کے مطابق ہماری نجات کی بنیاد مسیح کو قبول کرنے پر نہیں (ہماری قبولیت نہیں) بلکہ اس بات پر ہے کہ مسیح کی قربانی کیوجہ سے خدا نے ہم کو قبول کیا ہے یا مسیح کی قربانی کی وجہ سے ہم خدا کی نظروں میں قابل بن گئے ہیں (افسیوں 6:1) ایماندار جس کی طرف یہاں مقدس پولوس اشارہ کرتی اہے محبت میں پہلے سے اسے دیکھا ہے (رومیں 2:11 کو بھی دیکھیں) وہ پہلے سے چنا گیا ہے پھر مقدس پولوس انہیں علیحدہ کرتا ہے جنہیں اس نے ہمیشہ کی زندگی کیلئے جانا مردود لوگوں کے مقابلہ میں (جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رد کئے گئے ہیں اور انہیں سزا میں ڈالا گیا ہے)

یہ وہ ہیں جنہیں خدا نے اپنی محبت کے سبب سے چنا ہے تاکہ وہ اس کے بیٹے کے ہم شکل

ہوں۔

ہم یہاں دیکھ سکتے ہیں کہ خدا ہی انسان کو چنتا ہے اسے مقرر کرتا بلا تار استباز ٹھہراتا اور جلال بخشتا ہے انسان نہیں بلکہ خدا ان تمام معاملوں میں فیصلہ کرتا ہے۔ اگر ہم انسان کو متحرک اور عملی حالت میں دیکھیں اور خدا کو غیر متحرک یا غیر مزاحم حالت میں تو یہ خدا کے علم سابق یا پہلے جاننے کو متضاد یا بے اصول دیتا ہے یہاں پہلے خدا ہے جو اپنی محبت برگزیدوں سے لگاتا ہے تاکہ وہ انسان کیلئے یہ کام کرے یہاں پہلے جاننے کی بنیاد انسان کی ضرورت پر ہے پہلے یہ کہ اس میں ایمان ہو (جیسے کہ آرمینین اس بات کو اختیار کرتے ہیں) ایسا کرنا اس زنجیر کو توڑتا ہے جس کا خاکہ یہاں مقدس پولوس پیش کرتا ہے۔ وہ زنجیر جس کی کڑیاں صرف خدا ہی گھڑ کر جوڑ سکتا ہے اور انہیں مضبوط کر سکتا ہے پہلے جاننے کی یہ تشریح رومیوں 2:11 پر بھی منطق ہوتی ہے جس میں لکھا ہے کہ خدا نے اپنی قوم کو رد نہیں کر دیا جنہیں اس نے پہلے سے جانا ہے یہ اپطرس 2:1 کیلئے بھی سچ ہے جس میں آیا ہے کہ "وہ خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے اور مسیح کا خون چھڑکے جانے کیلئے برگزیدہ ہوئے ہیں"

کسی بائبل سٹڈی میں اگر کوئی لفظ آیت جو صاف دکھائی نہیں دیتی یا ظاہر طور پر بائبل کی صاف تعلیم کے متضاد دکھائی دیتی ہے۔ تو اس کا درست مطلب سمجھنے کیلئے اس کا مقابلہ سیاق و سباق کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ہم زیادہ صاف شہادت کو کم صاف ثبوت یا شہادت کی خاطر نظرانداز نہیں کر سکتا خاص طور پر جب ہم بائبل کے مشکل حصے پر سوال کرتے ہیں اس قسم کے مقابلے میں ہمیں بائبل مقدس کا بہت گہرا اور مکمل علم حاصل ہوگا بائبل کے لکھے جانے میں خدا بغیر مقصد کے اپنے آپ کو نہیں دہراتا۔ کلام مقدس میں بہت سی چیزیں ہیں جن کا مقابلہ آپس میں کیا گیا ہے یا مشابہت آپس میں پائی جاتی ہے۔ ان کے ذریعے خدا کا پاک روح ہمیں زیادہ علم بخشتا اور ہمارے یقین اور تسلی کو بڑھاتا ہے اب ہم پورے ایمان کے ساتھ بائبل مقدس کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس میں مشغول رہتے ہیں۔

سوالات برائے نظرِثانی

1- یہ کیوں ضروری یہ کہ ہم جان لیں کہ تمام مسئلوں کی تعلیم صرف بائیبل مقدس سے آتی ہے

2- کلام مقدس سے ایک آیت لکھیں جو صاف طور پر تعلیم دیتی ہے کہ خدا کے برگزیدہ لوگ نہیں جنہیں اس نے مخلصی دینے کا فیصلہ کیا ہے؟

3- خدا نے کب ان کو چنا جنہیں اس نے بچانے کا فیصلہ کیا تھا کلام مقدس کی کونسی آیت اسے صفائی سے پیش کرتی ہے؟

4- اچھے کام نہیں ہیں (خالی جگہ پر کریں)

5- جن کو خدا نے چنا ہے ان کی فہرست کہاں رکھی ہے؟

6- کس طرح کوئی شخص جان سکتا ہے کہ وہ برگزیدہ (چنا گیا ہے) یا نہیں ہے؟

مندرجہ ذیل مساوی کریں یا مندرجہ ذیل کا مقابلہ کریں

انسان ایمان رکھتا ہے کیونکہ خدا نے اسے چنا ہے	A	رومیوں 13-11:9
برگزیدہ لوگوں کے نام کتاب حیات ہیں	B	متی 22-24:
خدا نے بنائے عالم سے پیشتر ہمیں چن لیا	C	اعمال 48:13
الیکشن کا دارومدار انسانی کاموں پر نہیں بلکہ خدا کے	D	تمتھیس 10:2
فضل اور مقصد پر تھا		
اچھے کام ہماری برگزیدگی کی تصدیق کرتے ہیں	E	رومیوں 33:8
الیکشن غیر مشروط ہے اس لئے کہ	F	II تمتھیس 9:1
خدا نے اچھے کام انسان میں دیکھے		
الیکشن نجات میں ہے لیکن نجات میں ایک نتیجہ ہے۔	G	اکرنتھیوں 8:16
(خدا دکھ تکلیف کو کم کرے گا) اپنے برگزیدہ لوگوں کی خاطر	H	مکاشفہ 24:21
خدا کے برگزیدہ لوگوں پر کوئی الزام نہیں لگا سکتا۔	H	ا پطرس 11-5:1
	K	افسیوں 5,4:1

ایک مختصر بیان کریں کہ رومیوں 29:80 کیوں اس نظریے کو سپورٹ نہیں کر سکتا کہ خدا نے اپنے لوگوں کو اپنے علم سابق کی وجہ سے چن لیا۔

دسواں باب

محدود کفارہ (حصہ اول)

محدود کفار کا مسئلہ فوراً اور سیدھا غیر مشروط برگزیدگی کے بعد آتا ہے خدا جس نے اپنے لوگوں کو چن لیا کہ انہیں نجات دے وہ یسوع مسیح کے وسیلے ان کے لئے نجات مہیا کرے گا وہ سوال جس کا جواب اس مسئلے میں دی اجاتا ہے یہ ہے کیا مسیح صلیب پر انسان کیلئے مر گیا بغیر کسی تمیز کے یا کیا اس کی موت سے صرف برگزیدہ لوگ سچ مچ بچ گئے پہلی پوزیشن ان لوگوں کی ہے جو عالمگیر کفارہ کو مانتے ہیں۔ یہ آرمینین ہیں جو اس پوزیشن کو مانتے ہیں دوسرا نظریہ ہے محدود کفارہ کا نظریہ ہے جسے کیلونسٹ مانتے ہیں

صرف بائبل ہی اس کا حقیقی جواب دے سکتی ہے ایسے لوگ بھی ہیں جو عالمگیر کفارے کو اس طرح سے مانتے ہیں کہ آخر کار سب آدمی نجات پائیں گے یہ عام طور پر آرمینین کی تعلیم نہیں ہے لیکن جدید نیو آرتھوڈاکسی کا نظریہ ہے عالمگیر کفارے کی قسم جو آرمینین نے اختیار کی ہے وہ یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح چاہتے تے کہ اس کا کفارہ عالمگیر ہو لیکن انسان نے اس کو ایمان کے قبول کرنے کے انکار سے اسے بے اثر بنا دیا۔ اس لئے آرمینین کی اصل غلطی Doctrine عالمگیر نجات کا نہیں ہے لیکن ممکن عالمگیر نجات ہے (یعنی سب کیلئے نجات حاصل کرنا ممکن ہے)

کفارے کی قوت یا ممکن ہونا

اصل معاملہ یہاں مسیح کے کفارے کی قوت ہے۔ یا اس کی موت اور جی اٹھنے کی قوت سے لوگ سچ مچ بچ جاتے ہیں یا مسیح خداوند اس لئے مر گیا کہ نجات کو انسان کیلئے ممکن بنا دے (ایک امکان جسے انسان اپنی آزاد مرضی سے قبول کرے یا اسے رد کر دے) ریفارمڈ چرچ جو محدود کفارے کو مانتے ہیں یہ تعلیم دیتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی قربانی قوت

والی تھی اور وہ حقیقت میں انہیں بچاتی ہے جو باپ نے اسے دیئے ہیں۔ (جن کو خدا نے ازل سے چنا اپنی محبت کے سبب سے) جیسا کہ ہم نے پچھلے سبق میں دیکھا کہ الیکشن بذات خود کسی کو بچاتا نہیں لیکن اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ برگزیدہ لوگوں کو نجات ملے گی۔ الیکشن کے بعد جو چنے گئے ہیں انہیں مخلصی کی ضرورت ہوتی ہے یہ ضرورت مسیح خداوند پوری کرتا ہے گناہ کی لعنت اپنے اوپر لینے سے (وہ ہمارے لئے گناہ بنا...) اور موت پر فتح حاصل کرنے سے اگر غیر مشروط برگزیدگی کا مسئلہ سچ ہے جیسا کہ کلام مقدس میں سکھایا گیا ہے مسیح کا قیمتی خون ان کے لئے بہایا نہیں گیا جو چنے نہیں گئے اور جنہیں خدا جانتا ہے کہ وہ گناہ کی سزا کے ماتحت رہتے ہیں۔

کفارے کا مطلب کیا ہے

اس کا لفظی مطلب یہ ہے کہ انسان خدا کے ساتھ ایک بنایا گیا ہے (اس کا خدا کے ساتھ پراسرار اتحاد ہے) اس کا خدا کے ساتھ میل ملاپ ہوا ہے (کیونکہ اس کے گناہ کفارے کے ذریعے ڈھانکے گئے ہیں) کیونکہ یہ انسان کا گناہ تھا جس نے خدا اور انسان کے درمیان دشمنی پیدا کی اس لئے انسان اسی صرت میں (راستباز ٹھہر سکتا ہے جب گناہ دور کی اجائے (ڈھانکا جائے) یہ قیمت اس وقت ادا کی گئی جب خداوند یسوع نے صلیب پر اپنی جان دی تمام برگزیدہ لوگوں کیلئے اس میں گناہ کی غلامی سے آزاد کیا (ہمارا فدیہ ادا کر کے) یہ ادائیگی صرف برگزیدوں کے لئے ہوئی جب خداوند یسوع نے ہمارا عوضی بن کر صلیب پر ہمارا کفارہ دیا

کفارہ خدا کی آزاد مرضی اور حاکمانہ محبت کا نتیجہ ہے (یوحنا 16:3 رومیوں 25:5 یوحنا 10-9:4) خدا کسی کو بچانے کیلئے مجبوری کے ماتحت نہیں تھا۔ جو کچھ مسیح نے اپنے دکھوں اور موت کے وسیلے اپنے لوگوں کیلئے کیا اس کی وجہ باپ کی محبت اپنے لوگوں کیلئے تھی (دیکھئے رومیوں 32:8)

نجات کی تجویز خدا کی خالص محبت اور فضل کی وجہ سے تھی وہ کسی کو برگزیدہ کرنے بچانے کے لئے مجبوری کے ماتحت نہیں تھا۔ پھر بھی ہمیں نجات کے اور پہلو پر غور کرنا چاہیے جس کا اکثر ذکر کیا جاتا ہے وہ ہے

کفارے کی ضرورت

خدا کیلئے یہ ضروری نہیں تھا کہ کسی کو بچائے (یا نجات دے) لیکن جب اس نے ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو بچائے تو وہ صرف ایک ہی طریقہ سے بچا سکتا تھا اور یہ طریقہ اس کے اکلوتے بیٹے کی موت اور جی اٹھنے کے وسیلہ سے تھا صرف اسی نجات کے (way
(Tale of two cities the only
طریقے سے خدا خود بھی راستباز ٹھہر سکتا تھا اور جو مسیح کو قبول کرے وہ اس کو بھی راستباز ٹھہرا سکتا تھا (رومیوں 26:3) انسان کا گناہ خدا کی نظروں میں جو نہایت ہی پاک ہے (بے حد پاک ہے) نہایت گھنونا ہے۔ خدا کی کامل پاکیزگی اور انصاف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ نہایت عالی مرتبہ خدا کے خلاف گناہ کی سزا سخت ترین اور ابدی ہو جو انسان کے بدن اور روح دونوں کو دی جائے

کفارے کی محدود حالت

کفارے کی قیمت کیا تھی پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یسوع مسیح کامل خدا اور کامل انسان تھا (اس کی انسانی روح نے علیحدہ شخصیت اختیار نہ کی بلکہ اپنے آپ کو ایک ہی ایسی شخصیت میں ظاہر کیا) یوں اس کی دو ذاتیں اور واحد شخصیت تھی۔ اس کے دکھوں اور موت کی قیمت بے حد تھی۔ اپطرس 18:1-19 میں لکھا ہے کہ "ہماری خلاصی سونے چاندی کے ذریعے سے نہیں ہوئی لیکن مسیح کے بیش قیمت خون سے" اگر خدا چاہتا تو مسیح کی موت سب انسانوں کی نجات کا سبب ہو سکتی تھی ہر ایک کو بچانے کیلئے یہ کافی تھی اگر خدا ایسا

چاہتا اگر خدا زیادہ کو بچانا چاہتا تو مسیح کو زیادہ کی خاطر زیادہ دکھ اٹھانے نہ پڑتے تو لاکھوں لوگوں کو یا ایک شخص کو بچانے کیلئے اس نے دکھ اور موت سہی۔

خدا کا انصاف اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ ایک کامل قربانی جس کی قیمت بے حد ہو ادا کی جائے قربانی کی قیمت سے نجات حاصل کرنے والوں کی تعداد مقرر نہیں کی جاتی۔ لاکھوں اور کروڑوں کو یا ایک شخص کو بچانے کیلئے کامل قربانی کی ضرورت تھی (تاکہ خدا کی محبت اور انصاف پورا ہو) مسیح کی قربانی کے ذریعے یہ ضرورت پوری کی گئی

کفارے کے کافی ہونے کی بات از حد ضروری ہے کیونکہ بعض لوگ کیلونسٹ پر الزام لگاتے ہیں کہ کفارے کو محدود کرنے کی وجہ سے مسیح کی موت کی قیمت کم ہو جاتی ہے۔ مسیح کے خون کی قیمت نجات حاصل کرنے والوں کی تعداد سے مقرر نہیں کی جاتی بلکہ اس کے اللہ کی وجہ سے اس کی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ ان پر کیا اثر ہوا جنکے کے لئے وہ مر گیا جب کہ مسیح کا کام سب کے لئے کافی تھا یہ سب کیلئے موثر نہیں تھا۔ یعنی اس کا یہ مقصد نہیں تھا کہ سب کو بچائے لیکن صرف مطلوب لوگوں کو مسیح جب صلیب پر اپنی جان دے رہا تھا تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا وہ صرف ان کو بچانا چاہتا تھا جو باپ نے بنائے عالم سے پیشتر اپنے لئے چنے تھے۔ دیکھیں کہ صرف ان کے لئے دعا کرتا ہے یوحنا 3,2:17 اور یوحنا 24,12,9,6:17

یہ وجہ کہ خدا نے کیوں سب لوگوں کو نہ چنا اور مسیح خداوند کیوں سب آدمیوں کیلئے نہ موا ہمارے لئے ایک بھید ہے تاہم اس تجویز کے بارے میں خدا کا کلام ہمیں یہ بات سکھاتا ہے یقیناً ہمارے لئے خیال کرنا یا سوچنا راستبازی کا کام اور ضروری نہیں کہ خدا نے کیوں سب کو نہ چنا۔ اگر خدا کسی مجبورت کے ماتحت ہو تاکہ وہ کسی کو یا سب کو بچائے تو نجات خدا کے فضل سے نہ ہوتی۔ زیادہ بھید کی بات یہ ہوتی کہ کس طرح خدا ایک آدمی کو اتنا پیار کرتا کہ وہ اسے اپنے بیٹے کو بھیجتا جو اس کے لئے اپنی جان دیتا۔

اگر مسیح نے سب کیلئے مرجانا اور سب انسان (بلا تمیز مذہب اور علت) نجات پاتے تو

مسیح کے کفارے کی قوت میں کوئی کمی واقع نہ ہوتی

لیکن بائبل مقدس سے یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ تمام لوگ ایماندار نہیں ہیں۔ اور بہت سے لوگ ہمیشہ کیلئے کھوئے ہوئے ہیں (سزا کے ماتحت ہیں) تاہم اگر یہ کہیں کہ مسیح سب کے لئے موا اور پھر بھی کچھ کھوئے ہوئے ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ حقیقت میں مسیح کی موت نے کسی کو نہیں بچایا لیکن اس کی موت نے سب کے لئے نجات حاصل کرنا ممکن بنا دیا۔ اور سب کیلئے نجات کا موقعہ مہیا کیا۔ پھر یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اسے قبول کرنے کا فیصلہ کرے گا یا خدا کی تجویز اور مسیح کے کام کو رد کرے گا یہ کفارے کی قوت کو گناہگار آدمی کے ہاتھ میں دینے والی بات ہے اگر آدمی مسیح خداوند کے کفارے کو رد کرتا ہے پھر خدا اپنی تجویز کو پورا کرنے کے قابل نہیں رہتا مسیح کی موت اس صورت میں آچھی ہے کہ انسان خود اس کی خواہش کرے۔ (یعنی یہ کہے کہ مسیح میرے لئے مر گیا) وہ چاہتا ہے یہ دیکھنا بہت آسان ہے کہ اگر آرمینین درست ہوں تو خدا کی ساری تجویز انسان پر منحصر ہے اگر انسان مکمل طور پر بگڑا ہوا ہے جیسا کہ خدا کے کلام کی تعلیم ہے اور اسے انسان پر چھوڑ دی اجائے کہ وہ توبہ کرے اور ایمان لائے تو کوئی بھی نجات نہیں پا سکتا (کوئی بھی تجویز حاصل نہیں کرے گا)

آرمینین کے نظریہ کے مطابق لامحدود کفارے کی تعلیم مسیح کے خون کو ف-ول (بے فائدہ) بنا دیتی ہے کیونکہ حقیقت میں یہ کسی کو نہیں بچاتا) تاہم جس کے گناہ ڈھانکے گئے ہیں خدا کی نظروں میں وہ ہلاک نہیں ہوتا۔

اگر مسیح سب کے لئے موا تو پھر سب بچ جائیں گے یہ عالمگیر نجات کا نظریہ ہے جسے بہت سے آرمینین بھی نہیں مانتے)

کیلونسٹ پر اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ کفارے کی قوت کو محدود کرتے ہیں کیونکہ یہ مانتے یا کہتے ہیں کہ کفارہ موثر ہے کچھ کیلئے (یعنی خدا کے برگزیدہ لوگوں کیلئے) لیکن حقیقت میں کیلونسٹ اسے محدود نہیں کرتے خدا اسے محدود کرتا ہے اپنے لوگوں کیلئے

متی 21:1-

یہ آرمینین ہیں جو حقیقت میں مسیح کے کام پر حد بندی لگاتا ہے جب وہ مسیح کے خون کی قوت کو محدود کرتا ہے ان کو بچانے کیلئے جنہیں خدا بچانا چاہتا ہے کیلونسٹ کفارے کی تعداد کے لحاظ سے محدود کرتے ہیں اور آرمینین بذات خود صفت یا خوبی کے لحاظ سے (قوت کے لحاظ) اس محاظ سے وہ نہایت سنگین حد لگاتے ہیں۔ مسیح کے کام پر کیلونسٹ پر یہ الزام نسبتاً زیادہ سنگین ہے جب ہم مسیح کے کام پر غور کرتے ہیں تو ہمیں اسے حقیقت کی روشنی میں دیکھنا چاہیے اور امکان کی صورت میں نہیں مسیح کی کفارہ بخش موت خدا کے عدل کے تقاضے کو پورا کرتی ہے، گناہ کی مزدوری موت پر سے پوری کر دی گئی ہے کیونکہ خدا کے عدل کا جائز تقاضہ یہ تھا کہ گناہ کی پوری سزا دی جائے۔

مسیح کی موت نے دونوں لعنتوں کو ختم کر دیا یعنی اس لعنت کو جو آدم کے وسیلے سے ہم کو ملی تھی اور وہ لعنت جو ہمارے اپنے گناہ کی وجہ سے ہم پر تھی۔ جس طرح آدم کے گناہ نے ہمارے لئے ہلاکت کو ممکن نہ بنایا بلکہ سب آدمیوں کو ابدی ہلاکت اور موت کے نیچے کر دیا۔ اسی طرح مسیح کی موت سے نجات ہمارے لئے ممکن نہیں بلکہ اس نے ان کے لئے حقیقت میں نجات حاصل کی جن کی خاطر وہ مرگیا۔

یہ ایمان رکھنا کہ خدا سب انسانوں کو نجات دینا چاہتا تھا لیکن کچھ حقیقت میں ہلاک ہوگئے یہ ماننے کے برابر ہے کہ خدا اپنی مرضی پوری کرنے کے قابل نہیں ہے یا بعد میں اس نے اپنا خیال تبدیل کر لیا ہے۔

خدا سب کچھ کر سکتا ہے اور لاتبدیل ہے جو کچھ اس نے ارادہ کیا ہے یا فیصلہ کیا ہے وہ اسے پورا کرنا چاہتا ہے اور کر بھی سکتا ہے سنے کہ خدا کا کلام جو قوت سے معمور ہے یسعیاہ نبی کی معرفت کیا کہتا ہے۔یسعیاہ 11:55 اس طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اسے پورا کرے گا اور اس کام میں جس کیلئے میں نے اسے بھیجا موثر ہوگا۔"

قادر مطلق کی مرضی پر انسان غالب نہیں آسکتا یا جو کچھ خدا نے ازل سے مقرر کیا ہے اس کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے اس کی تجویز کو خراب نہیں کر سکتا ایسا خیال کرنا یا ایسے نظریے کو ماننا سخت مغروری کی بات ہے۔ یا اس میں بہت غرور یا تکبر پایا جاتا ہے۔ اگر کچھ ہلاک ہو جاتے ہیں تو پھر یہ خدا کی مرضی ہے یہ اس کی مرضی کے خلاف نہیں ہے (گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا موجوہ حالات پر کوئی کنٹرول نہیں) II کرنتھیوں 24,3:4 تھکینوں 12,11:2)

آرمینین کا نظریہ جو خدا کو راستباز یا ایماندار ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اس نے خدا کو کمزور بنا دی اہے جس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ اور صرف محدود انسان ان کو کھولنے کا فیصلہ کر سکتا ہے یہ خدا کو جھوٹا بھی بنا دیتا ہے خدا قادر مطلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن اگر وہ اپنی مرضی پوری کرنے کے قابل نہیں (کہ سب آدمیوں کو بچائے جیسا کہ آرمینین تعلیم دیتے ہیں) پھر حقیقت میں خدا ناکارہ ہے

خدا کا برہ اس کی بھیڑوں کیلئے موا

بائبل کے مطابق مسیح کن کیلئے مرگیا۔ اس نے اپنی بھیڑوں کیلئے اپنی جان دی۔(یوحنا 29-24,15:10) میں فرض کرتا ہوں کہ آرمینین کہتے ہیں کہ تمام لوگ مسیح کی بھیڑیں ہیں۔ اگر وہ سب کے لئے مرگیا لیکن کیا وہ متی 46-31:25 میں ہم عدالت کے دن کا ایک بیان پڑھتے ہیں۔ جو کچھ واقع ہوتا ہے اسے سمجھنا ضروری ہے۔ اس سے پہلے کہ کسی کے ایمان یا کام کے بارے میں کچھ کہا جائے وہ جدا کئے جاتے ہیں بکریاں بائیں طرف اور بھیڑیں دائیں طرف کھڑی کی جاتی ہیں یہ دائیں اور بائیں جانب یا حالت کو اکثر پاک کلام میں بچ جانے یا ہلاک ہونے کی حالت کیلئے استعمال کیا گیا ہے یہ ظاہر ہے کہ خدا ازل سے جانتا ہے کہ کون لوگ بکریون کی مانند ہیں اور کون اس کی بھیڑوں میں شامل نہیں۔ جو بھیڑیں ہیں صرف وہی نجاتی یافتہ ہیں۔ یہ ان کے کاموں کا نتیجہ نہیں کوئی بات کاموں کے

بارے میں ذکر نہیں کی گئی۔

جس میں ایمان کے کام بھی شامل ہیں جن کا ذکر آرمینین کرتے ہیں کہ یہ انسان کا تحفہ یہ خدا کیلئے جب تک دونوں کو جدا نہ کیا جائے یہ اس لئے ہے کہ مسیح کا خون اپنی بھیڑوں کیلئے بہایا گیا اور پاک روح نے ان کے دل میں ایمان پیدا کیا ہے اس رد عمل میں ایک بھیڑ بھ کھو نہیں سکتی۔

خداوند یسوع مسیح یوحنا 15,11:10 میں خود کہتا ہے کہ وہ بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہے اب اگر آرمینین درست ہو اور مسیح سب کیلئے موا تو سب اس کی بھیڑوں میں شامل ہوتے اور سب نجات یافتہ ہوتے۔

یوحنا کی انجیل کے دسویں باب میں خداوند یسوع مسیح ان کا ذکر کرتا ہے جو اس کی بھیڑوں میں شامل نہیں۔ اس لئے وہ اچھے چرواہے کے پیچھے چلنے کے قابل نہیں کیونکہ وہ اس کی آواز کو نہیں پہنچانتیں (یوحنا 26:10-27) بھیڑوں کیلئے نہ صرف ممکن بنایا جاتا ہے بلکہ انہیں حقیقت میں ہمیشہ کی زندگی دی جاتی ہے۔ امکان صرف اتفاق کی بات ہے اور اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ روحانی طور پر وہ کس قدر بہتر بن سکتے ہیں۔ یوحنا 28,27:10 میں خداوند یسوع نے کہا میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔ میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گی کیا اس سے کوئی صاف بات ہو سکتی ہے مسیح خداوند کس طرح اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے یوحنا رسول ہمیں بتاتا ہے کہ خداوند یسوع اچھی طرح اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے اور ان کے بارے میں یہ خیال کرتا تھا کہ یہ وہ ہیں جو باپ کی طرف سے اس کو ملی ہیں۔ وہ ان کو جانتا تھا جو باپ کی طرف سے اس کو دی گئی تھیں۔ دیکھئے یوحنا 29:1 اور 24,12,11,9,6,2:17 یہ اسکو دی گئی تھیں تاکہ وہ انہیں گناہ اور موت سے بچائے

محبت جو خداوند یسوع نے اپنی موت میں دکھائی وہ عام یا بے شعور (بے اصول) محبت نہ تھی بلکہ ایک بہت ہی خاص قسم کی محبت تھی۔ خداوند کی یہ محبت اس کی کلیسیا کے لئے

تھی اس کی دلہن کیلئے اگر ہم کہیں کہ اس کی نجات محبت اور سب آدمیوں کیلئے خواہش کریں پھر خداوند یسوع کسی روحانی حرامکاری کا مرتکب ہو گا ان کے ساتھ محبت کرنے اور ان سے شادی کرنے کیلئے جو اس کی اپنی دلہن نہیں۔ خدا کا فضل اور محبت کبھی بے اصولی کو ظاہر نہیں کرتا۔ کیوپڈ کے تیر کی طرح جو اس نے اندھیرے میں چلایا اس خیال سے کہ کسی کو تو ٹھیک نشانہ لگے گا۔

اگر کفارہ محدود ہو تو کیا خدا کے انصاف کو توڑا جاتا ہے میں یقین کرتا ہوں کہ آرمینین کا مقصد یہاں یہ ہے کہ خدا کو زیادہ انصاف کا حامی کر کے دکھایا جائے (ایک ناممکن مشن ہے) جب کہ یہ خدا کی نظر میں زیادہ عمدہ دکھائی دے اور آدمیوں کیلئے زیادہ خوشگوار معلوم ہو۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خدا کو کب ضرورت پڑی تھی کہ انسان اس کے کاموں کی تصدیق کرے۔ آرمینین یہ تعلیم دیتے ہیں کہ مسیح سب آدمیوں کیلئے مرگیا وہ کہتے ہیں کہ صرف یہی جائز ہے لیکن اگر مسیح سب کاموں کے لئے مرگیا پھر اس نے سب آدمیوں کے گناہ کی لعنت اور سزا کو اٹھایا۔ یہی صلیبی موت کا مقصد تھا لیکن ہم جانتے ہیں کہ سب نجات یافتہ نہیں ہیں۔ وہ جو خداوند یسوع مسیح پر ایمان نہیں رکھتا انہیں دوزخ کی سزا دی گئی ہے یوحنا 18:3-19 آرمینین بھی اسے مانتے ہیں (سوائے چند ایک کے جو عالمگیر کفارے کو مانتے ہیں)۔

اگر آرمینین درست ہیں تو پھر خدا بے حد بے انصاف ہے

مسیح خداوند نے ان کیلئے بھی گناہ کی سزا برداشت کی جو کبھی اس پر ایمان نہیں لائے۔ اور بعد میں خدا دوزخ میں ان پر اپنا قہر نازل کرے گا یہ ایک ہی جرم کیلئے دو سزائیں ہیں دوہری سزا یہ یقیناً خدا کے کامل انصاف کے مطابق نہیں۔ اس لئے خدا کو زیادہ انصاف کا حامی بنانے کی کوشش نے اس۔ بالکل بے انصاف بنادیا ہے

نجات جو خداوند ہمیں دیتا ہے یا خدا کے فضل سے ہے بالکل فضل سے نہیں فضل اور

کام آپس میں مل نہیں سکتے (رومیوں 6:11) لورین بوئٹنر نے اپنی کتاب (ریفارمڈ تقدیر الٰہی کی تعلیم) میں مندرجہ ذیل مثال دی ہے جو اس پر فٹ آتی ہے لکھتے ہیں کہ کیلونسٹ کے پاس ایک تنگ پل ہے (محدود کفارہ) جو دریا یا ندی کے دوسرے کنارے تک جاتا ہے آرمینین کے پاس ایک کھلا (چوڑا) پل ہے جو دریا یا ندی کے درمیان تک جاتا ہے چنانچہ دوسری طرف پہنچنے کیلئے مسیح کو ایمان سے قبول کرنے اور دیگر نیک کاموں کا پل بنانا پڑے گا یہ مسیح کے کام کو بے فائدہ بنا دیتا ہے جب تک کہ انسان خدا ساتھ تعاون نہ کرے لیکن اس قسم کا تعاون خدا کے کلام کے مطابق نہیں۔ انسان نجات کے کام کیلئے خدا کے ساتھ تعاون میں ہوتا بے شک جب خدا اس کے دل اور زندگی می کام کرتا ہے تو انسان اس کا جواب دیتا ہے حقیقی پل جو خدا بناتا ہے وہ تنگ ہے لیکن یہ آخر تک جاتا ہے۔ (متی 13:7-14 میں مسیح خداوند نے فرمایا) اسے ضرور پڑھیں۔

اتنی فکرمندی کیوں؟

کیلونسٹ کیوں اتنے بے چین ہو جاتے ہیں آرمینین کی لامحدود کفارے کی تعلیم کے بارے میں یہ صرف نقطہ چینی کیلئے یا علم الٰہی کی باتون پر اچھا مکالمہ ہو۔ یہ مسیح کے کام کی مرکزی تعلیم ہے آرمینین صلیب کو محض ایک خواہش یا ایک ایسا تحفہ بنا دیتے ہیں جو سب آدمیوں کے سامنے رکھا گیا ہو۔ اس خواہش یا امید کے ساتھ کہ شاید کوئی اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔ صلیب کی قوت کہاں ہے یہ آدمیوں کے ہاتھ میں ہے خدا کے ہاتھوں میں نہیں جو قادر مطلق خدا ہے یہ بہت ہی خیر خواہی کی بات ہے کہ آپ ایک جنبی کے پاس جا کر اس کو بتائیں کہ خدا تمہیں پیار کرتا ہے اور یسوع مسیح صلیب پر **تمہارے** لئے مرگیا اور جب تک ایمان سے **اس کو قبول نہ کریں اس کا خون تمہارے لئے بے فائدہ** بہایا گیا ہے لیکن یہ مسیح نہں بلکہ ہمیں سب آدمیوں **کو یہ جاننا چاہیے کہ خدا نے اپنے بیٹے** کو بھیجا کہ اپنے لوگوں کے گناہ اپنے اوپر اٹھائے تاکہ وہ جو توبہ کرے اور ایمان لائے ہمیشہ

کی زندگی پائے اگر وہ ایسا کریں تب وہ مکمل طور پر محسوس کریں گے کہ خدا نے نہ صرف انہیں چنا ہے بلکہ مسیح نے ان کے نام لئے ہیں (اپنے دل اور دماغ میں) جب وہ صلیب پر مرا۔

سوالات برائے نظرثانی

1- کیا بائبل مقدس کے مطابق مسیح نے حقیقت میں کسی کیلئے نجات مہیا کی یا صرف نجات ان کے لئے ممکن بنائی اپنی موت کے وسے سے بائبل سے کچھ ثبوت پیش کریں

2- اگر مسیح سب لوگوں کیلئے مرگیا جیسے کہ آرمینین کہتے ہیں
(a) کس طرح یہ خدا کو کمزور بنا دیتا ہے
(b) کس طرح یہ خدا کو بے انصاف بنا دیتا ہے

3- کفارہ کا کیا مطلب ہے؟
کون سی چیز کفارے پر حد ٹھراتی ہے
مسیح کن کیلئے مرگیا؟

4- خدا نے ------------ محدود کیا
آرمینین کفارے ----------------
یسوع مسیح کی قربانی تھی کہ ---------------------
اپنے گزیدہ لوگوں کیلئے

5- یوحنا رسول کا دسواں باب کس طرح محدود کفارے کی تصدیق کرتا ہے

6- کس طرح عالمگیر کفارے کی تعلیم خدا کی حاکمیت سے انکار کرتی ہے اور انسان کی حاکمیت کو بڑھاتی ہے

7- لوگوں کو بتانا کہ خدا تم سے پیار کرتا ہے اس میں کیا غلطی پائی جاتی ہے

گیارواں باب

محدود کفارہ ----- حصہ دوم

مسیح کی صلیب کے عالمگیر فوائد

ایک طرح سے تمام انسان ایماندار یا بے ایمان مسیح صلیب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ یہ آرمینین کے عالمگیر نظریے سے بالکل فرق ہے جو ایمان نہیں لاتے ان کے لئے یہ نجات بخش فائدہ نہیں ہے یہ وہ فائدہ بھی ہے جو کسی خوبی پر منحصر نہ ہو۔ خدا اس امید سے مہربانی نہیں رکھا راکہ سب مسیحی بننے کیلئے قائل ہو جائیں گے بلکہ یہ عارضی فوائد ہیں جو سب آدمیوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ اپنے برگزیدہ لوگوں کی محبت کی خاطر ہم جانتے ہیں کہ یوسف اور مصریوں کے معاملہ میں یہ ہوا۔ پیدائش 3:39 میں لکھا ہے کہ

"جب اس نے اسے گھر کا اور سارے مال کا مختار بنایا تو خداوند نے اس مصری کے گھر میں یوسف کی خاطر برکت بخشی اور اس کی سب چیزوں پر جو گھر میں یا کھیت میں تھیں خداوند کی برکت ہونے لگی" پیدائش 27:30 بھی دیکھیں

یوسف کو گھر میں رکھنے کے نتائج ظاہر تھے لیکن پھر بھی یہ فوائد ان کی ابدی نجات کا باعث نہ ہوئے

متی 45:5 اور اعمال 7:14 میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنے سورج کو نیکوں اور بروں دونوں پر چمکاتا ہے اور دونوں نیکوں اور بدوں کیلئے مینہ برساتا ہے اگرچہ یہ ایمان نہ لانے والوں کیلئے برکت کا باعث معلوم ہوتا ہے یہ آخر کار اس کی لعنتوں میں شمار کیا جائے گا اور اسے عدالت کے دن اقرار کرنا پڑے گا کہ اس نے خدا کی ان نعمتوں کے بدلے میں اس کی تعریف نہ کی دیکھیں متی 27:16 24:25-46 رومیوں 10:14-12 II کرنتھیوں 10:5 مکاشفہ 12:22

خدا اپنے لوگوں کو برکت دینے کی خاطر وقتی طور پر بے ایمانوں کو خوشحال کرتا ہے ہم اسے صفائی کے ساتھ زبور 73 میں دیکھ سکتے ہیں (خاص طور پر آیات 27,19,17,12) اپنے برگزیدوں کی خاطر اور انجیل اور اس کا پیغام آگے بڑھ سکے خدا نے دنیا میں ایک امن اور پائیداری قائم کی ہے بے ایمان لوگ بھی اس میں شامل ہیں جو خدا کے لوگوں کے ساتھ رفاقت رکھنے سے چند فوائد حاصل کر سکتا ہے اگر گناہ کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو ایماندار اور بے ایمان لوگ جسمانی طور پر آپ سمیس انتا لڑیں گے جتنا کہ یہ دنیا برداشت کر سکتی ہے۔

پیشتر ہی دنیا میں کافی ایذا رسانی ہوتی ہے تاہم بے ایمانوں کے گناہ آلودہ دل کو پوری طرح کھلا نہیں چھوڑا جاتا فی الحال بے ایمانوں کو ضبط میں رکھا جاتا ہے اور خدا کے احکام جو سول گورنمنٹ نے اپنائے ہیں انہیں ماننا پڑتا کیونکہ یہ سوسائٹی میں مقبول چال چلن کا ایک حصہ ہے ہمیں اس قسم کے عام فضل کو جو سب آدمیوں کیلئے برابر ہے نجات بخش فضل کے ساتھ غلط ملط نہیں کرنا چاہیے جو صرف اس کے برگزیدہ لوگوں کیلئے ہے مسیح کے کام کے فوائد جو اس کی کلیسیا کے لئے وہ مردود لوگوں کی وجہ سے کاٹے جاتے ہیں۔ لیکن دوسری آمد کے وقت اس کے برگزیدہ لوگوں کیلئے زیادہ ہو جائیں گے۔

کیلون اس فضل کا بھی ذکر کرتا ہے جو آدم اور حوا کو گرنے سے پہلے حاصل تھا۔ خدا کا یہ فضل ہم اس بات میں دیکھتے ہیں کہ خدا نے انہیں نا تمام تخلیق میں نہیں رکھا بلکہ جب سب کچھ تیار ہو گیا بہشت تیار ہو گیا اور خدا نے دیکھا کہ سب کچھ اچھا ہے پھر آدم اور حوا کو وہاں رکھا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ عام فضل کا محاورہ علم الٰہی میں استعمال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ یہ دیکھنا نہیں چاہتے کہ وہ جو چنے نہیں گئے انہیں فضل کا کوئی حصہ ملے جب کہ اسے کوئی حاصل نہیں جس کا نتیجہ نجات ہے یا جس کی وجہ سے **خدا کا غضب کم ہو جاتا ہے جو گناہ کے سبب سے ہے پھر ہم اس خوبی اور لیاقت کو کیا کہیں جو بے ایمان رکھتے ہیں ہم** اس محاورہ (عام فضل) کو اس لئے استعمال کرتے ہیں تاکہ انسانی کاموں میں اس کا امتیاز ہو

سکے ہم کرایت کھاتے ہیں جب کسی غیر نجات یافتہ شخص کو جو خدا سے علیحدہ ہے عزت دیتے اگر کوئی بے خدا آدمی درد کی دوائی ایجاد کرتا ہے جس سے عام لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے تو اس کے لئے ہمیں خدا کو عزت دینی چاہیے بہ نسبت کسی انسان کے خدا عام طور پر اپنے عہد کے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کیلئے بے دینوں کو استعمال کرتا ہے غور کریں کہ کس طرح خدا نے شاہ فاس خورس اول کو استعمال کیا کہ اسرائیل کے لوگ یروشلم آکر ہیکل کو تعمیر کریں (عزرا کو کتاب کا پہلا باب پڑھیں)

اسی طرح سے ہم سمجھتے ہیں کہ ان خوبیوں اور لیاقتوں کو جو ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے انہیں خدا کی نظروں میں نیک کام ہیں کہنا چاہیے کیونکہ وہ حقیقی ایمان کا نتیجہ نہیں ہوتے انہیں خدا کے جلال کیلئے نہیں کئے جاتے یہ بات سچ ہے کہ ایک دن سب آدمیوں کو خدا کی عدالت میں کھڑے ہونا پڑے گا اور یہ بتانا پڑے گا کہ جو کچھ خدا نے ہمیں دیا تھا اس کو خدا کے جلال کیلئے استعملا کیا ہے یا نہیں یہ سچ ہے کہ صلیب کے نتیجہ میں سب آدمیوں کو فائدہ پہنچا ہے لیکن ہم اسے نجات بخش فضل یا گناہ کے لئے عالمگیر کفارہ کے ساتھ غلط ملط نہ کریں

عالمگیر نجات پر اعتقادر کھنے والوں کے حوالہ جات

ہم مختصر طور پر ان حوالوں پر غور کریں گے جن کے بارے میں آرمینین دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ حوالے عالمگیر نجات کے امکان کی تعلیم دیتے ہیں۔ عام طور پر آرمینین ان آیات پر بھروسہ رکھتے ہیں جو ظاہر ہوتی ہیں کہ ان میں عالمگیر کفارے کی تعلیم پائی جاتی ہے یا مسیح کی صلیبی موت سب انسانوں کیلئے تھی یا مسیح کی موت کے فوائد تمام دنیا کیلئے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ بائبل مقدس خدا کا کلام ہے یہ (1) الہامی ہے II تمتھیس 16:3 اور دوسرا پطرس 21:1 (2) یہ سچا کلام ہے امثال 21:22 امثال 5:30-6 ا تھلنیکوں 13:2 یعقوب 18:1 یوحنا 21:2 (3) بدلتا نہیں اور تبدیل نہ ہونے والا یسعیاہ 8:40 مرقس 31:13 عبرانیوں

13:6-18 یعقوب 17:1 اپطرس 23:1-25 خدا کا کلام جھوٹ نہیں بولتا متضاد بات نہیں کرتا کیونکہ خدا اس مصنف ہے جب دو مشکل حوالے ہوں جو فرق فرق تعلیم دیتے ہیں ہمیں سمجھ لینا چاہیے کہ صرف ایک ہی بات (تعلیم) سچی ہو سکتی ہے ہم جو نجات کا دیگر حوالوں سے مقابلہ کر کے یہ بات جان سکتے ہیں۔

اب جو بات ہمارے سامنے ہے وہ یہ ہے کہ مسیح خداوند ہر انسان کے گناہوں کے لئے مرگیا (یعنی وہ تمام کیلئے موا) جو اس دنیا میں ہے یا وہ صرف اپنے لوگوں کیلئے مرگیا (یعنی وہ صرف برگزیدہ لوگوں کیلئے موا) یا وہ اس لئے مرگیا کہ نجات حاصل کرنا سب کے لئے ممکن ہو جائے یا وہ کچھ لوگوں کو نجات دینے کیلئے مرگیا) تاکہ نجات کا کام کچھ لوگوں کی زندگی میں حقیقت بن جائے) لیکن دونوں قسم کی تعلیم بائبل مقدس کے ذریعے نہیں سکھائی جا سکتی اس لئے کہ دونوں متضاد باتیں ہیں

اگر ہم ان حوالوں کو غور سے دیکھیں جنہیں آرمینین اپنے نظریے کی حمایت میں استعمال کرتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ہم ان کی راہنمائی کر سکتے ہیں ان کے مناسب متن میں ہمیں دوسروں کا ڈاک پڑھنے سے احتیاط کرنی چاہیے بائبل مقدس میں ایسی باتیں لکھی ہیں اور ایسے خطوط اس میں پائے جاتے ہیں جنہیں ہم عالمگیر طور پر استعمال نہیں کر سکتے یعنی وہ سب آدمیوں کیلئے استعمال نہیں ہو سکتے ہیں مثال کے طور پر اگر آپ مقدس پولوس کے خطوں کو استعمال کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ کن لوگوں کو اور کس مقصد سے وہ لکھ رہا ہے یہ بہت خطرناک تشریح ہے کہ ہم ایک پیراگراف سے ایک امت لے لیتے ہیں اور اس کے ذریعے ایک نظریہ قائم کرتے ہیں بغیر یہ سوچ کہ دوسری آیات کیا سکھاتی ہی اس کے اردگرد جو الفاظ ہیں وہ کیا سکھاتے ہیں۔

افسیوں کے خط کے تمام پیراگراف کو عالمگیر تعلیم کیلئے استعمال ہیں کر سکتے مثلاً افسیوں 4:1 کو ہم یہ فرض نہیں کر سکتے کہ یہ تمام آدمیوں کیلئے ہے اس نے ہمیں بنائے عالم سے پیشتر چن لیا" اس لئے کہ سب چنے نہیں گئے)

افیسوں 1:2 میں لکھا ہے کہ "اس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے گناہوں میں مردہ تھے" ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کا اطلاق سب آدمیوں پر ہوتا ہے افیس 14:2 میں لکھا ہے "کیونکہ وہی ہماری صلح ہے جس نے دنوں کو ایک کر لیا اور جدائی کی دیوار جو بیچ میں تھی ڈھا دیا" ہم نہیں کہہ سکتے کہ سب آدمیوں کی صلح خداوند کے ساتھ ہو گئی ہے نہ فہرست بڑھتی جاتی ہے بنیادی بات یہ ہے کہ کہ یہ تمام مقدسوں کو لکھا گیا ہے۔ جیسے 1:1 میں بیان کیا گیا ہے "ان مقدسوں کے نام جو افسس میں ہیں"

کرنتھیوں کے نام پہلے خط کے ساتویں باب میں جب مقدس پولوس (جو خود غیر شادی شدہ تھا) بیاہ شادی کے بارے میں گفتگو کرتا ہے وہ کہتا ہے اکرنتھوں 9:7 پس میں بے بیاہوں اور بیواؤں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا کہ میں ہوں۔

کیا مقدس پولوس تمام غیر شادی شدہ کو شادی نہ کرنے کی تعلیم دے رہا ہے کیا وہ یہ تعلیم دے رہا ہے کہ تا مشنری اور پادری شادی نہ کریں یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ نہیں متن کو دوبارہ دیکھیں وہ اپنے بارے میں کہہ رہا ہے وہ شادی کی پاکیزگی اور ایسے وقت میں جب کہ سخت ایذا رسانی ہو رہی ہے شادی کرنے کا کیا خطرہ ہے شخصی طور پر قدس پولوس کے بارے میں یہ اچھا ہے کہ وہ شادی شدہ نہیں تھا وہ زیادہ وقت باہر رہتا تھا اس کا بہت سا وقت سفر پر خرچ ہو جاتا تھا اسے ہر وقت قید ہونے کا خطرہ بھی لاحق رہتا تھا وہ اس صورت میں کس طرح ایک اچھا شوہر اور ایک اچھا باپ بن سکتا تھا۔

شادی کے تقدس کے بارے میں وہ کہتا ہے کہ بیاہ کرنا اچھا ہے بہ نسبت اس کے کہ آدمی ساتھی حاصل کرنے کی خواہش میں بھسم ہو جائے مقدس پولوس مسیحیوں کی سخت آزمائش اور امتحان کا بھی ذکر کرتا ہے وہ انہیں آگاہ کرتا ہے جن کی آزمائش ہوتی ہے کہ وہ اپنی بیوی سے زیادہ اپنے ایمان کی فکر کریں آیات 23 اور 29 تا 35)

متین کے ساتھ جو آیت ہے وہ اس کی درست تشریح کا فیصلہ کر سکتی ہے۔

اسی طرح سے ہمیں ان حوالوں کے متن کو دیکھنا چاہیے جو عالمگیر حوالے کہلاتے ہیں جن میں لفظ سب یا سب آدمی یا سب دنیا استعمال ہوا ہے پورے نئے عہد نمہ میں لگا تار اس بات کی ضرورت تھی کہ غلط یہودی خیال (نظریہ) کی تردید کی جائے کہ وہ وہی لوگ نہیں جن کو خدا بچانا چاہتا ہے نئے عہد نامہ کے مصنف اس غلطی کی درستی کیلئے کہتے ہیں کہ مسیح سب قوموں کیلئے مر گیا نہ صرف اسرائیلی قوم کے لئے مسیح بلا امتیاز سب لوگوں کیلئے (دونوں یہودیوں اور غیر یہودیوں کیلئے) مر گیا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسیح بلا امتیاز سب آدمیوں کے لئے مر گیا تعلیمی مثالیں اور اس کے معجزات اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اسرائیل کے علاوہ اوروں کو بھی بچانے کیلئے آیا۔ اسرائیلی کے علاوہ اس کے سامنے ایک وسیع دروازہ کھلا تھا۔ لیکن کسی جگہ بھی ہم یہ نہیں پڑھتے کہ وہ تمام نسل انسانی کو بچانے کیلئے آیا۔ اگر مسیح نے ایسا کیا تو پھر اس کی قربانی بالکل ناکام تھی۔ مندرجہ ذیل حوالے مسیح کے کام کا ذکر کرتے ہیں جو کہ اس نے دنیا کیلئے کیا

یوحنا 29,9:1 "حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی۔ دوسرے دن اس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے"

یوحنا 17,16:3 کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لئے نہیں بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دنیا اس کے وسیلہ سے نجات پائے"

یوحنا 42:4 "اور اس عورت سے کہا اب ہم تیرے کہنے ہی سے ایمان نہیں لاتے کیونکہ ہم نے خود سن لیا اور جانتے ہیں کہ دنیا کا منجی یہی ہے"

II کرنتھیوں 19:5 "مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر دنیا کے ساتھ اپنا میل ملاپ کر لیا اور ان کی تقصیروں کو ان کے ذمہ نہ لگایا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد

کی"

I یوحنا 2,1:2 "اے میرے بچو یہ باتیں میں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں کہ کتنا گناہ نہ کرو اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار موجود ہے یعنی یسوع مسیح راستباز اور وہی ہمارے گناہوں کا کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ تمام دنیا کے گناہوں کا بھی"

ایوب 14:4 "اگر ہم نے دیکھ لیا ہے اور گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے بیٹے کو دنیا کا منجی کر کے بھیجا ہے" مندرجہ ذیل حوالوں میں مسیح کے کام کے بارے میں لفظ سب پایا جاتا ہے"

رومیوں 18:5 "غرض جیسا ایک کے قصور کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا جس نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستباز کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں"

2 کرنتھیوں 15,14:5 "کیونکہ مسیح کی محبت ہم کو مجبور کر دیتی ہے اس لئے کہ ہم سمجھتے ہی کہ جب ایک سب کے لئے موا تو سب مر گئے۔ اور وہ اس لئے سب کے واسطے موا کہ جو جیتے ہیں وہ آگے کو اپنے لئے نہ جئیں بلکہ اس کے لئے جو ان کے واسطے موا اور پھر جی اٹھا"

I تمتھیس 2:4-6 "اور وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسان کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی یسوع مسیح جو انسان ہے"

عبرانیوں 9:2 "نبی اس کو دیکھتے ہیں جو فرشتوں سے کچھ ہی کم کیا گیا کہ یعنی یسوع کو کہ موت کا دکھ سہنے کا سبب سے جلال اور عزت کا تاج اسے پہنایا گیا تاکہ خدا کے فضل سے ہر ایک آدمی کیلئے موت کا مزہ چکھے"

II پطرس 9:3 "خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں

بلکہ تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے اس لئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے"

جب کہ پہلی نظر سے دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حوالے عالمگیر کفارہ کی تعلیم دیتے ہیں۔ یا کم از کم عالمگیر خواہش یا مقصد کی تاہم اپنے سیاق و سباق میں وہ بڑی صفائی سے اس بات کی تعلیم دیتے ہیں کہ مسیحی دنیا کی سب قوموں کیلئے مرگیا نہ صرف اسرائیلی قوم کیلئے یوحنا 16:3 دنیا کی سب قوموں کے لوگوں کے لئے I تمتھیس 6,4:2 لیکن کبھی نہیں موا ہر شخص کیلئے جو انسانی نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم ایک پاک کیتھولک کلیسیا پر ایمان رکھتے ہیں رسولی عقیدہ میں دیکھیں (دیکھیں ہائیڈل برگ کیٹک ام سوال نمبر 54) بعض لوگ کیتھولک کی جگہ عالمگیر استعمال کرتے ہیں تاکہ مقامی کلیسیا پر رومن کیتھولک کلیسیا نہ سمجھ جائے لفظ کیتھولک ایک ایسی کلیسیا کی طرف اشارہ کرتا ہے جس میں دنیا کی سب قوموں سے اور ہر زمانہ کے لوگ شامل ہیں اس قسم کی عالمگیری مذکورہ بالا حوالوں میں پیش کی گئی ہے

آرمینین سچے نہیں ہو سکتے اپنے نظریہ میں جب تک وہ اپنے نقطہ نظر میں مبالغہ آرائی نہ کریں (جو کچھ وہ کہنا چاہتے ہیں اس سے زیادہ نہ کہیں تو) اگر یوحنا 29:1 کو ایک عالمگیر حقیقت کے طور پر لیا جائے "دیکھو یہ خدا کا برہ ہے جو دنیا کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے" تو دنیا میں کوئی گناہ نہیں ہونا چاہیے یا کم از کم ہر شخص جو نسل انسانی سے تعلق رکھتا ہے وہ تبدیل ہو جائے گا۔

حقیقت میں یوحنا بپتسمہ دینے والا یہاں یسعیاہ 53 باب اور آیت 8 میں مسیح کے بارے میں کہتا ہے میرے لوگوں کیلئے گھائل کیا گیا۔ یہاں وہ رسمی یا عہدی تعلق کو پیش کرتا ہے جو خدا کا نبی اسرائیل کے ساتھ تھا۔ لیکن وہ یسوع مسیح کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ نہ صرف اسرائیل کے لئے مرگیا بلکہ باقی قوموں کیلئے بھی اس لئے وہ لفظ دنیا استعمال کرتا ہے۔

یوحنا 32:12 میں لکھا ہے "اگر میں اونچے پر چڑھایا گیا تو سب لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لوں گا" کیا خداوند نے یہ کہا کہ نسل انسانی کا ہر شخص نجات کے لئے صلیب کی طرف دیکھے گا یقیناً اگر اس کا یہ مطلب تھا تو یہ صاف ظاہر ہے کہ مسیح غلط تھا اور اس کی صلیبی موت ایک ناکام موت تھی

اکرنتھیوں 22:15 "ہمیں بتاتا ہے کہ "جس طرح آدم میں سب مرتے ہیں اسی طرح مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے" یہ حوالہ عالمگیر نجات کی تعلیم نہیں دیتا۔۔جس طرح آدم کے وسیلے سے موت آئی سب اس موت میں شامل ہیں جو آدم کے گناہ کی وجہ سے دنیا میں آئی کلام میں لکھا ہے کہ "آدمی کے سبب سے گناہ دنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی" اور یوں موت سب میں پھیل گئی اس لئے سب نے گناہ کیا" گناہ کا عالمگیر نتیجہ اسی طرح مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ سب کو نجات ملے گی تمام بھیڑیں اور تمام بکریاں زندہ ہو جائیں گی۔۔بھیڑیں جو خداوند کے لوگ ہیں۔جو مسیح کے ساتھ پیوند ہوئے ہیں۔ حقیقی ایمان کے وسیلے سے (یوحنا 15:1-8) وہ ابدی خوشی اور جلال کی زندگی پائیں گے اور جو بکریوں میں شامل ہیں وہ ابدی عذاب یا سزا کی زندگی آدم تمام نسل انسانی کا سر ہے (ہیڈ ہے) مسیح اپنی کلیسیا کا سر اور بادشاہ ہے ہم جو بیسویں صدی کے لوگ ہیں ہمیں سمجھنا چاہیے کہ یہودیوں نے غلطی سے یہ فرض کیا تھا کہ خدا صرف ان کی قوم کو بچائے گا مسیح کے آنے پر صرف ان کی قوم (یہودی قوم) کو بچے گی۔ اگرچہ پرانے عہد نامہ میں ایسی پیشین گوئیاں موجود ہیں جو ظاہر کرتی ہیں کہ خداوند کی کلیسیا تمام دنیا میں پھیل جائیں گی

(دیکھئے پیدائش 2:12 زبور 72:8-10 زبور 86:9 پور ازبور دانیل 33:2 زکر 23:8

اعمال 48:13 یہ ظاہر کرتا ہے کہ غیر اقوام کے صرف چند لوگ خوشخبری پر ایمان لائیں گے "غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہوئے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر کیے گئے تھے وہ ایمان لے آئے" سب کچھ خدا کی تجویز کے مطابق ہوا مسیح کا کفارہ خدا کی تجویز میں شامل

ہے۔ ہر ایک حوالے کا سیاق و سباق بہت ضروری ہے ساری بائبل پر غور کرنے کی بجائے ہم ایک حوالے سے چند آیات علیحدہ نہ کریں اور جو الفاظ ہم پڑھنا چاہتے ہیں یہ ان میں نہ لگائیں بلکہ کلام کے حوالوں کا مقابلہ اور ایسے حوالوں کے ساتھ کریں اور اس طرح ان کے ٹھیک مطلب پہنچنے کی کوشش کریں ہم بڑی احتیاط کے ساتھ ان لوگوں کا بھی خیال رکھیں جنہیں خدا نے استعمال کیا کہ وہ یہ لکھیں اور ان کا بھی خیال رکھیں جنہیں یہ پیغام لکھا گیا۔

محدود کفارہ اور کلیسیا کا مشن

یہ سچ ہے کہ خدا صرف برگزیدہ لوگوں کو بچانا چاہتا ہے اور یہی اس کا ارادہ ہے اور مسیح بھی صرف برگزیدہ لوگوں کیلئے موا تو کس طرح ہم سب لوگوں کو پیغام دے سکتے ہیں اگر برگزیدہ لوگوں کو ہر صورت میں نجات ملے گی پھر ہم میں بشارت کا جوش کیوں ہے۔وہ کس طرح اور کس طریقے سے اور کس کے ذریعے سے بھی بچ جائیں گے ہاسٹر کیولن ازم کے جھوٹے نظریے میں ایلکش اور خدا کی حکمرانی اس طرح کھینچ کر پیش کیا جاتی ہے کہ انسان کی ذمہ داری صفر کے برابر رہ جاتی ہے۔ بعض یکساں ہیں اور اسے اس قدر کم کیا جاتا ہے کہ وہ نہ ہونے کے برابر بن جاتی ہے۔ ہمیں ایسی غلطیوں کو نظرانداز کرنا چاہیے کیا ہم سچے دل سے سب آدمیوں کو انجیل کا پیغام دے سکتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ ان میں سے بہت لوگ جو دنیا میں کلام کی کی منادی سنتے ہیں اس پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے یہ غلط بات ہے کہ اگر ہم کہیں کہ نجات سب آدمیوں کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ انجیل کی منادی نجات کو پیش کرنا نہیں ہے لیکن ایک حکم ہے کہ توبہ کریں اور یسوع مسیح پر ایمان لائیں۔ وہ جو چنا نہیں گیا کبھی سن کر قبول نہیں کرے گا پھر بھی انجیل کی بلاہٹ سچے دل سے کرنی چاہیے تاکہ خدا اس کے ذریعے اپنے برگزیدہ لوگوں کو روح القدس کی قدرت سے جمع کرے یہ بہت بڑی غلط ہوگی اگر ہم اس ڈاکٹرین (تعلیم) کی وجہ سے انجیل کی

منادی یا کلیسیا کے مشن کو محدود کر دیں محدود کفارے کی تعلیم منادی کو روکنے کی بجائے اسے بڑھ جاتی ہے۔ اور اس کے حقیقی مطالب کو پیش کرتی ہے جب کہ خداوند یسوع کا پیغام رساں کبھی سب لوگوں کو بلا امتیاز کہہ نہیں سکتا۔ "مسکرائیں خدا آپ سے محبت رکھتا ہے یا مسیح آپ کے لئے موا"

پھر بھی اسے کہاں چاہیے کہ مسیح اپنے لوگوں کے گناہوں کے لئے موا اور سب لوگوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ توبہ کریں اور یسوع مسیح پر ایمان لائیں۔ مسیح خداوند گناہوں کیلئے واحد قربانی ہے اور صرف اسی پر ہماری امید ہے کیونکہ وہ نجات کا واحد وسیلہ ہے یہ غلط نہیں ہو گا کہ سب سننے والوں کو حکم دیا جائے کہ وہ انجیل کو قبول کریں کیونکہ خدا نے انجیل کی منادی کے ذریعے انتظام کیا ہے کہ برگزیدہ کو بچائے (انہیں نجات دے) جن کے لئے مسیح مرگیا ہم نہیں جانتے کہ برگزیدہ کون ہیں اس لئے انجیل کی منادی کرتے وقت ہم کسی کو نظرانداز نہیں کر سکتے۔

خدا خود بھی انجیل کی منادی کو استعمال کرے گا ان کو مجرم ٹھہرانے کیلئے جو انجیل کی منادی کو قبول نہیں کرتے اور اپنی بے اعتقادی کو جاری رکھتے ہیں۔ دیکھئے ہائیڈل برگ کٹیک ازم سوال نمبر84 انجیل کی منادی ایک چابی ہے خدا کی بادشاہی کیلئے بے ایمان مجرم حالت میں رہتے ہیں یوحنا18:3 یسوداہ آیت 8

منادی کی کامیابی کی کارنٹی (ضمانت) دی گئی ہے کوئی بھیڑ گم نہیں ہو گی یا کھو نہیں جائے گی۔

(یوحنا39,37:6) ایمان خدا کے کلام کو سننے سے پیدا ہوتا ہے (رومیوں17:10) جو اچھے چرواہے کی آواز سنتے ہیں جو اپنے کلام کے ذریعے وہ روح القدس کی قدرت کے ذریعے اسکی آواز پہچانتے ہیں اور وہ خداوند یسوع کی پیروی کریں گے کیونکہ وہ اس کی بھیڑیں ہیں (یوحنا27:10) دوسے اس کی آواز نہیں سنیں گے اور اس کا یقین نہیں کریں گے کیونکہ وہ اس کی بھیڑیں ہیں جن کیلئے وہ صلیب پر موا (یوحنا26:10)

پیغام دینے والے کو اپنے شاطر الفاظ جذباتی اپیل یا دل کو لبھانے والی باتوں پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے تاکہ گنہگار ایمان سے انجیل کے پیغام کو قبول کرے دیکھئے اکرنتھیوں 1:2-8 مشن کے کام کیلئے وہ طریقہ جو بائبل مقدس پیش کرتی ہے وہ یہ ہے کہ سب لوگوں (قوموں) کے پاس جا کر انہیں انجیل کا پیغام سنائیں خدا اپنے برگزیدہ لوگوں کے دل میں یہ پیغام جائے گا اور روح القدس کے ذریعے انہیں نوزادگی عطا کرے گا تاکہ وہ اس پیغام کا یقین کریں۔ مسیحیوں کا فرض ہے کہ وہ بیج بوئیں جو کہ خدا کا کلام ہے اور خدا اس میں پھل پیدا کرے گا اور اس کو بڑھائے گا۔

الیکشن کا فرمان اس بات کا فیصلہ کرتا ہے کہ مسیح کن کیلئے اپنی جان دے گا یہ ایک پاک حکم ہے ہم محض انسان ہوتے ہوئے یہ ہیں جانتے کہ خدا نے کس کو چنا ہے لیکن صرف یہ کہ چنے ہوئے لوگ ہی توبہ کریں گے ایمان لائیں گے اور بچ جائیں گے اس لئے ہمیں مشن کے کام میں کامیابی کی امید ہو سکتی ہے کامیابی اس بات میں نہیں کہ کتنے لوگ مسیحی ہو گئے ہیں لیکن یہ وفاداری کی بات ہے انجیل مقدس یعنی خدا کے حقیقی کلام کو جو نجات کا پیغام ہے دنیا کی جدوں تک پہنچانا چاہیے۔ خدا نے یشوع کو بتایا کہ اگر وہ خداوند کے کلام میں وفادار رہے گا تو کامیاب ہو گا (یشوع 8:1)

ہمیں حکم ملا ہے کہ تمام آدمیوں کے سامنے انجیل کی منادی کریں کلام سنانے کا نتیجہ خداوند کے ہاتھ میں ہے انسان کے ہاتھ میں نہیں ہم کلام کی سچائی اور تعلیم کی پاکیزگی کو قائم رکھیں اور لوگوں تک پہنچائیں۔

بدقسمتی سے یہ غلط کوشش رہی ہے کہ سب لوگوں کو گرجا گھر میں لایا جائے اور سب لوگوں کو کلیسیا کے ممبر بنایا جائے اس وجہ سے لوگوں نے حقیقی تعلیم کو چھوڑ دیا ہے تاکہ انجیل کو زیادہ موثر بنا سکیں یہ بہت اچھا طریقہ معلوم ہوتا ہے کہ سب آدمیوں کے پاس جا کے انہیں بتایا کہ مسیح تمہارے لئے مرگیا اب تمہیں چاہیے کہ اسے چن لو لیکن یہ سچ نہیں مسیح خداوند کی صلیب پر جو غرض تھی یہ اس کے خلاف بڑی بے انصافی ہے۔

یہ جانتے ہوئے کہ خدا سب لوگوں کو نہیں بچائے گا کس طرح سے ہم انجیل کا پیغام دیں اس کا جواب پہلے ہمیں مسیح کی خدمت میں مل سکتا ہے یا پطرس اور مقدس پولوس کی خدمت میں وہ سب کے سامنے وہی پیغام پیش کرتے تھے کچھ نے قبول کیا اور کچھ نے قبول نہیں کیا جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم آزادی سے انجیل کی منادی کرتے ہیں ہمیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ سب لوگ برابر اس لائق ہیں کہ ایمان سے اسے قبول کریں۔ جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا وہ آزادی سے قبول نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ پاک روح اس کے دل میں نئی زندگی اور آزادی پیدا نہ کرے۔ کوئی آدمی اپنے آپ یہ کام نہیں کر سکتا۔ صرف بھیڑیں یہ سنیں گی کیونکہ روح القدس ان کے دل میں ایمان پیدا کرتا ہے۔ یہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ انجیل کی تعلیم کا دوسرا مقصد ہے یہ نجات کا پیغام ہے ان سب کیلئے جو ایمان سے قبول کرتے ہیں۔

اور ان کے لئے سزا کا پیغام ہے جو اسے رد کرتے ہیں لیکن سب لوگوں کو اسے سننے کی ضرورت ہے یہ ایک سچائی کا پیغام ہے اگر ہم جانتے کہ بعض اسے رد کریں گے کیونکہ ان کے دل سخت ہی رہیں گے ہاں پیغام کی سچائی جو بیان کیا گیا ہے اس کا دارومدار اس کے نتائج پر ہے۔ غور کریں کہ خداوند یسوع مسیح کی سچائی متی 37:23 میں جب وہ کہتا ہے کہ "اے یروشلم اے یروشلم میں نے کتنی بار چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں تلے جمع کر لیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں وک جمع کر لوں مگر تم نے نہ چاہا۔ سچائی سے ہمیں کنا چاہیے کہ مسیح اپنے لوگوں کے گناہوں کے صلیب پر موا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے تمہیں نجات کیلئے اس پر ایمان لانا اور گناہ سے توبہ کرنا چاہیے تم ہلاک ہو جاؤ گے، اگر یہ نہ کرو اور ہمیں سچے دِل سے دعا اور صاف نیت سے دعا کرنی چاہیے کہ خدا اپنی سچائی کو ایسے لوگوں کے دل پر لگائے تا کہ وہ نجات حاصل کریں۔ ہم سنجیدگی سے اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا مسیح مصلوب اور زندہ مسیح اور بادشاہی کرنے والے مسیح کی منادی کے ذریعہ سے اپنی کلیسیا کو جمع کرے گا۔ اگر مشن کیلئے جوش

کسی طرح سے بھی الیکشن اور محدود کفارے کی تعلیم پر منحصر ہے تو ہم نے اہیں غلط سمجھا ہے ہمیں واپس خدا کے کلام کی طرف جانا چاہیے اور ان کے بارے میں دوبارہ مالعہ کرنا چاہیے علم الہٰی میں کوئی اور تعلیم اتنی مضحکہ خیز نہیں جتنی کہ غیر مشروط الیکشن اور مسیح کے محدود کفارہ کی تعلیم ہے۔ بہت لوگوں کے لئے یہ مذہبی جنون اور تنگ خیالی ناجائز جھوٹ اور بے وقوفی کی ایک مثال ہے لیکن یہ سچی تعلیم ہے اور خدا کے پاک کلام کی یہ تعلیم ہے جس کی وجہ سے ہم خوشی مناتے ہیں اور اس پر قائم رہنے سے ہم نہیں شرماتے

سالات برائے نظر ثانی

-1 بائبل مقدس کے کونسے حوالے نہیں جو عالمگیری کی تعلیم دینے والے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ کون سے الفاظ ہیں جو عالمگیر الفاظ کہلاتے ہیں ان کا سیاق و سباق دیکھ کر مطلب بتائیں

-2 جب دو آیات ایک دوسری کے خلاف متضاد دکھائی دیں تو پھر ان کی تفسیر کیلئے کون سا اصول استعمال کرنا چاہیے۔

کلام کی تشریح کیلئے دوسروں کی ڈاک پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟

-3 کن معنوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب لوگوں کی عارضی طور پر مسیح کی موت کا فائدہ ہوا ہے؟

کس قسم کا فضل حاصل ہوا ہے؟

کچھ اور فائدہ کا بیان کریں

-5 بائبل مقدس سے مثالیں پیش کریں ایمان نہ رکھنے والوں کو کون کون سے فوائد حاصل ہیں۔

ہمارے لئے کون یہ کہنا مناسب نہیں مسکرائیں خدا آپ سے محبت رکھتا ہے اور آپ کی زندگی کیلئے اس کے پاس بہت ہی اعلیٰ تجویز ہے

7- ہمارا کیا مطلب ہے، جب ہم کہتے ہیں خدا محبت کا خدا ہے یا خدا محبت ہے

محدود کفارہ پیش نظر رکھتے ہوئے ہمیں لوگوں کو خدا کے پاس لانے کیلئے کیا کہنا چاہیے

کیوں یہ تعلیم انجیل کو حقیقی منادی کو نہیں روکتی

7- اگر خدا ہر صورت میں اپنے برگزیدہ لوگوں کو بچانے والا ہے ہم کیوں ارشاد اعظم کی تکمیل کریں۔

کیوں ہر ایک سچی منادی میں دوسرا پیغام پایا جاتا ہے اور دونوں چابیاں خدا کی بادشاہی کی کنجیاں کہلاتی ہیں۔

بارواں باب

محدود کفارہ (تیسرا حصہ)

پاک کلام میں بے شمار ثبوت ہیں کہ خداوند یسوع مسیح لوگوں کی خاص جماعت کو بچانے کیلئے دنیا میں آیا یہ جماعت اس کو باپ کی طرف سے دی گئی تھی اسکے لئے حوالہ دیکھیں

متی 21:1 "اس کا بیٹا ہوگا اور تو اس کے نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا"

متی 28:20 "چنانچہ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور بہتروں کیلئے اپنی جان فدیہ میں دے

متی 28:26 "کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔

یوحنا 15,11:10 "اچھا چرواہا میں ہوں اچھا چرواہا بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہے اسی طرح میں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور میں بھیڑوں کیلئے اپنی جان دیتا ہوں"

اعمال 48:13 "غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہوئے اور خدا کے کلام کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لائے آئے"

اعمال 28:12 "پس اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا روح القدس نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ دونوں کی کلیسیا کی گلہ بانی کرو جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا"

رومیوں 8:32-34 "جس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہیں کیا بلکہ ہم سب کی خاطر اسے حوالے کر دیا وہ اس کے ساتھ ہمیں اور چیزیں کیوں نہ بخشے گا خدا کے برگزیدوں پر کون

نالش کرے گا خدا وہ ہے جو ان کو راستباز ٹھہراتا ہے کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی اٹھا اور خدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے"

افسیوں 27,25:5 "اے شوہرو اپنی بیویوں سے محبت رکھو جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کرکے اپنے آپ کو اس واسطے موت کے حوالے کر دیا تاکہ اس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کرکے مقدس بنائے اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ کا جھری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو۔"

عبرانیوں 17:2 "پس اس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بننا لازم ہوا تاکہ امت کے گناہوں کا کفارہ اور دیانت دار کاہن بنے۔"

عبرانیوں 28,15:9 "اور اسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے تاکہ اس موت کے وسیلہ سے جو پہلے عہد کے وقت قصوروں کی معافی کیلئے ہوتی ہے بلائے ہوئے لوگ وعدہ کے مطابق ابدی میراث کو حاصل کریں۔ اسی طرح مسیح بھی ایک بار بہت لوگوں کے گناہ اٹھانے کیلئے قربان ہو کر دوسری بار بغیر گناہ کے ان کو دکھائی دے گا جو اس کی راہ دیکھتے ہیں"

مکاشفہ 9:5 "اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ تو ہی اس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہے کیونکہ تو نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر قبیلہ اور اہل زبان اور امت اور قوم میں خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا"

مندرجہ ذیل سروے شاید آپ کی مدد کرے اور آپ مسیح کے نجات بخش کام کے مقصد اور وسعت کو جان سکیں

1- بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ مسیح کے کام کا یہ مقصد تھا کہ اپنے لوگوں کو پوری پوری نجات دے (یعنی حقیقی نجات دے اور نہ صرف اس کو ممکن بنائے)
بائبل مقدس ہم کو بتاتی ہے کہ مسیح یسوع حقیقت میں گنہگاروں کو نجات دینے

کیلئے آیا اور وہ اجازت نہیں دیتا کہ گنہگار انسان اسکے کام کی کامیابی کا تعین کریں

متی 21:1 "اس کا بیٹا ہوگا اور تو اسی کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے نجات دے گا"

لوقا 10:19 "کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے کیلئے آیا ہے"

II کرنتھیوں 21:5 "جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اس نے ہمارا واسطے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں"

پطرس 18:3 "اسی لئے مسیح نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کیلئے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا تاکہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا"

گلیتوں 4-3:1 "خدا باپ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے اسی نے ہمارے گناہوں کیلئے اپنے آپ کو دے دیا تاکہ ہمارے خدا اور باپ کی مرضی کے موافق ہمیں اس موجودہ خراب جہان سے خلاصی بخشے"

I تیمتھیس 15:1 "یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ یسوع مسیح گنہگاروں کو نجات دینے کیلئے دنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں"

ططس 14:2 "جس نے اپنے آپ کو ہمارے واسطے دے دیا تاکہ فدیہ ہو کر ہر طرح کی بیدینی سے چھڑا لے اور پاک کرکے ایک ایسی امت بنائے جو نیک کاموں میں سرگرم ہو۔"

مسیح کی موت حقیقت میں خدا اور گنہگار انسان کی آپس صلح کرا دیتی ہے یاد رکھیں کہ ان میں سے ہر ایک پیراگراف میں مصنف حقیقی ایمانداروں کی کلیسیا کو لکھتا ہے۔

رومیوں 10:5 "کیونکہ جب باوجود دشمن ہونے کے اس کے بیٹے کی موت کے سبب سے ہمارا میل ہو گیا تو میل ہونے کے بعد تو ہم اس کی زندگی کے سبب سے ضرور ہی بچیں گے"

II کرنتھیوں 21-18:5 "اور سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے

وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر دنیا کے ساتھ اپنا میل ملاپ کر لیا اور ان کی تقصیروں کو ان کے ذمہ نہ لگایا اور اس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے پس ہم مسیح کے ایلچی ہیں گویا ہمارے وسیلے سے خدا التماس کرتا ہے ہم مسیح کی طرف سے منت کرتے ہیں کہ خدا سے میل ملاپ کر لو جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو خدا نے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں"

<u>افسیوں 2:15-18</u> "چنانچہ اس نے اپنے جسم کے ذریعے دشمن یعنی وہ شریعت جس کے حکم ضابطوں کے طور پر تھے موقوف کر دی تاکہ دونوں سے ایک نیا مخلوق اپنے آپ میں پیدا کر کے صلح کرا دے اور صلیب پر دشمنی مٹا کر اور اس کے سبب سے دونوں کو ایک تن بنا کر خدا سے ملائے۔ اور اس نے آ کر تمہیں جو دور تھے اور انہیں جو نزدیک تھے صلح کی خوشخبری دی کیونکہ اس کے وسیلے سے ہم کی ایک ہی روح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے"

<u>کلسیوں 1:30-22</u> "اور اس کے خون کے سبب سے جو صلیب پر بہا سب چیزوں کا اسی کے وسیلہ سے اپنے میل کرنے خواہ وہ زمین کی ہوں خواہ آسمان کی اور اس نے اب اس کے جسمانی بدن میں موت کے وسیلے سے تمہارا بھی میل کر لیا۔ جو پہلے خارج تھے اور برے کاموں کے سبب سے دل سے دشمن تھے تاکہ وہ تم کو مقدس بے عیب اور بے الزام بنا کر اپنے سامنے حاضر کرے"

<u>عبرانیوں 2:17</u> "پس اس کو سب باتوں میں اپنے بھائیوں کی مانند بنانا لازم ہوا تاکہ امت کے گناہوں کا کفارہ دینے کے واسطے ان باتوں میں جو خدا سے علاقہ رکھتی ہیں ایک رحم دل اور ایک دیانتدار سردار کاہن بنے"

○ مسیح کی موت حقیقت میں راستباز ٹھہراتی ہے کیونکہ اس کا بہایا ہوا خون گناہوں کی معافی (کفارہ) کیلئے خدا کو مقبول ہے۔ نجات کا حقیقت میں مطلب ہے ہے مسیح کے خون

سے گناہ کی غلامی سے آزاد ہونا۔ تاکہ زندہ خدا کی خدمت کریں

<u>رومیوں 3:24,25</u> "مگر اس کے فضل کے سبب سے اس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں اسے خدا نے اس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کر کے طرح دی تھی ان کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے"

<u>رومیوں 5:8-9</u> "لیکن خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گناہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا۔ پس جب ہم اس کے خون کے باعث اب راستباز ٹھہرے تو اس کے وسیلہ سے غضب الٰہی سے ضرور ہی بچیں گے"

<u>رومیوں 5:18</u> "غرض جیسا ایک قصور کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ آدمیون کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلے اور آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں"

<u>اکرنتھیوں 1:30</u> "لیکن تم اس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی"

<u>گلتیوں 2:16</u> "تو بھی یہ جان کر کہ آدمی شریعت کے اعمال کے سبب سے ہیں پھر صرف یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہرتا ہے خود بھی مسیح یسوع پر ایمان لائے تاکہ ہم مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے راستباز ٹھہریں نہ کہ شریعت کے اعمال سے کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر راستباز نہ ٹھہرے گا"

<u>گلتیوں 3:13</u> "کیونکہ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"

<u>گلتیوں 4:4-5</u> "لیکن جب وقت پورا ہو گیا خدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتحوں کو مول لیکر چھوڑا لے اور ہمکو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔"

کلیسیوں 13:1 "اسی نے ہم کو تاریکی کے قبضے سے چھڑا کر اپنے عزیز بیٹے کی بادشاہی
جس میں داخل کیا ہم کو مخلصی یعنی گناہوں کی معافی حاصل ہے"

عبرانیوں 12:9 "اور بکروں اور بچھڑوں کا خون لیکر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لیکر پاک مکان
میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی۔"

عبرانیوں 14:10 "کیونکہ اس نے ایک ہی قربانی چڑھانے سے ان کو ہمیشہ کیلئے کامل کر
دیا ہے جو پاک کئے جاتے ہیں"

پطرس 18:1-19 "کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اس
سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعے سے نہیں ہوتی بلکہ بے
عیب اور بے داغ برے یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔"

پطرس 24:2 "وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تا
کہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مرکر راستبازی کے اعتبار سے جئیں اور اسی کے مار کھانے
سے تم نے شفا پائی"

ا یوحنا 7:1 "لیکن ہم نور میں چلیں جیسے کہ وہ نور میں ہے تو ہماری آپس میں شراکت ہے
اور اس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے"

○ حقیقی ایمان جس کے وسیلے ہم نجات پاتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم روح
القدس کے وسیلے نوزادگی حاصل کریں روح القدس کا انعام ان سب کو دیا جاتا ہے جن
کیلئے مسیح موا

یوحنا 3:3 "یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک
کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا"

اعمال 14:16 "تھواتیرہ شہر کی ایک خدا پرست عورت لدیہ نام قرمز بیچنے والی بھی سنتی
تھی اس کا دل خداوند نے کھولا تاکہ پولس کی باتوں پر توجہ دے"

افسیوں 14:13 "اور اسی میں تم پر بھی جب تم نے کلام حق کو سنا جو تمہاری نجات کی

خوشخبری ہے اور اس پر ایمان لائے پاک موعودہ روح کی مہر لگی وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی
کیلئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے تاکہ اس کے جلال کی ستائش ہو"

ططس 5:3-6 "تو نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو
ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل روح القدس کے ہمیں نیا
بنانے کے وسیلہ سے"

اکرنتھیوں 30:1 "لیکن تم اس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے لئے خدا کی
طرف سے حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی اور پاکیزگی اور مخلصی"

II تھسلنیکیوں 13:2 "لیکن تمہارے بارے میں اے بھائیو خداوند کے پیارو ہر وقت
خدا کا شکر کرنا ہم پر فرض ہے کیونکہ خدا نے ابتدا ہی سے تمہیں اس لئے چن لیا تھا کہ
روح کے ذریعے پاکیزہ بن کر اور حق پر ایمان لا کر نجات پاؤ۔"

عبرانیوں 14:9 "تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلہ سے خدا کے
سامنے بے عیب قربان کر دیا تمہارے دلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا تاکہ
زندہ خدا کی عبادت کریں"

اپطرس 2:1 "اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار
ہونے اور یسوع مسیح کا خون چھڑکے جانے کیلئے برگزیدہ ہوئے ہیں فضل اور اطمینان
تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے"

بائبل مقدس میں چند حوالے ہیں جن میں خداوند یسوع اپنے عہد کے مقصد کو پورا کرتے
ہوئے دیکھائی دیتا ہے یعنی سا ازلی عہد کو جو باپ اور بیٹے کے درمیان بنائے عالم سے پیشتر
باندھا گیا

خلاصہ کے طور پر: "خداوند یسوع نے ان لوگوں کیلئے اپنی جان دی جو باپ کی طرف
سے اس کو ملے تھے۔ غور اور احتیاط سے پڑھیں یوحنا 35:6-40 اور یوحان کی انجیل باب
17 (جس میں خداوند یسوع کی سفارشی دعا ہے)

یسوع مسیح اس بات کے بارے میں باشعور ہے کہ وہ اپنی بھیڑوں کیلئے صلیب پر اپنی جان دے رہا ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اسکی بھیڑوں میں شامل نہیں یوحنا 26:10 "لیکن تم اس لئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو۔"

یوحنا 24:10-29 "پس یہودیوں نے اس کے گرد جمع ہو کر اس سے کہا کہ تو کب تک ہمارے دل کو ڈانوڈول رکھے گا اگر تو مسیح ہے تو صاف ہم سے کہہ دے یسوع نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تو تم سے کہہ دیا ہے مگر تم یقین نہیں کرتے جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں لیکن تم اس لئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو۔ میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں۔ اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔" (یوحنا 11:10-14-18 اور متی 31:25-46)

سردار کاہن کا حیثیت سے دعا میں خداوند یسوع دنیا کیلئے دعا نہیں مانگتا لیکن وہ ان کے لئے دعا کرتا ہے جو باپ کی طرف سے اسے دیئے گئے تھے۔ تاکہ جنہیں تو نے اسے بخشا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے میں نے تیرے نام کو ان آدمیوں پر ظاہر کیا جنہیں تو نے دنیا میں سے مجھے دیا وہ تیرے تھے اور اب تو نے انہیں مجھے دیا اور انہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا ہے میں ان کیلئے درخواست کرتا ہوں میں دنیا کیلئے درخواست نہیں کرتا۔ بلکہ ان کے لئے جنہیں تو نے مجھے دیا ہے کیونکہ وہ تیرے ہیں۔ میں آگے کو دنیا میں نہ ہوں گا مگر یہ دنیا میں ہیں اور میں تیرے پاس آتا ہوں۔ اے قدوس باپ اپنے اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے ان کی حفاظت کر تاکہ وہ ہماری طرح ایک ہوں جب تک میں ان کے ساتھ رہا میں نے تیرے نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے ان کی حفاظت کی میں نے ان کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزندہ کے سوا کوئی ان میں سے ہلاک

نہ ہوا تاکہ کتاب مقدس کا لکھا پورا ہو۔ اے باپ میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تو نے مجھے دیا ہے کیونکہ تو نے بنائے عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی"

4۔ مسیح خداوند نے انہیں راستباز ٹھہرایا جن کیلئے وہ صلیب پر موا (رومیوں 9:5) اگر مسیح نے سب آدمیون کے گناہ اٹھائے ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ سب آدمی راستباز ٹھہرائے گئے ہیں۔ اگر سب آدمی راستباز ٹھہرائے گئے ہیں تو ایمان سے مسیح کو حاصل کرتے ہیں۔ اور خدا کی ان کے ساتھ صلح ہے (رومیوں 1:5)

وہ سب جو راستباز ٹھہرائے گئے ہیں اسی طرح جلال بھی انہیں بخشا گیا ہے (رومیوں 30:8) بائبل مقدس اور دنیا سے جس میں ہم رہتے ہیں یہ صاف ظاہر ہے کہ بہت لوگ خدا سے دشمنی کی حالت میں زندگی گذارتے ہیں اور وہ ابدی سزا کے وارث ہوتے ہیں اگر مسیح ہر (نسل انسانی شخص کیلئے مرگیا تو سب راستباز ٹھہرائے جائیں گے اور کوئی بھی ہلاک نہیں ہوگا لیکن ہم بائبل مقدس اور موجودہ دنیا میں دیکھتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہے۔

سوالات برائے نظرثانی

1- اس شخص کے سامنے جس نے کبھی محدود کفارے کے بارے میں نہیں سنا مذکورہ بالا آیات میں سے پانچ آیات پیش کریں

2- تین حوالے جو عالمگیر نجات کی تعلیم دیتے ہیں 11 باب ہیں اور کس طرح سے وہ محدود کفارے کے متضاد نہیں ہیں۔

3- کیوں اس مسئلے کو سمجھنے کیلئے لفظ بھیڑ بہت ضروری لفظ ہے

مندرجہ ذیل کو برابر کریں

مخلصی کی قیمت	A	افسیوں 1:13-14
روح القدس نجات کیلئے مرلگاتا ہے	B	رومیوں 9:5
یسوع اپنی بھیڑوں کیلئے مرگیا	C	عبرانیوں 15:9
یسوع مسیح کی موت حقیقت میں بچاتی ہے	D	اپطرس 1:18-19
یسوع مسیح نئے عہد کا درمیانی ہے	E	یوحنا 2:17
یسوع ان کے لئے ہوا جو اسے دئے گئے تھے	F	یوحنا 11:10
یسوع کے وسیلے سے میل ملاپ ہوگیا	G	II کرنتھیوں 18:5
مسیح یسوع کے خون کے وسیلے سے راستباز ٹھہرنا	H	اتمتھیس 15:1
		امتی 46,22:

تیرھواں باب

غیر معمولی یا ناقابل مزاحمت (فضل جس کا مقابلہ نہ کیا جاسکے)

حصہ اول

تثلیث کی شمولیت

تثلیث اقدس کا ہر شخص یعنی باپ بیٹا اور پاک روح اس میں شامل ہوتے ہیں اور یہ گناہگار کی نجات کیلئے بہت ضروری ہے گناہگار انسان کی نجات کیلئے خدا کی تجویز میں غیر معمولی فضل کی اہمیت کو جاننے کیلئے یہ ضروری ہے کہ مختصر طور پر ہم یاد رکھیں کہ کیا کچھ نظریہ (تعلیم) کے بارے میں اب تک خدا کے پاک کلام سے ہم نے جانا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ خدا کیلئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ حاکمانہ طور پر انسان کو بچانے کیلئے اس کے پاس آئے کیونکہ انسان اپنی قدرتی حالت میں جب کلی طور پر بگڑ چکا ہے نہ وہ بذات خود (اپنی نجات کیلئے) مسیح کے پاس نہیں آئے گا اور آ بھی نہیں سکتا۔ بلکہ وہ خدا سے اور اپنے پڑوسی سے نفرت کرنے لگتا ہے اور اس لئے وہ خدا سے محبت نہیں کرے گا اور کر بھی نہیں سکتا اور وہ خدا سے محبت اور اس کی خدمت نہیں کر سکتا (ہائیڈل برگ کٹیک ام سوال 5)

باپ نے بنائے عالم سے پیشتر انہیں چن لیا جنہیں وہ بچانا چاہتا تھا اور انہیں بچانے کیلئے پہلے سے مقرر کیا یہ چناؤ غیر مشروط تھا۔ خدا کے چناؤ کی بنیاد اس کی حاکمانہ مرضی اور محبت تھی اس میں انسان کی کوئی خوبی اور لیاقت نہ تھی جو خدا نے پہلے سے انسان میں دیکھی ہو خدا نے اپنے برگزیدہ یا چنے ہوئے لوگوں کو اپنا بیٹا یسوع مسیح دے دیا تاکہ وہ ان کے گناہوں کیلئے پورا کفارہ دے

یہ کفارہ اپنے مقصد میں محدود تھا صرف برگزیدہ لوگوں کو بچانے کیلئے جو باپ کی طرف

سے یسوع مسیح کو دیئے گئے تھے یسوع مسیح نے صلیب پر اپنے لوگوں کا پورا کفارہ دیا لیکن باپ اور بیٹے کا کام نجات کے انتظام کو پورا نہیں کرتا۔ کیونکہ مسیح کا کام ابھی تک برگزیدہ لوگوں کے دل میں موثر بناتا ہے کیونکہ انسان کی مرضی گناہ کی غلام ہے (کم اعتقادی اور بغاوت اس کا حصہ ہیں)

اگر انسان مسیح کے فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کا دل اس قابل ہو کہ فوائد حاصل کر سکے خدا طعام خانہ کی طرز کی نجات مہیا نہیں کرتا جہاں سب کچھ تیار ہو۔ اور بڑے دلکش طریقے سے باہر سجایا ہو۔ اور اسے انسان کی مرضی پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اسے قبول کرے یا د کرے۔ بلکہ خدا اپنے برگزیدہ لوگوں کے پاس آتا ہے جن کے لئے مسیح نے خون بہایا وہ ان کے لئے نجات موثر بناتا ہے اپنے کلام اور روح کی قوت سے خدا کا وہ فضل ہے جو نجات کو موثر بناتا ہے یہی اس (ڈاکٹرین) غیر معمولی فضل کا مضمون ہے

(ایک اور نام جو اس (ڈاکٹرین) نظریہ کو دے سکتے ہیں وہ انجیل کی موثر بلاہٹ ہے۔ تثلیث اقدس کا جو اقنوم خاصطور پر کار فرما ہے یا کام میں سرگرم دکھائی دیتا ہے وہ روح القدس ہے اس تعلیم کا سادہ بیان یہ ہے کہ روح القدس جنہیں توبہ اور مسیح پر ایمان لانے کیلئے خود بلاتا ہے ان کی زندگی میں نجات کے کام کو موثر بنانے میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ خدا جن کو بچانا چاہتا ہے اور مسیح نے ان کو بچالیا ہے۔ وہ بچالئے جائیں گے یہ اس لئے ہے کہ روح القدس انسان کے دل میں انجیل کے پیغام کو موثر بنائے گا وہ یہ کام حاکمانہ طور پر بغیر مقابلہ کے اور بغیر ناکامی کے کرتا ہے انسان میں نہ طاقت ہے اور نہ خواہش (نوزادگی کے بعد) کہ وہ انجیل کی بلاہٹ کا مقابلہ کر سکے یہ خیال کرنا جیسے کہ آرمینین سوچتے ہیں کہ انسان میں قادر مطلق خدا کی قوت کا مقابلہ کرنے کی ہمت ہے کفر کی بات ہے اور بڑی بھاری غلطی ہے۔

خدا کا پاک روح جو باپ اور بیٹے سے کم نہیں وہ فرمانبردا ہے یوحنا 8:3 آئت میں خدا کے پاک روح کی آزاد حاکمیت اس طرح بیان کی گئی ہے۔ "ہوا جدھر چلتی ہے اور تو اس کی

آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں کو جاتی ہے۔ جو کوئی روح سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی ہے۔" یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہوا سانس اور روح کیلئے یونانی زبان کا لفظ Pneuma (پینوما) ہے۔ لفظ (ونڈ) ہوا کا اشارہ یہاں روح القدس کی طرف ہے۔

پہلے ہم نے بیان کیا کہ مسیح کا کفارہ اس لئے محدود نہیں تھا کہ وہ سب کیلئے کافی نہیں تھا۔ بے شک یہ سب کو بچانے کیلئے کافی تھا۔ لیکن یہ صرف چنے ہوئے لوگوں کیلئے موثر تھا کفارے کے موثر ہونے کی خوبی کا دارومدار روح القدس پر ہے جو حقیقت میں مسیح کا پاک صاف کرنے والا خون اس کے لوگوں پر لگاتا ہے۔ جن لوگوں کو خدا نے نجات کیلئے چنا ہے اور مسیح نے صلیب پر ان کیلئے جان دی ہے۔ ان کے بارے میں ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ پاک روح ان کیلئے نجات کے فوائد موثر بنائے گا۔

خلاصے کے طور پر : وہ جو گناہ کے سبب سے مردہ تھے خدا کے فضل سے چنے گئے اور مسیح کے خون سے نجات پا گئے وہ یقینی طور پر ایمان لائیں گے۔

انجیل کی بیرونی بلاہٹ

انجیل کی بلاہٹ یا حکم (یہ ہے کہ توبہ کریں اور یسوع مسیح پر ایمان لائیں) یہ سب آدمیوں کو بلاتی ہے کہ توبہ کریں اور ایمان لا کر راستبازی اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔ اگر وہ ایمان لانے سے انکار کریں تو خدا کے غضب اور ابدی سزا کے وارث ہوں گے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ کون برگزیدہ ہے اور کون نہیں ہے جب ہم انجیل کو پیش کرتے ہیں تو سچے دل سے سب آدمیوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم سب آدمیوں کو توبہ اور انجیل پر ایمان لانے کیلئے بلاتے ہیں تو ہمارے دل میں پورا احساس ہوتا ہے کہ خدا صرف اپنے برگزیدہ لوگوں کو بلائے گا اور انسان اپنے آپ اس پر **ایمان** نہیں لا سکتا۔ ڈارٹ کا معیار بھی یہ بات اپنے آرٹیکل **نمبر 8 عنوان نمبر 3:4 میں لکھتا** ہے جتنے لوگ خوشخبری کے وسیلے سے بلائے گئے ہیں وہ سچے دل سے بلائے گئے ہیں کیونکہ

خدا نے نہایت دیانتداری اور سچائی سے اپنے کلام میں بیان کیا ہے کہ اس کو کیا پسند ہے یا وہ کس کو قبول کرتا ہے۔ یعنی وہ جو بلائے گئے ہیں انہیں اس کے پاس آنا چاہیے وہ بھی نہایت سنجیدگی سے وعدہ کرتا ہے کہ ان کی جانیں آرام پائیں گی اور ان سب کیلئے ہمیشہ کی زندگی جو اس کے پاس آتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں

انجیل کی صرف یہ بیرونی بلاہٹ کسی کیلئے نجات کا باعث نہیں ہو سکتی کیوں؟ اس لئے کہ انسان قدرتی طور پر گناہ میں مردہ ہے اور اس کی قدرت کے نیچے ہے۔ جسمانی (گناہ) گری ہوئی فطرت ایمان سے خوشخبری کو قبول نہیں کرے گی کیوں کہ وہ کر نہیں سکتی روشنی خواہ کتنی مقدار میں ہو وہ اس کی اندھی آنکھوں میں سرایت کر نہیں سکتی۔ دلائل خواہ کتنے بھی منطقی معقول ہوں وہ اس دماغ کو سمجھا کر قائل نہیں کر سکتیں جو گناہ کی وجہ سے تاریک ہو گیا ہو۔ سچائی خواہ کتنی بڑی ہو وہ اس کے بہرے کانوں پر اثر نہیں کرے گی کوئی انسانی طاقت گناہگار انسان کے مردہ دل کو زندہ نہیں کرے گی۔ رومیوں 8,7:8 لکھا ہے۔

"اس لئے کہ جسمانی نیت خدا کی دشمنی ہے کیونکہ نہ تو خدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے اور جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے پھر خداوند یسوع مسیح نے یوحنا 44:6 میں فرمایا ہے۔ کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ اس کو کھینچ نہ لے۔ اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا"

ڈارٹ کے معیار کا آرٹیکل نمبر 9 اور عنوان نمبر 4,3 میں کہتا ہے یہ خوشخبری کا قصور نہیں نہ مسیح کا جو اس میں پیش کیا گیا ہے۔ اور نہ خدا کا جو لوگوں کو خوشخبری کے وسیلہ سے بلاتا ہے اور مختلف نعمتیں انہیں بطور تحفہ کے دیتا ہے یعنی انہیں جو کلام کی خدمت کے وسیلے سے بلائے جاتے ہیں آنے سے اور تبدیل ہونے سے انکار کرتے ہیں بذات خود ان میں قصور پایا جاتا ہے۔

اس سے پہلے کہ انسان نجات کے پیغام پر ایمان لا سکتا ہے خدا کے پاک روح کیلئے

ضروری ہے کہ وہ پتھر دل کو گوشتین دل میں تبدیل کرے۔ یا اس کے مردہ دل کو زندہ کرے کیونکہ انسان فطرتی طور پر آزاد مرضی نہیں رکھتا (وہ گرنے کے وقت سے گناہ اور شیطان کی غلامی میں ہے) روح القدس کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے اسکی مرضی (آزاد) تبدیل کرے تاکہ وہ خدا کی مرضی کے مطابق (تابع) ہو "کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادے کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے" (فلپیوں 13:2)

پاک روح کی اندرونی بلاہٹ

خدا کے برگزیدہ لوگوں میں نجات بخش ایمان پیدا کرنے کیلئے وہ بیرونی بلاہٹ کے ساتھ ایک خاص اندرونی بلاہٹ استعمال کرتا ہے۔ وہ یہ کام کرتا ہے ہمارے مردہ دل کو زندہ کرنے سے اور پھر ہمیں انجیل کی سمجھ عطا کرتا ہے تاکہ ہم اپنے گناہ اور اس کے دکھ کو دیکھ سکیں۔ اور مسیح کی قربانی پر بھروسہ کر سکیں کیونکہ وہ نجات کیلئے واحد وسیلہ ہے ایک دفعہ جب روح القدس ہمارے دل کو تیار کر لیتا ہے تو وہ اس میں ایمان پیدا کرتا ہے۔ قریباً بیج بونے والے کی تمثیل کی طرح جو متی 13 باب میں پائی جاتی ہے پاک روح وہ ہے جو ہمارے دل کی زمین کو زرخیز بناتا ہے تاکہ وہ خوشخبری کے بیج (یعنے کلام) کو قبول کرے اس میں جڑ پکڑے بڑھے اور پھل لائے (یعنی ایمان کا پھل اس میں لگے)

پاک کلام اور روح القدس کا اثر

کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انجیل کا پیغام ناکام ہو گیا ہے اگر سب سننے والے ایمان نہ لائیں کیا یہ مردود لوگوں کے کانوں میں بالکل بے اثر ہے۔ بالکل نہیں کیونکہ یہ خدا کی بادشاہی کی ایک چابی ہے۔ کلام کی منادی سے آسمان کی بادشاہی کے دروازے کھل جاتے ہیں ان سب کے لئے جو سچے ایمان سے انجیل کو قبول کرتے ہیں۔ اور ان کیلئے دروازے بند ہو جاتے ہیں جو توبہ نہیں کرتے اور ایمان نہیں لاتے دیکھئے ہائیڈل برگ کیٹک ازم

سوال نمبر84

انجیل کی منادی کے اثر سے انسان بچ جاتا ہے یا وہ سزا کے لائق ٹھہرتا ہے۔ خدا جس کام کیلئے اسے بھیجتا ہے یہ اس اثر کے بغیر نہیں ہوتا۔ انجیل کی منادی کبھی اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوتی ہے۔ "اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اسے پورا کرے گا اور اس کام میں جس کے لئے میں نے اسے بھیجا موثر ہوگا" یسعیاہ 11:55 نہ صرف خدا کا پاک کلام بلکہ روح القدس بھی کبھی ناکام نہیں ہوتا اسے (خدا کے کلام کو) خدا کے لوگوں پر لگانے میں جب ہم کہتے ہیں کہ خدا کے پاک روح کا کام ہے کہ مسیح کے نجات بخش کام کو ایمانداروں کی زندگی میں موثر بنائے ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح کا کام ایسا کام ہے جس کا مقابلہ نہ کیا جاسکے ہمیں اس تصور کو غلط نہیں سمجھنا چاہیے بعض لوگوں کی زندگی میں شاید یہ اس طرح دکھائی دے کہ یہ ان کے خلاف طبع کام ہے خدا اپنے برگزیدہ لوگوں کو کھینچ کر یا لاتیں مار کر آسمان پر ان کی مرضی کے خلاف نہیں لے جانا چاہیے۔ نئی پیدائش کے ذریعے انسان دل سے خوشخبری کو قبول کرتا ہے۔ روح القدس کی قدرت سے اس کی مرضی نئی ہو جاتی ہے۔ اور وہ وقت معینہ پر بڑی حلیمی اور فروتنی سے اور اپنی مرضی سے قبول کرتا ہے خدا کی عبادت کیلئے اس کی مرضی آزاد ہو جاتی ہے۔ انسان مشینی طریقے سے ایمان نہیں لاتا۔ کہ وہ نہ محسوس کرے اور نہ جانے کہ حقیقت میں کیا کرتا ہے۔ ڈارٹ کا معیار باب سوم اور چہارم آرٹیکل 16 میں کہتا ہے "یہ نوزادگی کا فضل انسان کو چیزیں سمجھ کر اس کے ساتھ سلوک نہیں کرتا نہ وہ اس کی مرضی اور ذاتی خوبیاں لے لیتا ہے اور نہ وہ اس کے ساتھ زبردستی کرتا ہے جو کچھ پاک روح کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی مرضی کو تبدیل کرتا ہے اور اب وہ اس قابل ہے اور اپنی مرضی سے چاہتا ہے کہ گناہ سے توبہ کرے اور نجات کیلئے مسیح پر ایمان لائے

خدا انسان میں صرف نجات حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کر کے اسے چھوڑ نہیں دیتا کہ

اپنی آزاد مرضی سے نجات کے باقی کام کو پورا کرے ڈارٹ کا معیار باب 3 اور 4 میں اور آرٹیکل نمبر14 میں بیان کرتا ہے کہ خدا کا حقیقی کام انسان کی زندگی میں یہ ہے کہ وہ اس کی مرضی اور عمل دونوں کو تبدیل کر کے اپنی مرضی کے تابع کرتا ہے) (فلپیوں 13:2) جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادے کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے نوزاد آدمی کو خدا اس طرح سے بچاتا ہے کہ وہ خوش ہوتا ہے انسان کبھی اپنی مرضی کے خلاف آسمان پر نہیں جاتا نوزاد مرضی سوائے ابدی زندگی اور پر فضل اور محبت بھرے باپ کی رفاقت کے اور کسی چیز کی خواہش نہیں کرتی۔

برعکس اس کے بے ایمان شخص جس نے کبھی اپنے گناہ سے توبہ نہیں کی اور یسوع مسیح کو ایمان سے قبول نہیں کیا بلکہ ابدی سزا کی آگاہی پر ہنستا رہا ہے اور لگاتار گناہ کی تاریکی میں رہتا ہے اسے وہی ملتا ہے جو وہ چاہتا ہے خدا کے فضل سے ابدی جدائی۔

پاک روح کے ناقابل مزاحمت اور حاکمانہ فضل سے برگزیدہ لوگوں کے دل تبدیل ہو جاتے ہیں اور وہ راستی سے گناہ سے نفرت کرتے اور توبہ کرتے ہیں اسی وقت وہ خدا سے محبت کرتے اور اس کے بیٹے کو بطور اپنا نجات دہندہ قبول کرتے ہیں ہائیڈل برگ کٹیک ازم سوال نمبر88-90 بائبل مقدس ہم کو بتاتی ہے کہ خدا پہلے ہم سے محبت رکھتا ہے جیسے کہ یہ یوحنا 19,10:4 میں سکھایا گیا ہے۔ "محبت اس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت کی بلکہ اس میں ہے کہ اس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارے کیلئے اپنے بیٹے کو بھیجا ہم اس لئے محبت رکھتے ہیں کہ پہلے اس نے ہمارے ساتھ محبت کی" انسان صرف ایمان میں اس محبت کو جان سکتا ہے جب خدا روح القدس کو بھیجتا ہے تاکہ وہ انسانی دل کو واپس زندگی میں لائے (دل کو زندہ کرے) چونکہ خدا کا ہاتھ قادر مطلق ہے اس لئے انسان میں یا شیطان میں کوئی قوت نہیں کہ اس کا مقابلہ کرسکے یا خدا کے لوگوں کو نجات دینے کیلئے اس کے فضل کو روک سکے۔ یہ ایک بڑا اطمینان یا تسلی ہے۔ جو کہ ایک مسیحی کو حاصل ہے ہائیڈل برگ کٹیک ازم میں نمبر1 میں اس اطمینان کے بارے اس

طرح پڑھتے ہیں "اس لئے اس کے پاک روح کے وسیلے سے وہ مجھے ہمیشہ کی زندگی کا یقین دلاتا ہے اور مجھے اس قابل بناتا ہے کہ آئندہ زندگی اس کے لئے بسر کروں (زندہ رہنا میرے لئے مسیح ہے) اور دل سے اس کی فرمانبرداری کروں"

سوالات برائے نظر ثانی

1- انجیل یا خوشخبری کے ذریعے بیرونی اور اندرونی بلاہٹ میں فرق بیان کریں

2- ڈارٹ کا معیار کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ انسان کوئی بے جان چیز نہیں ہے

3- جو شخص نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا اگر وہ خوشخبری قبول کرنے سے انکار کرے تو کیا اس سے ناقابل مزاحمت فضل کے مسئلہ کی تعلیم تباہ ہو جاتی ہے۔

4- نئی پیدائش میں خدا کا پاک روح انسان کی مرضی کے ساتھ کیا کرتا ہے؟

(a) انسان کو بچانے کیلئے یہ کیوں مشینی طریقے ہیں

(b) بیان کریں کہ کس وجہ سے ہم سب آدمیوں کے سامنے سنجیدگی سے اور سچائی سے انجیل کو پیش کریں گے

5- آزاد مرضی اور آزاد کی ہوئی مرضی میں کیا فرق ہے؟

6- نجات کے کام میں تثلیث اقدس کے اقانیم کا علیحدہ علیحدہ کام بیان کریں؟

7- کن معنوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ آخر ہے اور ہر ایک کو وہی ملتا جس کی خواہش انہوں کی ہے؟

چودھواں باب

غیر معمولی یا ناقابل مزاحمت فضل (فضل جس کا مقابلہ نہ کیا جا سکے)

حصہ دوم

A خطرناک صورت حال

وہ ہے جو یہ کہے خدا سب آدمیوں کو بچانا چاہتا ہے اس نے اپنے بیٹے خداوند یسوع مسیح کو بھیج دیا کہ سب آدمیوں کیلئے اپنی جان دے یا مرجائے۔ وہ اپنا پاک روح بھیجتا ہے کہ آدمیوں کو بلائے لیکن وہ آدمی کو بچا نہیں سکتا کیونکہ انسان اس کا مقابلہ کر سکتا ہے (یعنی پاک روح کا) پاک روح کا مقابلہ کر سکنا ہی نہایت خطرناک حالت ہے اور یہ ہمارے قادر مطلق خدا کیلئے نہایت بے عزتی کا باعث ہے۔ آرمینین تعلیم یہ ہے کہ انسان کو ایمان لانے کیلئے روح القدس کی مدد کی ضرورت نہیں۔ یہ مدد ایمان کے بعد آتی ہے۔ آدمی اس مدد کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تاکہ وہ یقین نہ کر سکے جب یہ سوال پوچھا جائے کہ مسیح کن کیلئے مرگیا تو جو جواب دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ مسیح سب ایمانداروں کیلئے موا۔ جب کہ یہ درست نظر آتا ہے۔ یہ دھوکے سے غلط فہمی پیدا کرتا ہے۔ یا دھوکے سے آرمینین ازم کی تعلیم دیتا ہے کہ مسیح ان سب کیلئے مرگیا جن کو خدا نے اپنے علم سابق کی وجہ سے چن لیا جس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ خدا پہلے سے جانتا ہے کہ کون ایمان لائے گا اور کون نہیں لائے گا خدا نے ان کو چن لیا جو ایمان لائیں گے) یہ کہنا زیادہ درست ہے اگر ہم اس قسم کی زبان استعمال کرنا چاہتے ہیں مسیح اس لئے مرگیا کہ اس کے لوگ ایمان لا سکیں اور وہ نجات حاصل کریں۔ خدا کا پاک روح اس کے برگزیدہ لوگوں کو مسیح کے پاس لاتا ہے کہ وہ اس پر ایمان لائیں ورنہ وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔

جب بائبل مقدس یہ کہتی ہے کہ روح کو نہ بجھاؤ (1 تھسلنکیوں 19:5) یہ بات نوزادگی یا

تبدل کے بارے میں نہیں بلکہ مسیحیوں کا انسانی کام ہے جو خدا کے خلاف گناہ کرتا ہے یہ
روح القدس کو بجھانا ہے تاکہ وتقدیس کا کام نہ کرے (نوزادگی کا کام نہیں) آدم کی پرانی
فطرت جو ابھی تک مسیحوں کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے ان کی زندگی میں تقدس کے کام کو
بجھاتی ہے یہ گناہ ہے اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ یقیناً تمام لوگ جو ایمان نہیں رکھتے وہ خدا
کی سچائی کا مقابلہ کرتے ہیں یہ ان کے کلی بگاڑ کا نتیجہ ہے اور جس طرح کہ ینیس اور
یمبریس نے موسیٰ کی مخالفت کی تھی یہ لوگ بھی حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ ایسے لوگ
ہیں جن کی عقل بگڑی ہوئی اور ایمان اعتبار سے نامقبول ہیں۔ تاہم ان میں سے کوئی حوالہ
بھی یہ تعلیم نہیں دیتا کہ ان آدمیوں نے اس لئے مخالفت کی کوشش کی کہ روح القدس
ان کے دل میں ایمان پیدا نہ کرے آرمینین کے خیال کے مطابق سب سے اچھی بات یہ
ہے کہ خدا خوف ان سے کسی قسم کے تعاون کی توقع کر سکتا ہے جو اس کے فضل اور انسان
کے چناؤ کے درمیان ہو گا اس کا نتیجہ ہے برابر قطعیت یا آخر کار برابر ہونا۔ انسان اور خدا
دونوں برابر سطح پر (بنیاد پر) ہم نہایت ہی جھوٹی اور خطرناک سطح پر ہوتے ہیں جب سوچتے
ہیں کہ یا دیکھتے ہیں کہ مخلوق ہوتے ہوئے ہم خالق کے ساتھ ایک ہی سطح پر ہیں۔ اس سے
بدتر حالت یہ ہوتی ہے جب مخلوق اپنی ہٹ دھرمی کے سبب سے خالق کی مرضی کو ٹھکرا
سکتا ہے پھر آدمی خدا ہے اور اپنا معبود خود ہے کچھ یہ کہتے ہیں کہ خدا اپنی مرضی پر چلانے
کیلئے کبھی آپ کو مجبور نہیں کرے گا یہ بیان جھوٹا اور خطرناک ہے جیسا کہ ہم دیکھ چکے
ہیں کہ خدا جو طریقہ اپنی مرضی پر چلانے کیلئے استعمال کرتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس کی مرضی
کو تبدیل کرتا ہے اور وہ خوشی سے اس کی مرضی کے تابع ہو جاتا ہے مقدس پولوس کی
تبدیلی میں یقیناً یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس کی قدرت پولوس طاقت پر غالب آئی یقیناً
کوئی اشارہ نہیں کہ دمشق کی راہ پر خداوند یسوع کی ملاقات سے پہلے اس نے انجیل کے
پیغام کو کچھ نرم کر لیا تھا۔

یہ کہنا خطرناک ہے کہ خدا کچھ اور نہیں کر سکتا سوائے پیشکش کرنے کے یہ بات خدا کو

صرف ایک سیلز مین بنا دیتی ہے جو آپ کو قائل کرے کہ اس کی پیداوار خرید لیں۔ ہم
بعض کے طریقہ کار میں یہ رویہ دیکھتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ ان کی انجیل مارکیٹ میں
آ جائے۔

آرمینین کہتے ہی کہ ایک پہلو ہے آپ کی زندگی کا جس کو خدا کبھی نہیں چھوتا اور وہ
ہے انسان کی مرضی وہ کبھی آپ کو ایمان لانے کیلئے نہیں کہے گا۔ یہ آپ کا کام ہے صرف
آپ ہی یہ کر سکتے ہیں یہ بائبل مقدس کے خلاف ہے لدیہ خدا کے فضل کے موثر ہونے
کو جانتی تھی "جسے کہ ہم اعمال 15:16 میں پڑھتے ہیں" اور جب اس نے اپنے گھرانے
سمیت بپتسمہ لیا تو منت کر کے کہا کہ اگر تم مجھے خداوند کی ایماندار بندی سمجھتے ہو تو چل کر
میرے گھر میں رہو۔ پس اس نے ہمیں مجبور کیا" یوحنا 44:6 میں خداوند یسوع نے اس
بات کا اظہار کیا "کوئی میرے پاس نہیں آ سکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے
کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا"

نوزادگی یا نئے سرے سے پیدا ہونا

یہ دیکھنا بہت اہم ہے کہ نوزادگی کیا ہے اور یہ ایمان سے پہلے واقع ہوتی ہے نوزادگی
خدا کا حاکمانہ فضل (کام) ہے جس میں وہ اپنے پاک روح کے ذریعے نئی زندگی کا اصل
انسان کے دل میں ڈال دیتا ہے جسے وسیلے انسان کے خیالات اس کی رنجش پاک ہو جاتی
ہیں۔ خدا آسمانی روٹی کیلئے بھوک پیدا کرتا ہے اور زندگی کے پانی کیلئے پیاس بائبل مقدس
نوزادگی کے فعل کو نئے سرے سے یا اوپر سے پیدا ہونا کہتی ہے یسوع نے اسے جواب دیا
اور کہا "میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا
کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا"

خداوند یسوع نے اسے جواب دیا کہ "میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی پانی
سے اور روح سے پیدا نہ ہو۔ وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا" (یوحنا 5,3:3) نئی

پیدائش کے بغیر خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا ناممکن ہے اسی طرح مقدس پولوس اکرنتھیوں 14:2 میں کہتا ہے "مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیوں کہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی گی باتین ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں"

غور کریں کہ مقدس پولوس اکرنتھیوں 12:2 میں کہتا ہے "مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانین جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں"

ہائیڈل برگ کیٹیک ازم کا سوال نمبر8 کہتا ہے کیا ہم اس قدر بگڑ گئے ہیں کہ کوئی نیک کام کر نہیں سکتے اور ہر قسم کی بدی کی طرف مائل رہتے ہیں ہاں جب تک خدا کے پاک روح کے ذریعے ہمیں نوزادگی نہ ملے اور پھر سوال نمبر21 میں حقیقی ایمان کی تعریف کرتے وقت کتابچہ کہتا ہے۔

حقیقی ایمان صرف یقینی علم ہی نہیں ہوتا جس کے ذریعے میں ان تمام سچائیوں کو جان سکتا ہوں جو خدا نے اپنے پاک کلام میں ظاہر کی ہیں بلکہ یہ ایک دلی بھروسہ ہے جو خدا کا پاک روح انجیل کے وسیلے سے مجھ میں پیدا کرتا ہے۔ یہ وہ علم ہے جس سے میں سچائی کو پکڑے رکھتا ہوں اور دلی بھروسہ خدا کے پاک روح کے میرے دل میں کام کا نتیجہ ہے

جب کہ نوزادگی نئی مسیحی زندگی کا شروع ہے۔ یہ وہاں ختم نہیں ہوتی اس کا نتیجہ تبدل توبہ اور ایمان ہوتا ہے۔ پھر خدا کا پاک روح اپنے لوگوں کی زندگی میں تقدیس کے کام کو جاری رکھتا ہے۔ اور وہ خداپرستی اور شکرگذاری کی زندگی کو جاری رکھتے ہیں جیسے مقدس پولوس II کرنتھیوں 18,17:5 میں کہتا ہے "اگر کوئی مسیح میں ہے تو نیا مخلوق ہے پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں اور سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلے سے ہمارے ساتھ میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی"

مقدس پولوس کی تبدیلی دمشق کی راہ پر اچانک اور فوراً اور معجزانہ طریقے سے ہونے

کی وجہ سے لاثانی ہے خداوند یسوع کے اس کے پر ظاہر ہونے کے فوراً بعد روح القدس کا کام اس کی زندگی میں ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے وہ کہتا ہے "خداوند میں کیا کروں" مقدس پولوس نے مقابلہ نہیں کیا (اگرچہ وہ سب آدمی جن کے بارے میں ہم سوچتے ہیں کیا ہوگا کہ اس نے زبردست مقابلہ کیا ہوگا اس کے خلاف جو کچھ خدا ہماری زندگی میں کرتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا ہمارے دلوں میں ایمان پیدا کرتا ہے اور گناہ آلودہ انسانی مرضی جو مقابلہ کرنا چاہتی ہے نکال دیتا ہے۔ جب کہ ہر ایک حقیقی مسیحی کی تبدیلی اتنی ڈرامائی نہ ہو۔ مقدس پولوس کی تبدیلی بطور ایک نمونہ ہے۔ کہ جب ایک غیر مسیحی ایمان لے آتا ہے تو اس کی زندگی میں کیا کچھ واقع ہوتا ہے غور کریں کہ مقدس پولوس اس کے بارے میں کیا کہتا ہے اتیمتھس 16-15:1 "یہ بات سچ اور ہر طرح سے قبول کرنے کے لائق ہے کہ مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کیلئے دنیا میں آیا جن میں سب سے بڑا میں ہوں" لیکن مجھ پر رحم اس لئے ہوا کہ مسیح یسوع مجھ بڑے گنہگار میں اپنا کمال تحمل ظاہر کرے۔ تاکہ جو لوگ ہمیشہ کی زندگی کیلئے اس پر ایمان لائیں گے ان کے لئے میں نمونہ ہوں"

خدا کا فضل ہمیشہ موثر ہوتا ہے یہ ہمیشہ خدا کے مقصد کو پورا کرتا ہے اور انسان اسے ہٹا کر ایک طرف نہیں کر سکتا۔ جیسے یسعیاہ کہتا ہے 11-8:55 "خداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تمہارے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہین میری راہیں ہیں کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے اس قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے بلند ہیں کیونکہ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی ہے اور برف پڑتی ہے اور پھر وہ واپس نہیں جاتی بلکہ زمین کو سیراب کرتی ہے اور اس کی شادابی اور روئیدگی کا باعث ہوتی ہے تاکہ بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دے اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے۔ ہوگا وہ بے انجام واپس نہ آئے گا بلکہ جو میری خواہش ہوگی وہ اسے پورا کرے گا اور اس کام میں جس کیلئے میں نے اسے بھیجا موثر ہوگا"

روح القدس کس طرح ہماری زندگی میں کام کرتا ہے

"مگر جس پر وہ ایمان نہیں لائے اس سے کیونکر دعا کریں اور جس کا ذکر انہوں نے سنا نہیں اس پر ایمان کیونکر لائیں اور بغیر منادی کرنے والے کے کیونکر سنیں اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں منادی کیونکر کریں چنانچہ لکھا ہے کہ کیا ہی خوشنما ہیں ان کے قدم جو اچھی چیزوں کی خوشخبری دیتے ہیں"

انجیل کی منادی کرنے اور سکھانے کے ذریعے خدا اپنے لوگوں کے دل میں روح القدس کے ذریعے ایمان پیدا کرتا ہے اس لئے پولوس کہتا ہے "کیونکہ مسیح نے مجھے بپتسمہ دینے کو نہیں بھیجا بلکہ خوشخبری سنانے کو اور وہ بھی کلام کی حکمت سے ہیں تاکہ مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو کیونکہ صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کے نزدیک تو بے وقوفی ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے نزدیک خدا کی قدرت ہے اس لئے کہ جب خدا کی حکمت کے مطابق دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہ جانا تو خدا کو یہ پسند آیا کہ اس منادی کی بیوقوفی کے وسیلہ سے ایمان لانے والوں کو نجات دے۔ مگر ہم اس مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک ٹھوکر اور غیر قوموں کے نزدیک بیوقوفی ہے"

کلیسیا کے لئے بطور آخری (کمشن) حکم جو خداوند یسوع مسیح نے دیا وہ متی 20,19:28 میں پائے جاتے ہیں جو اس طرح سے ہیں "پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور ان کو یہ تعلیم دو کہ ان سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" یہ کہنا درست نہیں کہ پاک روح کلام کیساتھ کام کرتا ہے لیکن یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کلام کے ذریعے کام کرتا ہے اگر وہ کلام کے ساتھ کام کرتا ہے تو جب کبھی کلام کی منادی کی جاتی ہے پاک روح کام کرے گا یا کام کرنے کی کوشش کرے گا یعنی وہ سب جنہوں نے سنا ان کیلئے نجات بخش فضل استعمال کرے گا جو ایمان نہیں لائے ان کے

بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے روح القدس کے خلاف مزاحمت کی یہ کہنا زیادہ کلام کے مطابق ہے کہ روح القدس کلام کے ذریعے برگزیدہ لوگوں کے دل میں ایمان پیدا کرتا ہے خدا نے یہ طریقہ چنا ہے اپنے لوگوں کو بچانے کیلئے چونکہ ایمان خدا کے کلام کو سننے سے پیدا ہوتا ہے اس لئے مسیحی کلیسیا کو اس کی بندش پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے لیکن (یعنی وہ خوبصورت الفاظ اور محاورات میں بند ہے) خدا کی قدرت پر رومیوں 16:1 ہمیں بتاتا ہے "کیونکہ میں انجیل سے شرماتا نہیں اس لئے کہ وہ ہر ایک ایمان لانے والے کے واسطے پہلے یہودی پھر یونانی کے واسطے نجات کیلئے خدا کی قدرت ہے" پھر مقدس پولوس کرنتھیوں کے خط میں ہمیں بتاتا ہے 1 کرنتھیوں 18:1 "صلیب کا پیغام ہلاک ہونے والوں کیلئے تو بیوقوفی ہے مگر ہم نجات پانے والوں کے لئے خدا کی قدرت ہے"

آرمینین کو بہت زیادہ پیغام دینے والے کی قابلیت پر بھروسہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ یہ زیادہ تر اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے کہ سننے والوں کو ایمان لانے کیلئے آمادہ کرے بعض کلیسیاؤں کا یہ نشان بن گیا ہے کہ وہ خدا کے کلام کو دل لگی کے پروگراموں یا دل کش محاورات اور الفاظ میں پیش کریں یا ایسی شخصیات کے ذریعے کلام کو پیش کریں جو بہت پسندیدہ ہوں چنانچہ کلیسیا کسی تحریک کی وجہ سے یا کسی شخص کی وجہ نبی سے قائم رہتی ہے یا رہتی ہے یہ بہت بھاری غلطی ہے۔ بعض اس رویے کو ہٹانے کی سخت کوشش نہیں کرتے اور بعض حقیقت میں اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس قسم کے پروگرام بائبل مقدس کے مطابق ہیں (بائبل کے لئے اجنبی کی حیثیت رکھتے ہیں) دراصل کلیسیا کا سب سے بڑا مشنری مقدس پولوس یہ کہتا ہے اکرنتھیوں 5,4:2 اور میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں تاکہ تمہارا ایمان انسان کی حکمت پر نہیں بلکہ خدا کی قدرت پر موقوف ہو" پھر پولوس کہتا ہے (اکرنتھیوں 2:10-13) "لیکن ہم پر خدا نے ان کو روح کے وسیلے ظاہر کیا کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کرلیتا ہے کیونکہ انسانوں میں کون کسی انسان کی

باتیں جانتا ہے سوائے انسان کی اپنی روح کے جو اس میں ہے اسی طرح خدا کے روح کے سوا کوئی خدا کی باتیں نہیں جانتا مگر ہم نے نہ دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں بیان نہیں کرتا جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں" یہ بات صاف ظاہر ہے کہ مقدس پولوس چاہتا تھا کہ لوگ مقدس پولوس سے اپنی توجہ ہٹالیں اور اپنی ساری توجہ روح القدس کی قدرت پر لگائیں "اپلوس کیا چیز ہے اور پولوس کیا خادم جن کے وسیلہ سے تم ایمان لائے اور ہر ایک کی وہ حیثیت ہے خدا نے اسے بخشی میں نے درخت لگایا اور اپلوس نے پانی دیا مگر بڑھایا خدا نے پس نہ لگانے والا کچھ چیز ہے نہ پانی دینے والا مگر خدا جو بڑھانے والا ہے پس آدمیوں پر کوئی فخر نہ کرے کیونکہ سب چیزیں تمہاری ہیں "(اکرنتھیوں 5:3-21,6)

یہ سب بڑا گناہ ہے کہ کلیسیاء اس وجہ سے کلام کی منادی چھوڑ دے کہ اب یہ بے اثر ہے یا بے وقعت ہے اور انسانی طریقوں کو اختیار کرے جس سے انجیل کو لوگوں کیلئے زیادہ دلچسپ بنا کر پیش کیا جائے تاکہ اس کی اپیل دلکش ہو لوگوں کیلئے یہ ایک عام بات ہے کہ وہ سوائے طریقوں کے اور کچھ سوچتے ہیں۔

یہ سوال کہ کلیسیا کو کس طرح اپنا فرض ادا کرنا چاہیے کبھی اس سے حل نہیں ہوتا ہے کیا اس سے کام چلے گا (کیا یہ کام کرتا ہے؟) لیکن کیا یہ خدا کی ظاہر کردہ مرضی پورا کرنے میں وفادار ہے

کیا حقیقت میں کوئی چیز کام کرتی ہے اگر انسان کے ایمان کی بنیاد سچائی پر نہیں پھر یہ ایمان نہیں جو قائم رہے گا سچ مچ حقیقی ایمان ہیں۔ حقیقی ایمان کبھی جھوٹی خوشخبری سے پیدا نہیں ہوتا "کیونکہ سوا اس نیو کے جو پڑی ہوئی ہے اور وہ یسوع مسیح ہے کوئی شخص دوسری نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی اس نیو پر سونے یا چاندی یا بیش قیمت پتھروں یا لکڑی یا گھاس یا

بھوسے کا ردار کھے اس کا کام ظاہر ہو جائے گا کیونکہ جو دن آگ کے ساتھ ظاہر ہوگا اور وہ اس کا کام بتادے گا اور وہ آگ خود ہر ایک کام کو آزمائے گی کہ کیسا ہے" جب ہم کلیسیا کی ترقی یا کامیابی کو اپنا مدعا بنا لیتے ہیں انجیل پیش کرتے وقت ہم بڑے خطرے میں ہوتے ہیں کیونکہ ہم دراصل کوشش کر رہے ہیں کہ کلام کو دنیا کے سانچے میں ڈھالیں۔ برعکس اس کے کہ ہم دنیا کو کلام کے سانچے میں ڈھالیں خدا کا کلام قدرت والا ہے اور جن کا دل خدا نے تبدیل کیا ہے ان پر بہت زیادہ اثر کرتا ہے عبرانیوں 4:12-13 میں ہمیں بتایا گیا ہے "کیونکہ خدا کا کلام زندہ اور موثر اور ہر ایک دو دھاری تلوار سے زیادہ تیز ہے اور جان اور روح اور بند بند اور گودے گودے کو جدا کر کے گزر جاتا ہے اور دل کے خیالوں اور ارادوں کو جانچتا ہے" یہ پھر خدا کے کلام کی قدرت سے خدا کا پاک روح برگزیدہ لوگوں کے دل میں ایمان پیدا کرتا ہے یعنی ان کے دل میں جو روح القدس کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں۔

خدا کے پاک کلام کی قدرت اور پاک روح کی قدرت انسانی قوت سے بہت زیادہ ہے انسانی قوت محدود ہے۔ جس سے وہ خدا کی قدرت کا مقابلہ کر نہیں سکتا

سوالات برائے نظرثانی

1- آرمینین کی تعلیم میں کون سے خطرات ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا کے روح کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے؟

2- مسیحیت کے اس بیان میں کیا غلطی ہے۔ جس کے مطابق کہا جاتا ہے میں نے پالیا یا مجھے مل گیا۔

3- ہم کن معنوں میں کہہ سکتے ہیں کہ آدمی ضرور انجیل کا مقابلہ کرتے ہیں۔

4- آرمینین تعلیم کے مطابق آدمی کس طرح یقین کرتا ہے۔ کیوں مختلف طریقے جو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

(a) غلط طریقوں کی مثالیں پیش کریں

(b) اپنی کلیسیا کو بنانے کیلئے خدا نے کون سا طریقہ مہیا کیا ہے

نوزادگی کا کیا مطلب ہے

5- کونسی چیز پہلے واقع ہوتی ہے اور کیوں؟ ایمان یا نوزادگی اور کیوں

6- اعمال 47:2 کو پڑھیں اور بتائیں کہ اس کا غیر معمولی فضل کے ساتھ کیا تعلق ہے

7- غیر معمولی فضل کا تعلق بیان کریں کلی بگاڑ غیر مشروط برگزیدگی اور محدود کفارہ کے ساتھ

8- مقدس پولوس کی تبدیلی کس طرح غیر معمولی فضل کو سمجھنے میں مددگار ہے؟

9- مقدس پولوس کس طرح اپنی منادی کی قوت بیان کرتا ہے پہلے کرنتھیوں کے دوسرے باب میں

10- مقدس پولوس ان کے بارے میں کیا محسوس کرتا ہے جو کہتے ہیں ہم مقدس پولوس گرجہ گھر میں جائیں گے اکرنتھیوں 3 باب

پندرھواں باب

غیر معمولی ناقابل مزاحمت (فضل جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا)

(حصہ سوئم)

بائبل مقدس میں اس بات کے کافی ثبوت پائے جاتے ہیں کہ خدا کا پاک روح حاکمانہ یا شاہانہ طور پر نجات کا کام انسان کی زندگی میں کرتا ہے یہ خدا کا پاک روح ہے جو کلیسیا کو مسیح کی خوشخبری سنانے کی قوت دیتا ہے اس کی ضرورت یہ ہے کہ لوگ جمع ہوں اور کلیسیا بنے اس کام کے بہت سے ثبوت موجود ہیں کہ یہ تعلیم کلی بگاڑ کے ساتھ گہرے طور پر پیوستہ ہے۔ اگر آدمی رضامند ہیں اور وہ اس قابل بھی نہیں کہ اپنی آزاد مرضی سے انجیل پر ایمان لا سکیں پھر خدا کو اپنے برگزیدہ لوگوں کے دل میں ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے اپنے پاک روح کی قوت سے اور کلام کی قدرت سے وہ یہ کام کرتا ہے۔

اس ڈاکٹرین یا تعلیم کیلئے کلام کی بنیاد

1- نجاتی وسعت کے لحاظ سے سہ گونا ہے کیونکہ اس میں تثلیث اقدس کے تینوں اقانیم شامل ہیں۔ باپ بیٹا اور پاک رح اس میں شامل ہے۔

رومیوں 14:8 "اس لئے کہ جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں"

اکرنتھیوں 14-10:2 "لیکن ہم پر خدا نے ان کو اپنے روح کو وسیلہ سے ظاہر کیا کیوں کہ سب باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوا انسان کی اپنی روح کے جو اس میں ہے اسی طرح خدا کی روح کے سوا کوئی خدا کی باتیں نہیں چاہتا مگر ہم نے

دنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں بیان نہیں کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں کی ہیں اور نہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں"

اکرنتھیوں 11:6 "اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کے روح سے دھل گئے اور پاک صاف ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے"

اکرنتھیوں 3:12 "پس میں تمہیں جتاتا ہوں کہ جو کوئی خدا کے روح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہتا کہ یسوع ملعون ہے اور نہ کوئی روح القدس کے بغیر کہہ سکتا ہے کہ یسوع خداوند ہے"

II کرنتھیوں 6:3 "جس نے ہم کو نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بھی کیا لفظوں کے خادم نہیں بلکہ روح کے کیونکہ لفظ مار ڈالتے ہیں مگر روح زندہ کرتی ہے"

II کرنتھیوں 17:3 "اور وہ خداوند کا روح ہے اور جہاں کہیں خداوند کا روح ہے وہاں آزادی ہے"

III کرنتھیوں 18:3 "مگر جب ہم سب کے بے نقاب چہروں سے خداوند کا جلال اس طرح منعکس ہوتا ہے"

جس طرح آئینہ میں تو اس خداوند کے وسیلہ سے جو روح ہے ہم اسی جلالی صورت میں درجہ بدرجہ بدلتے جاتے ہیں"

اپطرس 2:1 "اور خدا باپ کے علم سابق کے موافق روح کے پاک کرنے

سے فرمانبردار ہونے اور یسوع کا خون چھڑکے جانے کیلئے برگزیدہ ہوئے ہیں فضل اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے"

-2 نئی پیدائش کے ذریعے گناہگار خدا کی بادشاہی میں لائے جاتے ہیں اور اس کے فرزند بنائے جاتے ہیں اس نفسی پیدائش کا بانی خدا پاک روح ہے اور جو ذریعہ وہ استعمال کرتا ہے وہ خدا کے پاک کلام کی منادی ہے

یوحنا 1:12-13 "اور جنہوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند ہونے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے"

یوحنا 3:3-8 "یسوع نے جواب میں اس سے کہا میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا نیکودیمس نے اسے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکر پیدا ہو سکتا ہے کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے؟

یسوع نے جواب کہ میں تجھ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے تعجب نہ کر کہ میں نے تجھ سے کیا تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے تو اس کی اور آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے جو کوئی روح سے پیدا ہوا ہے ایسا ہی ہے"

ططس 3:5-7 "تو اس نے ہم کو نجات دی مگر راستبازی کے کاموں کے سبب سے نہیں جو ہم نے خود کئے بلکہ اپنی رحمت کے مطابق نئی پیدائش کے غسل اور روح القدس کے ہمیں نیا بنانے کے وسیلہ سے جسے اس نے ہمارے منجی یسوع مسیح کی معرفت ہم پر افراط سے نازل کیا تاکہ ہم اس کے فضل سے راستباز ٹھہر کر

ہمیشہ کی زندگی کی امید کے مطابق وارث بنیں"

1پطرس 25-23,3:1 "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے زندہ امید کیلئے نئے سرے سے پیدا کیا کیوں کہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیرفانی سے خدا کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو چنانچہ ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند گھاس تو سوکھ جاتی ہے اور پھول گر جاتے ہیں لیکن خداوند کا کلام ابد تک رہے گا یہ وہی خوشخبری کا کلام ہے جو تمہیں سنایا گیا تھا"

1یوحنا 5-4:5 "جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ دنیا پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہمارا ایمان ہے دنیا کا مغلوب کرنے والا کون ہے جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے"

3- روح القدس کے کام کے وسیلے سے انسان کو نیا دل دیا جاتا ہے (نئی فطرت) اور اسے خدا کی مرضی کے مطابق چلنے کی توفیق دی جاتی ہے انسان یسوع مسیح میں نیا مخلوق بن جاتا ہے۔

استثنا 6:30 "اور خداوند تیرا خدا تیرے اور تیری اولاد کے دل کا ختنہ کرے گا تاکہ تو خداوند اور اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھے اور جیتا رہے"

یرمیاہ 34-35:31 "بلکہ یہ وہ عہد ہے جو میں ان دنوں کے بعد اسرائیل کے گھرانے سے باندھوں گا خداوند فرماتا ہے میں اپنی شریعت ان کے باطن میں رکھوں گا اور ان کے دل پر اسے لکھوں گا اور میں ان کا خدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے اور وہ پھر اپنے پڑوسی اور اپنے بھائی کو یہ کہہ کر تعلیم نہیں دیں گے کہ خداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے جانیں گے

خداوند فرماتا ہے اس لئے کہ میں ان کی بدکرداری کو بخش دوں گا اور ان کے گناہ پھر یاد نہ کروں گا"

حزقی 27-26:36 "اور میں تم کو نیا دل بخشوں گا اور نئی روح تمہارے باطن میں ڈال گا اور تمہارے جسم میں سے سنگین دل کو نکال ڈالوں گا اور گوشتین دل تم کو عنایت کروں گا اور میں اپنی روح تمہارے باطن میں ڈالوں گا اور تم سے اپنے آئین کی پیروی کراؤں گا اور تم میرے احکام پر عمل کرو گے اور ان کو بجالاؤ گے"

گلتیوں 15:6 "کیونکہ یہ ختنہ کوئی چیز ہے نہ نامختونی بلکہ نئے سرے سے مخلوق ہونا"

افسیوں 22,18,10:2 "کیونکہ ہم اس کی کاریگری ہیں اور مسیح یسوع میں ان نیک کاموں کے لئے مخلوق ہوئے جن کو خدا نے پہلے سے ہمارے کرنے کیلئے تیار کیا تھا کیونکہ اسی کے وسیلے سے ہم دونوں کی ایک ہی روح میں باپ کے پاس رسائی ہوتی ہے اور "تم بھی اس میں باہم تعمیر کئے جاتے ہو تاکہ روح میں خدا کا مسکن بنو"

2 کرنتھیوں 1817:5 "اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے پرانی چیزیں جاتی رہیں دیکھو وہ نئی ہو گئیں اور سب چیزیں خدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلے ہمارے ساتھ میل ملاپ کر لیا اور میل ملاپ کی خدمت ہمارے سپرد کی"

4- روح القدس ان کو روحانی موت کی حالت سے نکال کر زندگی میں داخل کر دیتا ہے"

یوحنا 21:5 "کیوں کہ جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا اور زندہ کرتا ہے اسی طرح بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے زندہ کرتا ہے"

افسیوں 5,1:2 "اور اس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور

گناہوں کے سبب سے مردہ تھے جب قصوروں کے سبب سے مردہ ہی تھے تو ہم کو مسیح کے ساتھ زندہ کیا" (تم کو فضل ہی سے نجات ملی ہے"

کلیسیوں 13:2 "اور اس نے تمہیں بھی جو اپنے قصوروں اور جسم کی نامختونی کے سبب مردہ تھے اس کے ساتھ زندہ کیا اور ہمارے سب قصور معاف کئے"

-5 خدا اپنی بادشاہی کے بعد باطنی اور اندرونی مکاشفہ کے ذریعے اپنے برگزیدہ لوگوں پر ظاہر کرتا ہے جو اسے روح القدس کے وسیلہ سے ملتا ہے

متی 27-25:11 "اس وقت یسوع نے کہا اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حدمت کرتا ہوں کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقل مندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں ہاں اے باپ کیوں کہ ایسا ہی تجھے پسند آیا میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور جس پر بیٹا اسے ظاہر کرنا چاہے"

متی 16,11,10:3 "شاگردوں نے پاس آکر اس سے کہا تو ان سے تمثیلوں میں کیوں باتیں کرتا ہے اس نے جواب میں ان سے کہا کہ اس لئے کہ تم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر ان کو نہیں دی گئی لیکن مبارک ہیں تمہاری آنکھیں اس لئے کہ وہ دیکھتی ہیں اور تمہارے کان اس لئے کہ وہ سنتے ہیں"

متی 17-15:16 "اس نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے یسوع نے جواب میں اس سے کہا مبارک ہے تو شمعون بریوناہ کیوں کہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے"

لوقا 10:8 "اس نے کہا تم کو خدا کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر اوروں کو تمثیلوں میں سنایا جاتا ہے تاکہ دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں اور سنتے ہوئے نہ سمجھیں"

لوقا 21:10 "اسی گھڑی وہ روح القدس سے خوشی میں سے بھر گیا اور کہنے لگا اے باپ آسمان زمین کے خداوند میں تری حمد کرتا ہوں کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی تجھے پسند آیا"

یوحنا 65,64,45,44,37:6 "جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائیگا اور جو کوئی میرے پاس آئیگا میں اسے ہرگز نکال نہ دونگا۔ کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کرونگا نبیوں کے صحیفوں میں یہ لکھا ہے کہ وہ سب خدا سے تعلیم یافتہ ہوں گے۔ جس کسی نے باپ سے سیکھا اور سنا ہے وہ میرے پاس آتا ہے۔ مگر تم میں سے بعض ایسے ہیں جو ایمان نہیں لائے۔ کیونکہ یسوع شروع سے جانتا تھا کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون ہیں اور کون مجھے پکڑوائے گا۔ پھر اس نے کہا اس لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اسے یہ توفیق نہ دی جائے۔"

یوحنا 6-3:10 "اس کے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اس کی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے جب وہ اپنی سب بھیڑوں کو باہر نکال چکتا ہے تو ان کے آگے آگے چلتا ہے۔ اور بھیڑیں اس کے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں کیوں کہ وہ اس کی آواز پہچانتی ہیں مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اس سے جائیں گی کیونکہ اس کی آواز جانیں غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں مرگ وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اس سے بھاگیں گی کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں نہیں یسوع نے ان سے یہ تمثیل کہی لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ کیا باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہے"

یوحنا 16:10 "میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑخانے کی نہیں مجھے ان کو

لانا بھی ضرور ہے وہ میری آواز کو سنیں گی پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا"

یوحنا 29-26:10 "لیکن تم اس لئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے کوئی انہیں باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا"

اکرنتھیوں 14-11:2 "کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوا انسان کی اپنی روح کے جو اس میں ہے اس طرح خدا کے روح کے سوا کوئی خدا کی باتیں نہیں جانتا مگر ہم نے دنیا کی روح نہیں بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں بیان نہیں کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتوں کو قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں"

افسیوں 18-17:1 "کہ ہمارے خداوند یسوع کا خدا جو جلال کا باپ ہے تمہیں اپنی پہچان میں حکمت اور مکاشفہ کی روح بخشے اور تمہارے دل کی آنکھیں روشن ہو جائیں تاکہ تم کو معلوم ہو کہ اس کے بلانے سے کیسی کچھ امید ہے اور اس کی میراث کے جلال کی دولت مقدسوں میں کیسی کچھ ہے"

6- ایمان اور توبہ خدا کی طرف سے انعام ہیں اور برگزیدہ صرف لوگوں کے دل میں واقع ہوتے ہیں نوزادگی کے کام کے وسیلے، جو روح القدس برگزیدہ لوگوں کی زندگی میں کرتا ہے۔

اعمال 13:5 "اسی کو خدا نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سربلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے اور ہم ان باتوں کے گواہ ہیں اور وہ روح القدس بھی جسے خدا نے انہیں بخشا ہے جو اس کا حکم مانتے ہیں"

اعمال 18:11 "وہ یہ سن کر چپ رہے اور خدا کی تمجید کر کے کہنے لگے پھر تو بے شک خدا نے غیر قوموں کو بھی توبہ کی توفیق دے دی"

اعمال 48:13 "غیر قوم والے یہ سن کر خوش ہوئے اور خدا کے کلام کی بڑائی کرنے لگے اور جتنے ہمیشہ کی زندگی کیلئے مقرر کئے گئے تھے ایمان لے آئے۔"

اعمال 14:16 "اور تھواتیرہ شہر کی ایک خدا پرست عورت لدیہ نام قرمز بیچنے والی بھی سنتی تھی اس کا دل خداوند نے کھولا تاکہ پولس کی باتوں پر توجہ کرے"

اعمال 27:18 "اور جب اس نے ارادہ کیا کہ پار اتر کر اخیہ کو جائے تو بھائیوں نے اس کی ہمت بڑھا کر شاگردوں کو لکھا کہ اس سے اچھی طرح ملنا"

افسیوں 1-8:2 "کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے نہ اعمال کے سبب سے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"

فلپیوں 29:1 "کیونکہ مسیح کی خاطر تم پر یہ فضل ہوا کہ نہ فقط اس پر ایمان لاؤ بلکہ اس کی خاطر دکھ بھی سہو"

II تمتھیس 26-25:2 "اور مخالفوں کو حلیمی سے تادیب کرے شاید انہیں خدا توبہ کی توفیق بخشے تاکہ وہ حق کو پہچانیں اور خداوند کے بندہ کے ہاتھ سے خدا کے اسیر ہو کر ابلیس کے پھندے سے چھوٹیں"

7- جب انجیل کی شادی کی جاتی ہے تو سب کے سامنے نجات کی ایک عام بلاہٹ پیش کی جاتی ہے، جو تمام پیغام سننے والوں کیلئے ہوتی ہے اس عام بلاہٹ کے علاوہ خدا کا پاک روح ایک خاص اور موثر بلاہٹ پیش کرتا ہے صرف برگزیدہ لوگوں کے

CamScanner

سامنے خوشخبری پی شکرتے وقت نجات کیلئے جو عام بلاہٹ پیش کی جاتی ہے وہ رد ہو سکتی ہے اور عام طور پر اسے رد کیا جاتا ہے۔ لیکن روح القدس کے ذریعے جو خاص اور موثر بلاہٹ پیش کی جاتی ہے اسے رد نہیں کیا جاسکتا جن کے سامنے یہ خاص اور موثر بلاہٹ پیش کی جاتی ہے ان کی زندگی میں ہمیشہ اس کا نتیجہ تبدیل (تبدل) ہوتا ہے زندگی بدل جاتی ہے مندرجہ ذیل حوالے روح القدس کے اس کام کو ظاہر کرتے ہیں

رومیوں 1:6-7 "ان سب کے نام جو رومہ میں خدا کے پیارے ہیں اور مقدس ہونے کیلئے بلائے گئے ہیں ہمارے باپ خدا اور خدا یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے"

رومیوں 8:30 "اور جن کو اس نے پہلے سے مقرر کی ان کو بلایا بھی اور جن کو بلایا ان کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا ان کو جلال بھی بخشا"

رومیوں 9:23-24 "اور یہ اس لئے کہ ہوا کہ اپنے جلال کی دولت رحم کے برتنوں کے ذریعے اشارہ کرے، جو اس نے جلال کے لئے پہلے سے تیار کئے تھے یعنی ہمارے ذریعے سے جن کو اس نے نہ فقط یہودیوں میں سے بلکہ غیر قوموں میں سے بھی بلایا"

اکرنتھیوں 1:1،2،9،23-31 "پولوس کی طرف سے جو یسوع مسیح کا رسول ہونے کیلئے بلایا گیا اور بھائی سوستھنس کی طرف خدا کی اس کلیسیا کے نام جو کرنتھس میں ہے یعنی ان کے نام جو مسیح یسوع میں پاک کئے گئے ہیں اور ان سب کے نام جو ہر جگہ ہمارے اور خداوند یسوع مسیح کا نام لیتے ہیں۔ خدا سچا ہے جس نے تمہیں اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی شراکت کیلئے بلایا ہے۔ مگر اس مسیح مصلوب کی منادی کرتے ہیں جو یہودیوں کے نزدیک بیوقوفی ہے لیکن جو بلائے ہوئے ہیں یہودی ہوں یا یونانی ان کے نزدیک مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی

حکمت ہے کیوں کہ خدا کی بیوقوفی آدمیوں کی حکمت سے زیادہ حکمت والی ہے اور خدا کی کمزوری آدمیوں کے زور سے زیادہ زور آور ہے۔ اے بھائیو اپنے بلائے جانے پر تو نگاہ کرو کہ جسم کے لحاظ سے بہت سے حکیم بہت سے اختیار والے بہت سے اشراف نہیں بلائے گئے بلکہ خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن تاکہ حکیموں شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا کہ زور آوروں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمینوں اور حقیروں بلکہ بے وجودوں کو چن کہ موجودوں کو نیست کرے تاکہ کوئی بشر خدا کے سامنے فخر نہ کرے لیکن تم اس کی طرف سے مسیح یسوع میں ہو جو ہمارے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا یعنی راستبازی پاکیزگی اور مخلصی تاکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہو کہ جو فخر کرے وہ خداوند پر فخر کرے"

اکرنتھیوں 2:4 "میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی"

گلتیوں 1:15-16 "لیکن جس خدا نے مجھے میری ماں کے پیٹ ہی سے مخصوص کر لیا اور اپنے فضل سے مجھ بلایا جب اس کی یہ مرضی ہوئی کہ اپنے بیٹے کو مجھ میں ظاہر کرے تاکہ میں غیر قوموں میں اس کی خوشخبری دوں تو نہ میں نے گوشت اور خون سے صلاح لی

افسیوں 4:4 "ایک ہی بدن ہے اور ایک روح چنانچہ تمہیں جو بلائے گئے تھے اپنے بلائے جانے سے امید بھی ایک ہی ہے"

تمتھیس 1:9-10 "جس نے ہمیں نجات دی اور پاک بلاوے سے بلایا ہمارے کاموں کے موافق نہیں بلکہ اپنے خاص ارادے اور اس فضل کے موافق جو مسیح یسوع میں ہم پر ازل سے ہوا۔ مگر اب ہمارے منجی خداوند یسوع کے ظہور سے ظاہر ہوا جس نے موت کو نیست کرے اور زندگی اور بقا کو اس خوشخبری کے

وسیلے سے ظاہر کردیا"

<u>عبرانیوں 14:19</u> "تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلہ سے خدا کے آگے بے عیب قربان کردیا تمہارے دلوں کو کیوں نہ مردہ کاموں سے پاک کرے گا تا زندہ خدا کی عبادت کریں۔

<u>1پطرس 15:1</u> "بلکہ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک ہو"

<u>1پطرس 9:2</u> "تم ایک برگزیدہ نسل شاہی کاہنوں کا فرقہ مقدس قوم اور ایسی امت ہو جو خدا کی خاص ملکیت ہے تاکہ اس کی خوبیاں ظاہر کرو جس نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا"

<u>1پطرس 10:5</u> "رب خدا جو ہر طرح کے فضل کا چشمہ ہے جس نے تم کو مسیح میں اپنے ابدی جلال کیلئے بلایا تمہارے تھوڑی مدت تک دکھ اٹھانے کے بعد آپ ہی تمہیں کامل قائم اور مضبوط کرے گا"

<u>2پطرس 3:1</u> "کیوں کہ اس کی الٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دینداری سے متعلق ہیں ہمیں اس کی پہچان کے وسیلے سے عنایت ہیں جس نے اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذریعے بلایا"

<u>مکاشفہ 14:17</u> "وہ تیرہ سے لڑیں گے اور تیرہ ان پر غالب آئے گا کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے اور بلائے ہوئے اور برگزیدہ اس کے ساتھ ہیں وہ بھی غالب آئیں گے"

-8 انسان کی نجات محض خدا کے فضل سے ہے یہ اسے کسی مخصوص خوبی اور قدرتی نیکی اور خواہش کی وجہ سے نہیں ملتی جو انسان میں باقی رہ گئی ہو۔ نجات مکمل طور پر خدا کے فضل سے ہے۔ انسان کے دل میں ایمان آنے سے پہلے اسے روح القدس کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔ یہی غیر معمولی یا ناقابل مزاحمت

فضل ہے جسے کہ خدا کے کلام اور روح القدس کی قدرت میں ہم دیکھ سکتے ہیں۔ یہی انسان کو حقیقی توبہ اور ایمان تک لے آتا ہے۔

<u>یسعیاہ 11:55</u> "اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اسے پورا کرے گا اور کام کے لئے جس کے لئے میں نے اسے بھیجا موثر ہوگا"

<u>متی 17-15:16</u> "اس نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے یسوع نے جواب میں اس سے کہا مبارک ہے تو شمعون بر یوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے مجھ پر ظاہر کی ہے"

<u>یوحنا 27:3</u> "یوحنا نے جواب سے کہا انسان کچھ نہیں پا سکتا جب تک اس کو آسمان سے نہ دیا جائے"

<u>یوحنا 44:6</u> "کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا"

<u>یوحنا 65:6</u> "پھر اس نے کہا اسی لئے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آسکتا جب تک باپ کی طرف سے اسے یہ توفیق نہ دی جائے"

<u>یوحنان 2:17</u> "چنانچہ تو نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے اسے بخشا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے"

<u>رومیوں 16:9</u> "پس نہ ارادہ کرنے والے پر منحصر ہے نہ دوڑ دھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خدا پر"

<u>اکرنتھیوں 14-9:2</u> "بلکہ جیسا لکھا ہے ویسا ہی ہوا جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ آدمی کے دل میں نہیں وہ سب خدا نے اپنے محبت کرنے والوں کے لئے تیار کردیں لیکن ہم پر خدا نے ان کو روح کے وسیلہ سے

ظاہر کیا کیونکہ روح سب باتیں بلکہ خدا کی تہ کی باتیں بھی دریافت کر لیتا ہے کیونکہ انسانوں میں سے کون کسی انسان کی باتیں جانتا ہے سوائے انسان کے اپنی روح کے جو اس میں ہے اسی طرح سوائے خدا کی روح کے کوئی خدا کی باتیں نہیں جانتا بلکہ ہم نے نہ دنیا کی رح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تاکہ ان باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں بیان نہیں کرتے جو انسانی حکمت نے ہمیں سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور نہ وہ انہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانی طور پر پرکھی جاتی ہیں"

اکرنتھیوں 7-6:3 "میں نے درخت لگایا اور اپلوس نے پانی دیا مگر بڑھایا خدا نے پس نہ لگانے والا کچھ چیز ہے نہ پانی دینے والا مگر خدا جو بڑھانے والا ہے"

اکرنتھیوں 7:9 "تجھ میں اور دوسرے میں کون فرق کرتا ہے اور تیرے پاس کون سی ایسی چیز ہے جو دوسرے سے نہیں پائی اور جب تو نے دوسرے سے پائی تو فخر کیوں کرتا ہے کہ گویا نہیں پائی"

افسیوں 9-8:2 "کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہے نہ اعمال کے سبب سے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"

فلپیوں 13-12:2 "پس اے میرے عزیزو جس طرح تم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اسی طرح اب بھی میری حاضری میں بلکہ بہت زیادہ میری غیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کئے جاؤ کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے"

یعقوب 18-17:1 "ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اس پر سایہ پڑتا ہے اس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلہ سے پیدا کیا تاکہ اس کی مخلوقات میں سے ایک طرح کے پہلے پھل ہوں"

ایوحنا 20:5 "اور یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آگیا ہے اور اس نے ہمیں سمجھ بخشی ہے تاکہ اس کو جو حقیقی ہے جانیں۔ اور ہم اس میں جو حقیقی ہے یعنی اس کے بیٹے یسوع مسیح میں ہیں حقیقی خدا اور ہمیشہ کی زندگی یہی ہے"

سوالات برائے نظر ثانی

1- اکرنتھیوں 24-21-11:1 میں کیوں انجیل کو خوشخبری کو بیوقوفی کہا گیا ہے

2- اکرنتھیوں دوسرے باب میں کس جگہ مقدس پولوس بیرنی بلاہٹ کا ذکر کرتا ہے اور کہاں اندرونی بلاہٹ کا ذکر کرتا ہے

3- اگر خدا کا فضل غیر معمولی ہے تو کسی جگہ سے ہمیں شروع کرنا چاہیے اور کیوں؟

4- نہ قابل مزاحمت فضل کے لئے متن جب سے اعلیٰ حوالے پیش کریں اور بتائیں کہ آپ نے انہیں کیوں چنا

5- غیر مسیحی یقیناً انجیل کی منادی کا مقابلہ کرتے ہیں کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمارا غیر ہمارا غیر مزاحمت والا مسئلہ غلط ہے

6- انجیل کی منادی کرنے میں کس طرح کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔

7- متن حوالے درج کریں جو آپ اس آدمی کے سامنے پیش کرنا چاہیے میں جس نے پہلے کبھی اس تعلیم کے بارے میں نہیں سنا۔

سولہواں باب

مقدسوں کی استقامت حصہ اول

کمل طور پر بگڑا ہوا انسان جو خدا کی طرف سے نجات اور مخلصی کیلئے چنا گیا ہے۔ وہ مسیح کے کفارہ بخش خون اور روح القدس کے کام کے وسیلے (روح القدس کی قدرت سے) غیر معمولی فضل حاصل لرت اہے جس کے ذریعے سے وہ ہمیشہ تک ایمان میں قائم رہتا ہے اسی تعلیم کو مقدسوں کی استقامت کہتے ہیں

قائم رہنا اور حفاظت کئے جانا

کیلون کے اس نقطے کا عنوان ہمیں دھوکے میں نہ رکھے یہ مقدسوں کا کام نہیں کہ وہ ایمان میں قائم رہیں یہ ان کی طاقت سے باہر ہے۔ خدا کا یہ کام ہے کہ وہ مقدسوں کا کام نہیں کہ وہ ایمان میں قائم رہیں یہ ان کی طاقت سے باہر ہے خدا کا یہ کام ہے کہ وہ مقدسوں کو ایمان میں قائم رکھتا ہے۔ (اگر گر جائیں تو وہ ہمیں اٹھا کھڑا کرتا ہے) بعض لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ Perseverane کی بجائے Preservation استعمال کریں۔

لیکن ہم دونوں الفاظ میں بہت اہم فرق بیان کر سکتے ہیں

مقدس لوگ حقیقت میں اپنے ایمان میں قائم رہتے ہیں وہ تقدیس کے کام میں بہت سرگرم ہوتے ہیں اسی لئے فلپیوں 2:12-13 میں لکھا ہے پس اے میرے عزیزو جس طرح تم ہمیشہ سے فرمانبرداری کرتے آئے ہو اسی طرح اب بھی میری حاضری میں بلکہ اس سے بہت زیادہ میری غیر حاضری میں ڈرتے اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کئے جاؤ کیونکہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک ارادہ کو انجام دینے کیلئے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے" اس کے ساتھ پڑھیں ا تھمتھیس 22:5 یعقوب 27:1 اور یہوداہ 21 آیت یہ خدا ہے جو مسیحیوں کو محفوظ رکھتا ہے اور ہلاک ہونے سے بچاتا ہے اپطرس 1:3-5 یہ بات

صاف بیان کرتا ہے "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے خداوند یسوع مسیح کے مردوں میں جی اٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ امید کیلئے نئے سرے سے پیدا کیا تاکہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں۔ وہ تمہارے واسطے (جو خدا کی قدرت سے ایمان کے وسیلے اس نجات کے لئے جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے حفاظت کئے جاتے ہو۔ آسمان پر محفوظ ہے۔" یوحنا 18:5 میں باین ہے "ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا بلکہ اس کی حفاظت وہ کرتا ہے جو خدا سے پیدا ہوا ہے اور وہ شریر اسے چھونے نہیں پاتا"

اس آیت کا مطلب ہے کہ جیسے نوزادگی ملی ہے وہ گناہ کرتا نہیں رہتا کیونکہ خداوند یسوع مسیح (جو خدا سے پیدا کیا ہے) اس کی حفاظت کرتا ہے اور شیطان اسے چھو نہیں سکتا۔ انسان خود اپنی حفاظت نہیں کرتا بلکہ خداوند یسوع مسیح اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اس تعلیم کی خوبصورتی یہ ہے کہ خدا کس طرح اسے پورے اختیار کے ساتھ اپنے برگزیدہ لوگوں کی زندگی میں کام کرتا ہے۔ وہ انہیں محفوظ رکھتا ہے اور وہ آخر تک اپنے ایمان میں قائم رہتے ہیں۔ خدا نے گناہ کے تمام اختیار کو اپنے لوگوں کی زندگی میں کام کرتا ہے وہ انہیں محفوظ رکھتا ہے اور وہ آخر تک اپنے ایمان میں قائم رہتے ہیں خدا نے گناہ کے تمام اختیار کو اپنے لوگوں کی زندگی میں ختم کیا ہے (رومیوں 14:6) اب وہ خود سکونت کرتا ہے اور ان کے دل اور مرضی کو اپنے تحت کرتا ہے اور وہ روزانہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے اور خداوند یسوع میں ایمان رکھنے کا اقرار کرتے ہیں اور وہ سب جو اس پر ایمان رکھتے اور اس کے وعدوں کا یقین کرتے ہیں ہمیشہ زندگی رکھتے ہیں برعکس اس کے کہ وہ امید کریں کہ ان کی عارضی زندگی ہمیشہ کی زندگی میں تبدیل ہو جائے گی (ان کی اپنی کوشش سے) محفوظ رکھنا اور قائم رہنا ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں لیکن وہ ایک ہی ڈاکٹرائن (مسئلہ) کے دو پہلو ہیں جس کے ذریعے سے خدا بچاتا ہے خدا ہی اپنے برگزیدہ لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے اور اس کے برگزیدہ لوگ ہی اس کے غیر معمولی ناقابل مزاحمت فعل اپنے

ایمان میں قائم رہتے ہیں

آرمینین کا نظریہ

آرمینین کا نظریہ ان کی نجات کے بارے میں پہلی تعلیم کے مطابق ہے دوسرے مسلکوں کی طرح یہ انسان کے کام پر منحصر اور مرکوز ہے کیونکہ جسے وہ تعلیم دیتے ہیں کہ انسان مکمل طور پر گناہ میں مردہ ہیں اور وہ ایسے آپ کو بچا سکتا ہے اور وہ اپنی نجات کو بھی رکھتا ہے اپنے برے چناؤ اور اپنی شخصی کمزوری کے سبب سے ان اپنے سلسلہ کے مطابق جس کے گناہ کا کفارہ ہو گیا ہے اور وہ نئی پیدائش بھی حاصل کر چکا ہے۔ وہ آخر کار دوزخ میں جا سکتا ہے لیکن یہ انسان کی آزاد مرضی کی بات ہے کہ وہ اپنے ایمان میں قائم رہے جس کے بغیر کوئی نجات نہیں پا سکتا۔

دراصل ہی اس مذہب میں خطرہ ہے جو انسان کو اپنا مرکز سمجھتا ہے اس میں کوئی تسلی اور یقین نہیں اور نہ ہی قائم رہنے والی اور مکمل خوشی اس میں ہے نہ ہو سکتا ہے کہ سب کچھ کھو جائے جب انسان حقیقی فضل کی حالت سے گر جاتا ہے اور کم اعتقادی کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو کچھ یہ کہتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات بخش فضل قائم رہنے والا فضل نہیں۔ پاک روح کے اندر ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمیشہ دل میں رہتا ہے یا اس کی حضوری ہمیشہ دل میں ہوتی ہے (کیونکہ انسان ہمشہ اس قوت کا مقابلہ (مخالفت) کرتا ہے غور کریں کہ یہ تعلیم کس قدر فرق ہے بائبل مقدس کا تعلیم سے یوحنا 16:14 اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے تا کہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے ہیں"
17 میں لکھا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تمہارے اندر ہو گا"

رومیوں 7 باب ایک مسیحی کی کشمکش (جنگ) بیان کی گئی ہے

آرمینین خیال کے مطابق اس میں ایسے شخص کی تصویر پیش کی گئی ہے جو نجات کے

اندر بھی ہے اور باہر بھی ہے اور اسے اچھا ہے کہ موت کے وقت اسے پوری تسلی ملے گی لیکن اس کا دارومدار اس کے کاموں پر ہے۔ یہ قدرتی بات ہے کہ آرمینین کی تعلیم کو ماننے والے رومیوں 15:7-25 کے بارے میں یہ کہیں گے کہ اس میں اس مسیحی شخص کی تصویر پیش کی گئی ہے جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا بجائے اس کے کچھ وہ یہ کہیں کہ اس میں ایک مسیحی شخص کی کشمکش (جنگ) پائی جاتی ہے۔ اس نقطے پر یا اسی بات میں آرمینین غلط ہیں۔ مقدس پولوس صفائی سے بیان کرتا ہے کہ اگرچہ اس کو نوزادگی ملی ہے لیکن پھر بھی وہ گناہ میں گر جاتا ہے

(22) آیت سے یہ بات سیکھتے ہیں اندرونی آدمی (باطنی انسانیت) سے مراد ہے نئی انسانیت جو نوزادگی سے حاصل ہوتی ہے) کیونکہ جو کچھ میں کرتا ہوں اس کو نہیں جانتا کیوں کہ جس کا میں ارادہ کرتا ہوں وہ نہیں کرتا بلکہ جس سے مجھے نفرت ہے وہی کرتا ہوں مقدس پولوس یہاں یہ نہیں کہتا کہ میں نجات کھو بیٹھا ہوں اور وہ مجھے پھر مل جاتی ہے لیکن وہ صرف یہ کہہ رہا ہے کہ ایماندار ہونے کی حیثیت سے بھی گناہ ابھی تک اس کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور اس میں گر جاتا ہے اور اگر وہ کرتا ہوں جس کا میں ارادہ نہیں کرتا تو اس کا کرنے والا میں نہ ہوا بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے (رومیوں 20,17:7) حقیقت میں مقدس پولوس کی نئی فطرت ہے جو مسیح میں ہے اور اس نے نوزادگی کے وسیلے ملی ہے لیکن پرانی فطرت جو آدم سے ملی ہے اس کی وجہ سے گناہ ہمارے ساتھ چمٹا رہتا ہے جب تک ہم اس دنیا میں ہیں (اگر گر جائیں تو وہ ہمیں اٹھا کھڑا کرتا ہے)

ایسے گناہ جن کا ذکر مقدس پولوس رومیوں 7 باب میں کرتا ہے کسی شخص کو بھی ہلاک کر سکتے ہیں خدا کے حکموں کے خلاف تھوڑا سا گناہ بھی ہمیں ہلاکت کے گڑھے ہیں لے جا سکتا ہے۔ مقدس پولوس رومیوں 24:7 میں ان ہی کی طرف اشارہ کرتا ہے اگر مسیح میں ہم کو خدا کا فضل جو پاک روح کے وسیلے ملتا ہے حاصل نہ ہوتا جس کی وجہ سے ہم اپنے گناہ سے توبہ کرتے ہیں) تو یقیناً ہم ہلاک ہو جاتے

رومیوں 1:8 میں دراصل رومیوں 7 باب کا نتیجہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں خداوند یسوع مسیح کے وسیلے خدا کا شکر کرتا ہوں غرض میں خود تو اپنی عقل سے تو خدا کی شریعت کا مگر جسم سے گناہ کی شریعت کا محکوم ہوں۔ پس اب جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں یعنی جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں (زندگی گذارتے ہوئے (رومیوں 1:8,25:7) جیسے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مقدس پولوس کی کشمکش میں اذیت پہنچانے والی بات پائی جاتی تھی (جیسے کہ ہم اپنی زندگی میں گناہ کے ساتھ کشمکش دیکھتے ہیں) اس کشمکش کا نتیجہ کبھی شک میں نہیں چھوڑ دیا جاتا ان کے لئے جو یسوع مسیح میں ہیں جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق زندگی گذارتے ہیں۔

جسم (Flesh) یہاں پرانی انسانیت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو آدم سے ملا ہے جو ایک وقت میں ہم پر حکومت کرتا تھا اور جس کی غلامی میں ہم تھے وہ پرانی فطرت اب لعنت کے ساتھ ختم ہو گئی ہے (جو اس کے ساتھ تھی) اب خدا کا پاک روح ہم میں لیتا ہے۔ جس نے ہمیں نوزادگی بخشی ہے یا جس نے ہمیں نئے مخلوق بنا دیا ہے (دیکھیں کرنتھیوں 5:16-17)

یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ آرمینین اس نہایت ہی تسلی بخش (قیدہ) مسئلے کے خلاف ہیں اور نجات کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ انسان کی حکمرانی یا خود مختار پر منحصر ہے۔ جیسا کہ ایک ٹی وی مبشر نے کہا کہ کیلون ازم دوزخ کے ایک گڑھے سے پیدا ہوا ہے اور ہزاروں لوگوں کو دوزخ میں بھیج چکا ہے اس بیان اور دیگر ایسے بیانات کی بنیاد غلط فہمی پر ہے کیونکہ لوگ خدا کی ازلی برگزیدگی کے مسئلے کو بالکل نہیں سمجھتے۔ آرمینین نظریے کے مطابق جب ایماندار کسی گناہ میں گر جائے تو اسے دوبارہ نجات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ عام طور پر یہ بہت بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اس سے مراد چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو روز مرہ کی زندگی میں ہم سے ہوتے رہتے ہیں۔ آرمینین کے خیال کے مطابق مقدسوں کی استقامت کی تعلیم کو ماننے سے ایماندار کو گناہ کرنے کا لائسنس مل جاتا ہے وہ بے فکر ہو کر گناہ کرتا ہے اس کو نجات کے کھو جانے کا فکر یا ڈر نہیں ہوتا وغیرہ اس قسم کی دلیل

نامعقول ہے جیسا کہ مقدس پولوس رومیوں 2,1:6 میں کہتا ہے "پس ہم کیا کہیں کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو ہرگز نہیں ہم جو گناہ کے اعتبار سے مر گئے آئندہ کو اس میں زندگی گذاریں" کوئی مسیحی کبھی یہ نہیں سوچے گا اور کبھی یہ نہیں کہے گا کہ میں آزاد ہوں میں نجات خدا کے فضل سے پا گیا ہوں اور اب میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوں اور مجھے استقامت حاصل ہے میں جو جی چاہیے کروں۔ آرمینین یہ جانتے ہیں کہ خدا استقامت کی قوت مہیا کرتا ہے لیکن یہ مکمل طور پر انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس قوت کو استعمال کرے یا اسے رد کر دے۔ اصلی بات ہے آزاد مرضی اور انسان کا آزاد چناؤ

مقدس لوگ

لفظ مقدس ان اشخاص کی طرف اشارہ نہیں کرتا جو مر گئے ہیں اور جنہیں مسیحی دنیا نے یہ خطاب ان کے کسی فوق الفطرت کام کی وجہ سے دیا ہو یا انہوں نے کوئی غیر معمولی کام کیا ہو کلیسیا کیلئے یہ رومن کیتھولک نظریہ ہے مقدسوں کے بارے بائبل مقدس میں یہ لفظ ایمانداروں کیلئے یا برگزیدہ لوگوں کیلئے استعمال ہوا ہے لفظ مقدس Saonl لاطینی کے لفظ Sanctas سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے پاک Holy یا مقدس یونانی زبان میں جہاں کہیں لفظ مقدس SAINT استعمال ہوا ہے وہاں اس کی بجائے Hagios آتا ہے جس کا مطلب ہے پاک یا مقدس (فلپیوں 4:21-II تھسلنیکیوں 1:10) لفظ SAINT کا مصدر ہے تقدیس Sanctefication تقدیس کا مطلب ہے خدا کی خدمت کیلئے علیحدہ کرنا بائبل مقدس میں جب کبھی لفظ مقدس Sainl استعمال ہوا ہے تو ان ہی معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

جنہیں خدا نے اپنے فضل سے پاک کیا ہے وہ گناہ سے پاک بنے رہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کو اپنی زندگی میں گناہ کو مردہ کرنے کی ضرورت نہیں یا وہ اس کے بارے میں لاپرواہ ہو سکتا ہے۔ نہ ہی اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان کو توبہ کرنے کی ضرورت نہیں لیکن یہ خدا ہے جو اپنے کلام کے ذریعے اور اپنے پاک روح کے وسیلے

لگاتار اپنے برگزیدہ لوگوں میں توبہ کا کام کرتا ہے اور یہ خدا ہے جو وعدہ کرتا ہے کہ جو اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں وہ ان کو معاف کرے گا اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے (1یوحنا1:9)

ایک عظیم الشان نظریہ

یہ نظریہ خاص طور پر شاندار ہے اس حقیقت کے پیش نظر کہ اگر یہ انسان پر چھوڑ دیا جاتا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور اپنی طاقت سے کسی طرح سے اسے قائم رکھے تو وہ یقیناً ایک لحہ میں مکمل طور پر گر جائے۔ صرف بائبل مقدس ہی کے نظریہ سے جو خدا اور انسان اور اس کے گناہ کے بارے میں ہے ہم یہ بات سمجھ سکتے ہیں کہ اس پر فتح کے لئے ہمیں کس قدر قوت کی ضرورت ہے۔ خدا کی حاکمانہ قدرت ہی ہمیں گناہ پر پوری فتح مندی عطا کر سکتی ہے نجات کے یقین کی بات سمجھنا مشکل ہے اور ہمارے لئے ہائیڈل برگ کٹیک ازم کے الفاظ میں اسے قبول کرنا آسان نہیں ہے۔ سوال نمبر 60 یوں ہے آپ خدا کے سامنے کس طرح راستباز ٹھہرتے ہیں اس کا جواب ہے صرف خداوند یسوع پر حقیقی ایمان رکھنے سے یعنی اگرچہ میرا ضمیر مجھ پر الزام لگاتا ہو کہ میں نے بری طرح سے خدا کے تمام حکموں کی نافرمانی کی ہے۔ اور کبھی ایک پر بھی عمل نہیں کیا بغیر محض فضل سے خداوند یسوع مسیح کا کامل کفارہ اور راستبازی اور پاکیزگی مجھے عطا کرتا ہے۔ اور میرے نام منسوب کرتا ہے کہ گویا میں نے کبھی گناہ نہیں کیا اور نہ کوئی میرا گناہ تھا اور میں نے پوری طرح سے اس کی فرمانبرداری کی ہے جیسے دراصل خداوند یسوع مسیح نے پورا کیا ہے بشرطیکہ میں ان تمام فوائد کو دلی اطمینان سے قبول کروں ایک مسیحی کی لگاتار یہ دعا ہونی چاہیے اے خداوند میں ایمان رکھتا ہوں میری کم اعتقادی ایک دفعہ خدا جب مسیح کی راستبازی ہمارے حساب میں لگا دیتا ہے وہ کسی غلطی کی وجہ سے اسے منسوخ نہیں کرتا خواہ وہ عدالتی ہو یا انسان کی کمزوری کی وجہ سے ہو کہ وہ اس کے ساتھ چمٹا نہیں رہتا۔

استقامت کا یہ نظریہ خدا کی طرف سے نجات کی پوری تجویز سے جدا نہیں کیا جا سکتا ڈارٹ کے معیار باب نمبر 5 کے پہلے آرٹیکل میں یہ اس طرح بیان کیا گیا ہے جن کو خدا نے اپنے مقصد کے مطابق بلایا ہے کہ اس کے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ساتھ رفاقت رکھیں اور روح القدس کے ذریعے نوازدگی حاصل کریں۔ وہ انہیں گناہ کے اختیار اور غلامی سے بھی چھڑاتا ہے اگرچہ وہ مکمل طور پر انہیں اس گناہ کے بدن سے آزاد نہیں کرتا اور نہ انہیں جسم کی کمزوریوں سے چھڑاتا ہے۔ سادہ سچائی یہ ہے کہ دنیا کی کوئی قوت یا اختیار اس کام کو جو خداوند نے ازل سے کیا ہے یا کرنے کا فیصلہ کیا ہے اسے نہ ہونے یا کرنے کے برابر نہیں بنا۔ انگریزی میں ایک محاورہ ہے

What is Done Can not he Undone

جو کچھ ہو چکا ہے یا ہو گیا ہے اسے نہ ہونے کے برابر نہیں بنا سکتے۔ خدا نے اپنے برگزیدہ لوگوں کے نام ہاتھ میں مٹانے والا eraser لیکر نہیں لکھے جس کا نام لکھا گیا ہے وہ اس نام کو ہرگز نہیں کاٹے گا

ایک مسیحی بڑے دکھ کے ساتھ اپنی ناکامیوں سے واقف ہے اور وہ انہیں جانتا ہے کہ وہ کس طرح ہر روز خدا کے تمام حکموں کو توڑتا ہے۔ کیا اس کی وجہ سے وہ اپنی نجات کے بارے میں شک کرتا ہے یا کیا نجات کے یقین اور تسلی کی بنیاد صرف اس کی اچھی فرمانبرداری اور وفاداری پر ہے یقیناً نہیں یہ خدا ہے جو اس قابل ہے کہ جو کچھ ہم نے اس کے سپرد کیا ہے وہ اسکی حفاظت کر سکتا ہے۔ ہماری روحوں کی نجات اور ہمیشہ کی زندگی کیلئے وہ خداوند یسوع کے آنے تک ہماری حفاظت کر سکتا ہے۔ II تمتھیس 12:1 "اسی باعث سے میں یہ بھی دکھ اٹھاتا ہوں لیکن شرماتا نہیں کیونکہ جس کا میں نے یقین کیا ہے اسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اس دن تک حفاظت کر سکتا ہے" ہم اپنی راستبازی کے ذریعے سے عدالت کے دن قائم نہیں رہ سکتے۔ خداوند یسوع کی راستبازی جو ہمارے حساب میں لگائی گئی وہ ایمان کے وسیلے ہماری بن گئی ہے اب اگر ہم اپنے کاموں

پر بھروسہ اور کاموں کی وجہ سے نجات کی امید رکھیں تو اس راستبازی کی تحقیر کرتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں۔ یہ گلتی کی کلیسیا کا گناہ تھا گلیتوں 3:3 "کیا تم اتنے بیوقوف ہو اب جسم کے طور پر تکمیل کرنا چاہتے ہو" کیونکہ ہماری سب سے اعلیٰ راستبازی بھی ہمیں نجات دینے کیلئے ناکافی ہے اور یہ بات ہمارے لئے اور بھی خوفزدہ کرنے والی ہے کہ ہماری سب سے اعلیٰ راستبازی ہمیں مجرم ٹھہرانے کیلئے کافی ہے۔

۔یسعیاہ 6:64 ہمیں بتاتا ہے کہ ہم سب گندی چیز کی مانند ہیں۔ اور ہماری سب راستبازی گندی دھجیوں کی مانند ہے۔ ہم سب پتون کی طرح مرجھا جاتے ہیں اور ہماری بدکرداری ہوا کی طرح ہمیں اڑا لیجاتی ہے صرف خداوند یسوع مسیح کی راستبازی کے وسیلے سے ہم نجات اور زندگی کا یقین حاصل کرتے ہیں۔ یہ ان سب کو منسوب کی جاتی ہے جو حقیقی ایمان کے ساتھ خداوند یسوع مسیح کو پکارتے ہیں۔ جو ایمان نہیں رکھتے وہ اپنی گندی دھجیوں میں اور اپنی ناراستی سے ملبس ہو کر کھڑے ہوں گے اور شادی کی ضافت سے نکال کرانہیں اندھیرے میں ڈال دیا جائے گا دیکھیں متی 22:11-14

خدا ایمان کو اور وفادار شخص کو محفوظ رکھنے والا ہے

یہ ہمارا حکمران اور عہد کا خداوند ہی ہے جو اپنے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے اور انہیں بگڑنے سے بچاتا ہے بگڑتے سے بچانے کا کام اس وقت شروع نہیں ہوتا جب کوئی شخص مسیحی بن جاتا ہے۔ بلکہ بنائے عالم سے پیشتر شروع ہوا۔ جب خدا کے تمام نجات بخش مقاصد تیار کئے گئے۔ جب مسیح کو پہلے دنیا کا نجات دہندہ مسح کیا گیا جب انسان خدا کی بادشاہی کیلئے برگزیدہ کیا گیا اور جب ہمارے پہلے ماں باپ کی نافرمانی کی وجہ سے اپنے اصل مقام سے گر گئے یہ بنائے عالم سے پہلے تھا کہ خدا نے نجات پانے والوں کے نام اپنی زندگی کی کتاب میں درج کئے خدا کو اس فہرست کی اصلاح نہیں کرنی پڑی کیونکہ انسان اسکی شاہانہ مرضی میں رکاوٹ کا باعث بنا ہے اور نہ ہی اسے انسان کی آخرت کیلئے مسیح کے

دوبارہ آنے کا انتظار کرنا پڑا ہے زندگی کی کتاب کو مکمل کرنے کیلئے تمام تواریخ خدا کی نجات بخش تجویز کو اور اس کے مقصد کو کھولتی ہے خدا کے لوگ جن کو وہ اپنی آنکھ کی پتلی سمجھتا ہے اس تجویز میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ خدا معجزانہ طریقے سے ان کی حفاظت کرتا ہے اور ان کی فکر کرتا ہے خدا ان سے ہمیشہ کی زندگی واپس نہیں لے لیتا انسانی کمزوری کے سبب سے خدا کی تجویز اتنی کمزور نہیں کہ دشمن اسے ناکام کردے خدا نے اپنے بیٹے کا خون فضول نہیں بہایا

نجات کا یقین

یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ خدا ہے جو ہمیں حقیقی ایمان دیتا ہے "کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے" (افسیوں 8:2) یہ ہماری نجات کا یقین ہے ہائیڈل برگ کیٹیک ازم اپنے سوال نمبر 54 میں اپنی برگزیدہ کلیسیا کے بارے میں کہتا ہے میں ہمیشہ تک اسی کلیسیا میں ایک سرگرم ممبر کی حیثیت سے رہوں گا

یہ بات سوال نمبر 1 میں بھی پائی جاتی ہے جو یہ کہتا ہے جو اپنے روح پاک روح کے وسیلے سے مجھے نجات کا یقین دلاتا ہے۔

خدا نے اپنے کلام کے وسیلے سے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ جہاں کہیں سچا اور مضبوط ایمان ہے وہاں نجات کا یقین ہے خدا ہی نے اپنے پاک روح کے وسیلے یہ ایمان ہم میں پیدا کیا ہے اس لئے ہم جرات نہیں کرتے کہ بائبل سے باہر جو کچھ بھی سکھایا جاتا ہے اس پر اپنی نجات کے یقین کا انحصار رکھیں (جیسے کہ وہمی باتیں اور انسانی روایات ہیں) اس کی وجہ یہ ہے کہ پرہیزگاری کا مذہب جو ریفریمیشن کے فوراً بعد شروع ہوا اس نے اپنی تعلیم نجات کے یقین کے بارے میں کھو دی کیونکہ اس کا انحصار بائبل سے باہر کی باتوں پر تھا وہ خدا کے فضل سے اور مسیح کے مکمل کردہ کام اور منسوب کی گئی راستبازی سے باہر تھا۔

یقیناً ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں اپنے ایمان کا یقین ہے اس کے کاموں کے سبب سے ہائیڈل برگ کیٹیک ازم سوال نمبر 86 صرف کام ہی نجات کا یقین دہ سکتے ہیں ایمان کے کام ہونے چاہیں کلام کے مطابق کام جو ہم کرتے ہیں وہ خدا کے کام نہیں ہمارے وسیلے سے اور ہم میں رہ کر ۔یسعیاہ 12:26 میں لکھا ہے "اے خداوند تو ہی ہم کو سلامتی بخشے گا کیونکہ تو ہی پر غور کریں کہ مقدس پولوس کس طرح اس تسلی بخش حقیقت کو II کرنتھیوں 5:1-7 میں بیان کرتا ہے۔

"کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب ہمارے خیمہ کا گھر جو زمین پر ہے گرایا جائے گا تو ہم کو خدا کی طرف سے آسمان پر ایک ایسی عمارت ملے گی جو ہاتھ کا بنا ہوا گھر نہیں بلکہ ابدی ہے چنانچہ اس میں کراہتے ہیں اور بڑی آرزو رکھتے ہیں کہ اپنے آسمانی گھر ملبس ہو جائیں تا کہ ملبس ہونے کے باعث ننگے نہ پائے جائیں کیونکہ ہم اس خیمہ میں رہ کر بوجھ کے مارے کراہتے ہیں اس لئے نہیں کہ یہ لباس اتارنا چاہتے ہیں بلکہ اس پر اور پہنا چاہتے ہیں تا کہ وہ جو فانی ہے زندگی میں غرق ہو جائے اور جس نے ہم کو اسی بات کے لئے تیار کیا وہ خدا ہے اور اسی نے روح بیعانہ میں دیا۔ پس ہمیشہ ہماری خاطر جمع رہتی ہے۔ اور یہ جانتے ہیں کہ جب تک ہم بدن کے وطن میں ہیں خداوند کے ہاں سے جلاوطن ہیں (کیونکہ ہم آنکھوں دیکھے نہیں بلکہ ایمان پر چلتے ہیں")

ہم یہ تعلق حقیقی ایمان اور حقیقی کاموں کے درمیان دیکھتے ہیں جب ابراہام کی وفاداری کو دیکھتے ہیں جس کا ذکر یعقوب 2:22-23 میں کیا گیا ہے۔

"پس تو نے دیکھ لیا کہ ایمان نے اس کے اعمال کے ساتھ مل کر اثر کیا اور اعمال سے ایمان کامل ہوا اور یہ نوشتہ پورا ہوا کہ ابراہام خدا پر ایمان لایا اور یہ اس کے حق میں راستبازی گنا گیا۔ اور وہ خدا کا دوست کہلایا" آیت 22 میں یہ بیان ہے کہ اس کا ایمان اور اس کے کام مل کر کام کر رہے تھے چنانچہ اس کا ایمان اس کے کاموں کے سبب سے مکمل ہوا۔

اس تعلق کے بارے میں صاف تعلیم شاید یوحنا 3:21 میں پائی جاتی ہے جو اس طرح سے ہے "مگر جو سچائی پر عمل کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تا کہ اس کے کام ظاہر ہوں کہ وہ خدا میں کئے گئے ہیں" اس پر کوئی سوال نہیں کہ آدم اور حوا کے گناہ میں گرنے سے لیکر آج تک ہر آدمی ہر روز گناہ میں گرتا رہا ہے۔ پھر بھی خدا رحمدل ہے جس نے وعدہ کیا ہے تو وہ ہمارے گناہ ہمارے ذمہ نہیں لگائے گا۔ پہلے ہم پڑھتے ہیں زبور 130:3،4 اے خداوند اگر تو بدکاری کو حساب میں لائے تو اے خداوند کون قائم رہ سکے گا ہر مغفرت تیرے ہاتھ میں ہے تا کہ لوگ تجھ سے ڈریں" اگر خدا ہمارے روزانہ گناہ کا حساب کرے (جمع کرے) ہم ایک لمحہ بھی اس کے حضور اس کی عدالت کے سبب سے نہیں ٹھہر سکتے۔ تا کہ خدا اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی راستبازی حساب میں لگاتا ہے۔ اور ہمارے گناہ ہیں زبور 32:1،2 میں لکھا ہے۔ "مبارک ہے وہ جس کی خطا بخشی گئی اور جس کا گناہ ڈھانکا گیا مبارک ہے وہ آدمی جس کی بدکاری کو خداوند حساب میں نہیں لاتا اور جس کے دل میں مکر نہیں"

نئے عہد نامہ میں بے شمار حوالے ہیں جو ہمیں یہ بتاتے کہ مسیح کی راستبازی ہمارے حساب میں لگائی گئی ہے جس کی وجہ سے ہم خدا کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں یہ راستبازی غیر منسوب نہیں ہے جب ایک حقیقی ایماندار گناہ میں گر جاتا ہے تو مسیح کی راستبازی (جو ہمارے بے حساب میں لگائی گئی ہے) ہمارے گناہ کو ڈھانپ لیتی ہے خدا کی نظروں میں II کرنتھوں 5:19،21 ہمیں یہ بات سکھاتا ہے "مطلب یہ ہے کہ خدا نے مسیح میں ہو کر دنیا کا اپنے ساتھ میل ملاپ کر لیا اور ان کی تقصیروں کو ان کے ذمہ نہ لگایا اور اس نے میل ملاپ کا پیغام ہمیں سونپ دیا ہے جو گناہ سے واقف نہ تھا اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔ تا کہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راستبازی ہو جائیں" یوحنا 2:1 میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ جب کوئی ایماندار گناہ میں گر جاتا ہے تو وہ یسوع مسیح کی طرف دیکھے کیونکہ وہی ہمارا مددگار ہے۔ "اے میرے بچو یہ باتیں میں تمہیں اس لئے لکھتا ہوں کہ تم گناہ نہ

کرو اور اگر کوئی گناہ کرے تو باپ کے پاس ہمارا ایک مددگار (وکیل) موجود ہے۔ یعنی یسوع مسیح راستباز" یہ روح القدس کی گواہی ہے (جو ہمارے اندر ہے) جو ہمیں یقین دلاتی ہے کہ ہماری پوری نجات یسوع مسیح کی راستبازی ہے انحصار رکھتی ہے رومیوں 16:8 میں لکھا ہے "روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں خدا کے پاک روح کی موجودگی (یا حضوری) جو ہمیں یقین دلاتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ خدا نے ہمیں اپنے لے پالک فرزند بنایا ہے اندر ہے اور ہمیں میراث بخشی ہے اور ہیشہ کی زندگی بھی" (رومیوں 8:14-18) اور II تمتھیس 1:7-9) اس نے ہمیشہ کیلئے ہمیں اپنے فرزند بنایا ہے اس لئے وہ ہمیں بھی عاق نہیں کرے گا یوحنا 9:3 میں ذکر ہے کہ ایماندار کبھی گناہ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ خدا سے پیدا ہوا ہے اور اس کا بیج اس میں بنا رہتا ہے (مالٹے اور کٹھی کی مثال استعمال کریں جو شاخ مالٹے کی پیوند سے نکلتی ہے اس میں کبھی کھٹا پھل نہیں لگتا لیکن گھٹی کا تنا ہمیشہ ساتھ رہتا ہے اس میں امکان ہے کہ گھٹا پھل لگے) زبور 5:51) پھر یوحنا 2419:3 بتاتا ہے کہ محبت کے کاموں اور روح القدس جو ہمارے اندر بستا ہے کیا دونوں میں کیا تعلق ہے۔ روح القدس جو ہمارے دل میں رہتا ہے اس کی وجہ سے اچھے کام واقع ہوتے ہیں اور وہی ہمیں یقین دلاتا ہے (نجات کے بارے میں) اس سے ہم جائیں گے کہ حق کے ہیں اور جس بات میں ہمارا دل ہمیں الزام دے گا اس کے بارے میں اس کے حضور اپنی دل جمعی کریں گے کیونکہ خدا ہمارے دل سے بڑا ہے اور سب کچھ جانتا ہے اے عزیزو جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں خدا کے سامنے دلیری ہو جاتی ہے اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں وہ ہمیں اس کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔ اور اس کا حکم یہ ہے کہ ہم اس کے بیٹے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائیں اور جیسا اس نے ہم کو حکم دیا اس کے موافق آپس میں محبت رکھیں اور جو اس کے حکموں پر عمل کرتا ہے یہ اس میں اور وہ اس میں قائم رہتا ہے اور اسی سے یعنی اس روح سے جو ہمیں دیا گیا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم

میں قائم رہتا ہے۔

ہماری نجات کا دارومدار ہمارے گناہوں کے کفارے پر اور مسیح کی منسوب کردہ راستبازی پر ہے۔ خدا ہی اپنے کلام ار روح کے وسیلے سے ہم میں ایمان پیدا کرتا ہے تاکہ ہم یقین کریں خدا کے یہ دونوں کام مکمل اور لاتبدیل ہیں اگلے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ برگشتہ ایماندار کا استقامت کے ساتھ کیا تعلق ہے

سوالات برائے نظرثانی

1- محفوظ کرنے اور استقامت میں کیا فرق ہے اس مسئلہ کے لحاظ سے

2- کیلون کے اس مسئلہ کا باقی چار نقطوں سے کیا تعلق ہے؟

3- بعض لوگ اس مسئلے کے سخت خلاف ہیں ان کا دعویٰ اس مسئلے کے بارے میں کیا ہے؟

4- استقامت کے بارے میں آرمینین کی تعلیم کیا ہے اور ان کی تعلیم کیوں یقین تک نہیں لے آتی

5- مقدسوں کی استقامت کی بنیاد کیا ہے؟
نجات کے یقین کی بنیاد کیا ہے؟

6- جب ایماندار گر جاتا ہے تو اس کے پاس تسلی کی بات کیا ہے؟
رومیوں 7 باب میں ایماندار کے بارے میں یا بے ایمان کے بارے میں بیان ہے

7- روح القدس ہماری نجات کے یقین کیلئے کیا کرتا ہے

8- بائبل مقدس کے مطابق مقدس کون ہے؟

9- اس کلام کا ان کے لئے کیا مطلب ہے؟
وہ مقدس کس طرح بن گئے

ستر ہواں باب

مقدسوں کی استقامت (حصہ دوم)

جسمانی دماغ کی استقامت کی تعلیم (مسئلے) نہیں سمجھ سکتا۔ اور اسی کے یقینی طور پر ہونے کو جان نہیں سکتا۔ شیطان اس سے نفرت کرتا ہے دنیا اس کا تمسخر اڑاتی ہے اور جاہل اسے ریاکرانہ طور پر گالی دیتے ہیں اور بدعتی اس کی مخالفت کرتے ہیں لیکن یسوع مسیح کی دلہن (کلیسیا) نرم دلی سے ہمیشہ اسے پیار کرتی اور لگاتار اس کی حفاظت کرتی ہے بیش بہا خزانے کی طرح ڈارٹ کا آئین بانچواں مضمون آرٹیکل نمبر 15 سمجھنا اس تعلیم (یا مسئلے کو) ان لوگوں کیلئے جو نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے نہ صرف ناممکن ہے بلکہ یہ اکثر ان لوگوں کو بھی مغالطے میں ڈال دیتا ہے جنہوں نے نئی پیدائش حاصل کی ہے آیئے ہم ان چند مشکلات پر غور کریں۔

برگشتگی

مسئلہ مقدسوں کی استقامت ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ ایک مسیحی کبھی گناہ میں نہیں گرتا مسیحی ضرور گناہ میں گرتا ہے اور کسی حد تک برگشتہ ہوتا ہے ہمیں سمجھنا چاہیے کہ برگشتہ ہونے کا کیا مطلب ہے ہم اسے ایسا گناہ نہ سمجھیں جس سے توبہ کرنے کی ضرورت نہیں اگرچہ برگشتگی گناہ سے کچھ فرق ہے اور اس کی برداشت کی جاسکتی ہے برعکس اس کے برگشتگی ایک ایسا گناہ ہے جس کیلئے ہمیں توبہ دلی افسوس کے ساتھ کرنی پڑتی ہے جیسا کہ ہم ان مقدسوں کے بارے میں جانتے ہیں جن کا ذکر پاک کلام میں کیا گیا ہے (مثلاً داود نبی اور پطرس رسول کی توبہ) برگشتگی کا یہ مطلب نہیں کہ مکمل طور پر ایمان سے پھر جانا یا فضل کی حالت میں خدا نے ہم کو رکھا ہے مکمل طور پر گر جانا کچھ گناہ اتنے سنگین ہوتے ہیں کہ جو شخص ان میں گر جاتا ہے وہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایمان سے مکمل طور پر خدا

ہو گیا ہے اور اب وہ کبھی نیا مخلوق نہیں بن سکتا ہم اس حالت کو ایک بچے کے ساتھ تشبیہ دے سکتے ہیں جو اپنے ماں باپ سے بہت دور چلا گیا ہے وہ روحانی طور پر آوارگی کی زندگی میں اپنے ماں باپ کو بھول گیا ہے لیکن اس کے ماں باپ نے اس سے محبت کرنا نہیں چھوڑا اس کے ماں باپ ابھی تک اسے بچہ سمجھ کر پیار کرتے ہیں اسی طرح ہمارا آسمانی باپ ہمیں اپنے بچے سمجھ کر پیار کرتا ہے اور ہمیں حقیقی توبہ کیلئے تیار کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کے بچے توبہ اور ایمان کے ساتھ اس کے پاس واپس آئیں۔ مسرف بیٹے کی کہانی یاد کریں لوقا 15 باب

ڈارٹ کا آئین اپنے پانچویں مضمون آرٹیکل نمبر 16 اور 7 میں بیان کرتا ہے

خدا جو اپنے لاتبدیل الیکشن کے مقصد میں اور رحم کی دولت میں بہت دولتمند ہے۔ اپنے پاک روح کو پوری طرح سے اپنے لوگوں کی زندگی سے ہٹا نہیں لیتا ان کے بڑی طرح گرنے کے باوجود بھی نہ وہ انہیں گناہ میں یہاں تک آگے بڑھنے دیتا ہے کہ وہ لے پالک بننے کے فضل کو کھو دیں اور مفت راستبازی کو حاصل نہ کریں۔ یا ایسا گناہ کریں جس کا نتیجہ موت ہوتی ہے یا روح القدس کے خلاف گناہ کریں نہ وہ انہیں ہمیشہ کیلئے چھوڑ دیتا ہے اور انہیں ابدی ہلاکت سے بچاتا ہے کیونکہ پہلی بات یہ ہے کہ وہ ان گراوٹوں میں نوزادگی کے خراب نہ ہونے والے بیج کو محفوظ رکھتا ہے اور وہ اسے خراب نہیں ہونے دیتا اور اپنے کلام اور رروح القدس کے وسیلے سے یقیناً وہ انہیں توبہ کیلئے نیا بنا دیتا ہے اور ان کے دل میں راستبازی کا غم پیدا کرتا ہے جس کا نتیجہ حقیقی توبہ ہوتی ہے۔

خدا مقدسوں کو بہت بری طرح گرنے دیتا ہے اس سے پہلے وہ انہیں تربیت اور تنبیہ کے ذریعے سے واپس لائے اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ اس قیمتی سبق کو سیکھ لیں جس کے ذریعے وہ نہایت صبر اور احتیاط کے ساتھ خداوند کی راہوں پر چلنا جاری رکھ سکیں جس کیلئے خداوند نے ان کو چنا اور مقرر کیا ہے اور خداوند کے ساتھ چلنے سے ان کے دل میں استقامت کا یقین پیدا ہو سکے (ڈارٹ کا آئین مسئلے کا پانچواں ہیڈ اور آرٹیکل نمبر 13)

گناہ میں برگشتگی سے واپسی کا وقت پورے طور پر خداوند کے ہاتھ میں ہوتا ہے جو اپنے فضل سے گناہ میں گرے ہوئے شخص کو توبہ کی توفیق دیتا ہے اور توبہ میں اسے اس کے ایمان کو نیا بنا دیتا ہے ڈارٹ کا آئین اسے ان الفاظ میں بیان کرتا ہے یہ اس کی کسی اپنی خوبی اور قوت کا نتیجہ نہیں لیکن خدا کے مفت رحم کی وجہ سے کہ وہ ایمان اور فضل سے پورے طور پر نہیں گرتے اور اس میں پڑے رہتے ہیں کہ آخر کار برگشتگی میں ہلاک ہو جائیں (ڈارٹ کا آئین پانچواں ہیڈ آرٹیکل نمبر 8)

حوالہ یا پیراگراف جنہیں آرمینین پیش کرتے ہیں

ایماندار کے برگشتہ ہونے کے خیال (نظریہ) کو آرمینین نہیں مانتے اس کے برعکس وہ کہتے ہیں کہ ایماندار شخص مکمل ایمان اور خدا کے فضل سے گرا ہے اس کی واپسی کی کوئی امید نہیں) خاص طور پر دو حوالے ہیں جو وہ اپنی پوزیشن کو مضبوط کرنے کیلئے پیش کرتے ہیں عبرانیوں 4:6-6 اور گلتیوں 4:5

عبرانیوں 4:6-6 میں لکھا ہے "کیوں کہ جن لوگوں کے دل ایک بار روشن ہو گئے اور وہ آسمانی بخشش کا مزہ چکھ چکے اور روح القدس میں شریک ہو گئے اور خدا کے عمدہ کلام اور آئندہ جہاں کی قوتوں کا ذائقہ لے چکے اگر وہ برگشتہ ہو جائیں تو انہیں توبہ کیلئے پھر نیا بنانا ناممکن ہے اس لئے کہ وہ خدا کے بیٹے کو اپنی طرف سے دوبارہ مصلوب کر کے علانیہ ذلیل کرتے ہیں"۔ ظاہر طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسیحی نجات کھو سکتا ہے لیکن حقیقت میں یہ سچ نہیں ہے پہلی بات تو یسوع کے کلام کو اس کے سیاق و سباق میں دیکھنا چاہیے سب سے بڑا سیاق و سباق ہے پوری بائبل جو بے شمار جگہوں میں ہمیں پورا یقین دلاتی اور تسلی دیتی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت ہمیں خدا کی محبت سے جو مسیح میں ہے جدا نہیں کر سکتی دیکھئے ہائیڈل برگ کیٹیکازم سوال نمبر 28 کوئی مخلوق ہمیں اس کی محبت سے جدا نہیں کر سکے گا کیونکہ تمام مخلوق اس طرح سے اس کے ہاتھ میں نہیں کہ اس کی

مرضی کے بغیر ہل بھی نہیں سکتے کلام کبھی متضاد بات نہیں کرتا (نہ کبھی اس کی تعلیم دیتا ہے) کلام کے بے شمار حوالے اس تفسیر کے خلاف نہیں کہ مسیحی جو بچ گیا ہے وہ کبھی اپنی نجات کھو سکتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں اس حوالہ کو عبرانیوں کے خط میں دیکھنا چاہیے عبرانیوں کا مصنف پہلے کیا سکھاتا رہا ہے۔ 3 اور 4 باب ان اسرائیلیوں کے بارے میں سکھایا گیا ہے جو خدا کے ساتھ عہد کی برکتوں کا مزہ اٹھاتے تھے۔ جنہیں موعودہ ملک کے بارے میں خاص تربیت دی گئی تھی جن کی پرورش اور راہنمائی بیابان میں کی گئی پھر بھی انہوں نے خدا کا یقین نہ کیا اور اس پر بھروسہ نہ رکھا (عبرانیوں 7:3-11) علاوہ اس کے عبرانیوں 12:3 میں بیان کیا گیا ہے کہ ان اسرائیلیوں کا دل اور ایمان برا تھا۔ اس لئے عبرانیوں کا مصنف اپنے سننے (پڑھنے) والوں کو آگاہ کرتا ہے کہ جو خدا کے عہد کی برکتوں کا مزہ لیتے ہیں (جس طرح اسرائیلی لیتے تھے) لیکن ایمان کے ساتھ خدا پر بھروسہ نہیں کرتے جس طرح اسرائیلی بغیر ایمان کے ملک موعود یعنی کنعان میں داخل نہ ہو سکے بلکہ بیاباں میں مر گئے اسی طرح جو ظاہر طور پر عہدی لوگ ہیں (ظاہری کلیسیا کے ممبر ہیں) کیونکہ یہ نجات کی ضمانت نہیں کہ ہم آسمانی ملک میں داخل ہوں گے یسوع مسیح پر حقیقی ایمان نجات کی ضمانت ہے حقیقی ایمان اس بات کی ضمانت ہے کہ ہم آسمانی ملک میں داخل ہوں گے پھر عبرانیوں 14:3 میں مقدس پولوس کہتا ہے "کیونکہ ہم مسیح میں شریک ہوئے ہیں بشرطیکہ ہم اپنے ابتدائی بھروسہ پر آخر تک قائم رہیں" اس بات کا ثبوت کہ ہم مسیح میں شریک ہونے میں یہ ہے کہ ہم آخر تک اپنے ایمان پر قائم رہیں (مقابلہ کریں عبرانیوں 6,3:4 اور I یوحنا 19:2) یہ اس بات سے بالکل فرق ہے کہ ہم یہ کہیں کہ ہم حقیقتاً مسیح میں شریک ہیں اور آخر کار ہم نجات کھو سکتے ہیں پانچواں باب میں مصنف بتا رہا ہے کہ مسیح ملک صدق کے طریقے کا سردار کاہن ہے (10:6) برعکس کہانت کی جو ترتیب احبار کی کتاب میں بتائی گئی ہے یہ ان کی بے اعتقادی کے سبب سے تھا۔ کہ وہ ابھی تک اس سچائی کو نہیں پکڑ سکتے تھے مصنف انہیں کچھ سخت غذا دینا چاہتا تھا لیکن یہ ان کی برداشت سے

باہر تھا ان کے کان برے ہو چکے تھے اور راشی کے کلام کو سننے کیلئے تیار نہ تھے اس لئے مصنف ان کو نرم اور ہلکی غذا دیتا ہے (یعنی ایمان کی ہلکی باتیں سکھاتا ہے) آخر میں ہمیں بڑی احتیاط کے ساتھ ان الفاظ پر غور کرنا چاہیے جو اس پیراگراف میں استعمال کئے گئے ہیں۔ یہ اقرار رکھنے والے عبرانی مسیحی اس خطرے میں تھے کہ وہ کہیں یہودی بدعتی تعلیم کا شکار نہ ہو جائیں۔ وہ عہد کے پس منظر سے واقف تھے وہ اپنے باپ دادا کے ساتھ عہد میں شریک تھے اور ان کے ضمیر روشن ہو چکے اور آسمانی برکتوں کا مزہ چکھ چکے تھے اور روح القدس میں شریک تھے جو کچھ عبرانیوں کا مصنف کہہ رہا ہے وہ یہ کہ ان یہودی مسیحیوں کا دل عہد کی ان برکتوں سے اثر انداز ہوا ہے۔ لیکن ایمان کے ساتھ شریک نہیں ہوا خدا کے پاک روح کی حضوری (موجودگی) ان کے ساتھ تھی پھر بھی انہوں نے خدا کی برکتوں کو رد کیا۔ اگر وہ خدا کے وعدوں میں ایمان کے ساتھ شریک نہ ہوں اور ان سے گر جائیں اور بے اعتقادی میں رہیں تو انہیں توبہ کے ذریعے بحال کرنا ناممکن ہے کیونکہ ایک دفعہ جب خدا ان کے بارے میں میں فیصلہ کر لیتا ہے (جس طرح خدا نے ان پر اسرائیلیوں کے بارے میں کیا جو بیابان میں ہلاک ہو گئے)۔ تو پھر ناممکن بات ہے کہ توبہ کے ذریعے انہیں بحال کیا جائے۔ لیکن یہ مقدسوں کی استقامت سے بالکل فرق ہے

آرمینین اس حوالہ کو اس لئے استعمال کرتے ہیں تاکہ وہ ثابت کر سکیں کہ یہ ممکن ہے کہ ایک ایماندار جو نجات یافتہ ہے اپنی حالت سے گر جائے جو کچھ وہ چاہتے ہیں اس سے زیادہ کہتے ہیں۔ اگر عبرانیوں کے خط کے تمام سننے والے گر جائیں جیساکہ آرمینین یہ تعلیم دیتے ہیں تو انہیں توبہ کیلئے نیا بنانا ناممکن ہے یہ وہ نہیں سکھاتے (مثال کے طور پر ایک دفعہ جو گر جائے ہمیشہ گرا ہوا رہتا ہے) وہ یہ تعلیم دیتے ہیں کہ ایک شخص نوزاد ایماندار گر جائے تو اسے پھر نوزادگی مل سکتی ہے یا اسے پھر نئے سرے سے پیدا کیا جا سکتا ہے (بار بار اسے نئے سرے سے پیدا کیا جا سکتا ہے) اگر وہ اس کی یہ تشریح کریں کہ پاک روح کسی آدمی سے جدا ہو سکتا ہے۔ وہ یہ بات بھی کہنے کیلئے مجبور ہوں گے کہ ایسا شخص

کبھی پھر نجات نہیں پا سکتا۔ ایک ابتدائی کلیسیا کا آیا جس کا نام ترطوینین تھا یہ تعلیم دیتا تھا کہ اگر کوئی بپتمہ یافتہ شخص گناہ کرے تو پھر کبھی نجات نہیں پا سکتا دیکھئے ترطویسن کی لکھی ہوئی کتاب بنام (ہوملی ان بیٹ ازم Homily on Bithzim) اس نے لگاتار یہ تعلیم دی کہ اگر کوئی بتپمہ حاصل کرنے کے بعد گناہ کرے تو وہ دوبارہ نجات نہیں پا سکتا یہ غلط بات تھی جو اس نے سکھائی) آرمینین اس سے زیادہ غلطی پر ہیں جو بار بار یہ تعلیم دیتے ہیں کہ ایک نجات یافتہ شخص جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہے اگر وہ گر جائے تو اسے بحال کرنا ناممکن ہے

ایک اور حوالہ جو آرمینین استعمال کرتے ہیں کہ ثابت کریں کہ نو مخلوق ایماندار ہلاک ہو سکتا ہے وہ گلتیوں 4:5 ہے جو یہ کہتا ہے تم جو شریعت کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو مسیح سے الگ اور فضل سے محروم ہو گئے۔ سیاق سباق پھر ہماری مدد کرے گا مقدس پولوس گلیتی کے لوگوں سے خطاب کر رہا ہے جنہیں حقیقی انجیل سکھائی گئی تھی اب اس خطرے میں تھے کہ حقیقی انجیل سے پھر کر غلط تعلیم کے پیچھے لگ جائیں جو یہ سکھاتی ہے کہ انسان شریعت کے کاموں سے راستباز ٹھہرتا ہے (گلتیوں 1:3-3 گلتیوں 9:4 ہمیں آگاہ کرتا ہے کہ پھر شریعت کی طرف رجوع نہ کریں راستباز ٹھہرنے کیلئے (وہ انہیں ضعیف اور نکمی باتیں کہتا ہے) وہ کہتا ہے کہ ان لوگوں نے کبھی مسیح کو قبول نہیں کیا۔ ان لوگوں نے سچے ایمان سے خدا کو نہیں جانا۔ لیکن خدا ان کو بہتر جانتا تھا۔ مقدس پولوس انہیں یہ بتاتا ہے کہ تم جو شریعت کے ذریعے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہو خود بخود مسیح سے الگ ہو گئے ہو اس لئے "جو شریعت کے سبب سے راستباز ٹھہرنا چاہتے ہیں وہ اس تعلیم سے الگ نہیں جو یہ سکھاتی ہے کہ انسان خدا کے فضل سے راستباز ٹھہرتا ہے جو کوئی یہ غلطی کرتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں خدا کے فضل کے ماتحت ہوں۔

ایک دفعہ بچ گئے ہمیشہ کیلئے بچ گئے

یہ اصطلاح کیلونسٹ اور آرمینین دونوں استعمال کرتے ہیں نجات کے سلسلہ میں جب ہم اسے درست یا مناسب طریقے سے سمجھتے ہیں تو واقع یہ درست بیان ہے۔ اگر دو متضاد (کلی مخالف) مسئلے یا تعلیم میں ایک ہی بات سکھاتی ہوں یا ایک بات پر متفق ہوں تو ایک درست بیان کے دو فرق فرق معنی ہو سکتے ہیں یہ اس معاملہ میں سچ ہے اس کی چابی لفظ نجات یافتہ میں ہو سکتی ہے سکوفیلڈ جو ازلی تقدیر کو ماننے والوں کا چیمپین تھا۔ تعلیم دیتا ہے کہ مسیح تمہارا مالک (خداوند) ہوئے بغیر تمہارا نجات دہندہ ہو سکتا ہے۔ جب تم گر جاتے ہو تو حقیقت میں اس کی ملکیت سے گر جاتے ہو اور نجات سے سے نہیں سکوفیلڈ فرق کرتا ہے ایک روحانی مسیحی میں اور جسمانی مسیحی میں جسمانی مسیحی مسیح کو اپنا خداوند مالک نہیں سمجھتا لیکن وہ پھر بھی اس کا نجات دہندہ ہو سکتا ہے یہ اس کی تشریح ہے۔

اکرنتھیوں 14:2 کے لئے :۔ ہم حیران ہوتے ہیں کہ کس طرح اس قسم کی غلطی کا رومیوں 8 باب کی تعلیم کے ساتھ ملاپ کریں۔ رومیوں 5:8 میں لکھا ہے لیکن جو جسمانی ہیں جسمانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں جو روحانی ہیں وہ روحانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ ہم رومیوں 8 باب سے سمجھ لیں کہ یہاں پولوس دو قسم کے مسیحیوں کے بارے میں تعلیم دیتا ہے وہ جو جسمانی ہیں اور وہ جو روحانی ہیں حقیقت میں مقدس پولوس یہاں جو کچھ سکھاتا ہے وہ بالکل فرق ہے جسمانی ہونا ہمیں موت کی طرف لے جاتا ہے مگر روح زندہ کرتی ہے پولوس یہاں دو قسم کے مسیحیوں کا بیان نہیں کرتا لیکن وہ ایک بڑا فرق بیان کرتا ہے جو ایک مسیحی میں (ایماندار میں) اور ایک غیر مسیحی میں ہو سکتا ہے ایماندار جو روح کے مطابق چلتے ہیں اور بے ایمان شخص جو جسم کے مطابق زندگی گذارتے ہیں۔

یہ بالکل ناممکن بات ہے کہ مسیح تمہارا نجات دہندہ اور اسی وقت تمہارا خداوند نہ ہو۔

یہ بات خداوند یسوع مسیح لوقا 46:6 میں کہتے ہیں "جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مجھے خداوند خداوند کہتے ہو"۔ جو مسیح کو خداوند کہتے ہیں اور اس کی مرضی کو نہیں مانتے وہ کھوئے ہوئے ہیں

یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ کہنے کا یہ مطلب ہے کہ تم نے اپنی خودی سے انکار کیا ہے اور اس کو اپنا خداوند اور بادشاہ قبول کیا ہے۔ مقدس پولوس رومیوں 9:10 کی طرف اشارہ کرتا ہے "اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اسے مردوں میں سے جلایا تو نجات پائے گا۔ اس آیت کا آدھا حصہ اس اقرار کے بارے میں سکھاتا ہے جو ایک مسیحی نے اپنے منہ سے کرتا ہے۔ اور دوسرے حصے میں وہ سکھاتا ہے کہ مسیح کی پیروی ہم نے کرنی ہے جس سے ہم اپنی پوری زندگی حاصل کرتے ہیں

برگشتگی اور کلیسیا کا ضابطہ

تمام مسیحی گناہ میں گرتے ہیں گناہ کلیسیائی ضابطے کی بنیاد ہیں تاہم سب مسیحی جو گناہ میں گرتے ہیں فوراً توبہ نہیں کرتے وہ تھوڑے عرصے کے لئے اسی گناہ کو بار بار کرتے ہیں۔ کلیسیائی ضابطہ اس دوسرے گروہ کیلئے قائم کیا گیا ہے اور اس دوسرے گروہ کیلئے استعمال کرنا چاہیے خدا مختلف ذرائع اور طریقے سے ہمیں بگڑنے دیتا ہے اندرونی طور پر وہ ہمارے ضمیر کو ملامت کرتا ہے اپنے پاک کلام اور روح کے ذریعہ سے مزید جب ایک اقراری مسیحی گناہ میں گر جاتا ہے اور اس سے توبہ نہیں کرتا (واپس نہیں مڑتا) خدا نے اپنی کلیسیا کو اختیار دیا ہے کہ وہ اپنے ایلڈروں کے ذریعے مسیحی ضابطے کو عمل میں لائیں کیونکہ ضابطہ بھی مقدسوں کی استقامت، کا ضروری پہلو ہے جب کہ محض انسان انسان کے دل کو پورے طور پر نہیں جان سکتا صرف اس کے کاموں کے ذریعے وہ کچھ نہ کچھ اس کے بارے میں جانتا ہے کلیسیا کو چاہیے کہ وہ ان سب کو بحال کرے جو مسیحی ہونے کا

اقرار کرتے ہیں۔ اور گناہ کی وجہ سے راستبازی اور سچائی کی زندگی سے گر گئے ہیں۔ یہ ضابطے کا مقصد ہے برگشتہ لوگوں کی بحالی (دیکھئے اکرنتھیوں 5:5) یہ محبت سے کی جاتی ہے خدا کیلئے محبت اور اس کی راستبازی کے لئے فکر مندی انسان کیلئے محبت اور اس کے راستباز ٹھہرائے جانے کے بارے میں فکر مند ہونا رد عمل جو ضابطے میں استعمال کیا جاتا ہے وہ مقدسوں کی استقامت اور اس کے ساتھ اس کے فضل کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے غلطی کرنے والے مسیحی کو پہلے نصیحت کی جاتی ہے اور اس کے گناہ سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے اور اسے توبہ کرنے کی تلقین کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ گناہ کو ہمیشہ ترک کردے اگر اس شخص میں توبہ کا کوئی آثار نظر نہ آئے تو دوسرا قدم اٹھایا جاتا ہے دوسرا قدم اسے معطل کر دیا جاتا ہے جس میں پہلی بات ہے اسے خداوند کی مہر سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنی زندگی اور اعمال سے ظاہر کرتا ہے کہ اس خداوند کے ساتھ کوئی رفاقت نہیں نہ ہی اس کے لوگوں کے ساتھ ہے۔ یہ نہایت ہی سنجیدہ اور آخری آگاہی اگر اب بھی توبہ کا کوئی نشان نہ ہو تو گناہ کرنے والے شخص کو کلیسیا سے خارج کر دینا چاہیے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ کلیسیا سے خارج کئے ہوئے شخص کو بے دین اور کلیسیا سے باہر خیال کیا جاتا ہے یا مسیحی ایمان سے علیحدہ قرار دیا جاتا ہے۔ کلیسیا اس کو دوزخ میں نہیں بھیج رہی لیکن اس بات کا اعلان کر رہی ہے کہ جب تک وہ توبہ نہیں کرتا اور توبہ کے پھل نہیں دکھاتا اس وقت تک وہ کھویا ہوا ہے اور اسے غیر مسیحی یا بے دین سمجھنا چاہیے اور ویسا ہی سلوک اس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اس سلسلہ میں تمام وقت اس سے یہ امید رکھنی چاہیے کہ وہ توبہ کرے گا اگر خدا کا روح اس شخص میں ہے تو وہ توبہ کرے گا اور واپس آئے گا اسے کلیسیا کی پوری رفاقت میں بحال کر لینا چاہیے۔

لیکن اگر وہ شخص توبہ نہیں کرتا اور موت تک یونہی رہتا ہے کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو پہلے مسیحی تھا اب وہ نجات کھو بیٹھا ہے یا نجات سے محروم ہو گیا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ کہتا ہے کہ وہ شخص جو پہلے مسیح کا اقرار کرتا تھا جھوٹ بولتا تھا وہ کبھی مسیحی نہ

تھا۔ یہ بات ہے جو یوحنا رسول سکھا رہا تھا یوحنا 19:2 جو ایسے ہی معاملے کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ نکلے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں اگر ہم میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ سب ہم میں سے نہیں ہیں۔ یقیناً جو مسیحی دعویٰ کرتا ہے کہ وہ مقدسوں کی استقامت پر ایمان رکھتا ہے اسے کلیسیا میں مسیحی ضابطہ استعمال کرنے میں وفادار ہونا چاہیے اس حقیقت کو پہچان کر کہ یہ ایک ہتھیار ہے جس کے ذریعے خدا کلیسیا کو محفوظ رکھتا ہے اور اپنے لوگوں کو قائم رہنے کی طاقت دیتا ہے۔

دیکھئے عبرانیوں 5:12-15 مسیحی ضابطے کو استعمال نہ کرنا ایسے وسائل سے گریز کرنا ہے جن کے ذریعے خداوند اپنی کلیسیا کو محفوظ رکھتا ہے

کوئی ریاکار مسیحی نہیں

مسیحی بھی ہیں اور ریاکار بھی ہیں لیکن کوئی ریاکار مسیحی نہیں۔ ریاکار فریبی ہے وہ کہتا ہے کہ میں مسیحی ہوں جب کہ حقیقت میں وہ مسیحی ہیں ایک ریاکار متضاد اور بے اصول مسیحی ہے یا گنہگار مسیحی ہے بائبل مقدس ایسے شخص کو ریاکار کہتی ہے جو مسیح سے باہر ہو۔

یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسیحیوں نے کبھی اپنے ایمان کے ساتھ بے اصولی نہیں کی۔ ہر ایک دفعہ جب وہ بے اصولی کرتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں۔ وہ ہر روز ایسا کرتے ہیں لیکن مسیحی یہ جھوٹا دعویٰ نہیں کر رہا کہ وہ مسیحی ہے جب کہ حقیقتاً وہ نہیں ہے جب ہم ریاکار شخص اور اس کی سزا کے بارے میں بائبل مقدس میں کوئی حوالہ پڑھتے ہیں تو ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ اس کا اشارہ گناہ کرنے والے مسیحیوں کی طرف ہے۔

صاف فرق ایک حقیقی مسیحی اور ریاکار اور بالکل بے دین میں دکھائی دیتا ہے جب ہم

بیج بونے والے کی تمثیل کو دیکھتے ہیں متی 13 باب اس تمثیل میں خداوند یسوع نے ہمیں سکھایا ہے کہ بیج خدا کا کلام ہے جو بیج رد کیا گیا مکمل طور پر بعض لوگوں کی زندگیوں میں دوسرے لوگوں کو زندگی میں بیج نے جڑ پکڑی لیکن تھوڑی دیر رہا اور کبھی ایمان کا پھل نہیں لایا آخر کار کچھ بیج اچھی زمین میں گرا اسی نے جڑ پکڑی اور ایمان کا پھل لایا۔ اس تمثیل کے مطابق کیا حقیقی ایماندار آخر کار نجات حاصل کرنے میں ناکام ہو گئے اس بیج کی مانند جو اگا اور اس نے جڑ پکڑی لیکن یا وہ سوکھ گیا یا اسے دبا دیا گیا جیسا کہ یسوع تمثیل میں بیان کیا۔ معاملہ یہ نہیں تھا جہاں بیج ظاہر طور پر کچھ دیر کیلئے بڑھتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور پھر مرجاتا ہے وہاں بھی خدا فضل کا پھل (حقیقی ایمان) نہیں تھا۔ اس گروپ کو اچھی طرح سے ہم ریاکاروں کا گروہ کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ تھوڑی دیر کیلئے ظاہری ایمان دکھائی دیتا ہے لیکن اس میں پھل نہیں لگتا اور لگاتار زندگی دکھائی نہیں دیتی

بائبل مقدس کو لیں وہ کیا کہتی ہے

اس تعلیم کو سیکھنے کا سادہ طریقہ یہ ہے کہ بائبل کو لیں وہ اس مسئلے کے بارے میں کیا کہتی ہے ہم شاید آسانی سے ان قیمتی سچائیوں کو پڑھ سکیں جو ہماری ابدی نجات کے بارے میں ہیں۔ اگلے سبق میں ہم ان بہت سے حوالوں کو دیکھیں گے جو یہ تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ کس طرح ان کو پڑھیں۔ جب بائبل کہتی ہے کہ ہمیں ہمیشہ کی زندگی حاصل ہے تو اس کا ٹھیک مطلب ہے جو لفظ ہمیشہ کیلئے استعمال ہوا ہے اس کا مطلب ہے جس کا کوئی آخر نہ ہو۔ خدا ہمیں عارضی نجات نہیں دیتا یا مسیح میں عارضی زندگی نہیں دیتا جب کلام میں آیا ہے کہ ایماندار کبھی ہلاک نہ ہوں گے تو اس کا یہی مطلب ہے بائبل مقدس نجات کیلئے زمانہ مستقبل استعمال نہیں کرتی۔ جس کا ہمیں انتظار کرنا پڑتا ہے یہ دیکھنے کیلئے یہ کام دیگی یا نہیں بائبل مقدس زمانہ مستقبل کو مکمل کے معنوں میں استعمال کرتی ہے۔ یا اب تک جو کچھ ہمیں ملا ہے یہ نہیں کہ ملے گا۔ جب کوئی

مسیحی ایمان لاتا ہے تو وہ ہمیشہ کی زندگی رکھتا ہے (اس نے ہمیشہ کی زندگی شروع کی ہے اور اب وہ اس کے قبضے میں ہے) یوحنا 2:3 میں لکھا ہے "عزیزو ہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے اتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا تو ہم بھی اس کی مانند ہوں گے کیونکہ اس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے" یہ الفاظ حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں اگرچہ اور زیادہ جلالی زندگی آنے والی ہے۔

نتیجہ

مقدسوں کی استقامت کا مسئلہ کیلون کے دوسرے (نکات) سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا یہ اکیلا کھڑا نہیں ہو سکتا لیکن یہ خدا کے حاکمانہ فضل اور قدرت پر انحصار رکھتا ہے جیسا کہ ہم پہلے اس کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ دوسرے چار مسئلے (ڈاکٹرین) اس مسئلے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے اگر خدا نے ہماری پوری نجات کا حکم دیا ہے پھر وہ اسے قائم رکھے گا اور ہمیں ہمیشہ تک محفوظ رکھے گا چونکہ خدا قادر مطلق ہے اس لئے وہ سب کچھ کر سکتا ہے اس کی پاک مرضی اور وہ وفاداری خداوند ہونے کی وجہ سے وہ چاہتا بھی یہی ہے یوحنا 28:10-30 اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔ میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا میں اور باپ ایک ہیں"

سوالات برائے نظر ثانی

1- برگشتگی کا کیا مطلب ہے اور اس کا کیا مطلب ہے جب ہم برگشتگی کی طرف اشارہ کرتے ہیں

II- خدا کا کیا مقصد ہوتا ہے جب وہ مسیحیوں کو ایمان سے برگشتہ ہونے دیتا ہے اور خدا ان کو بحالی کیلئے کون سے ہتھیار استعمال کرتا ہے؟

3- عبرانیوں 4:6-6 کے مطابق کیا ایک مسیحی نجات کھو دیتا ہے جو اس حوالے کس

متن سے اپنا جواب بیان کریں۔

4- کیا گلتیوں 5:4 کا مطلب ہے فضل سے گر جانا؟

5- بعض لوگ جسمانی مسیحی کا محاورہ استعمال کرتے ہیں۔ جسمانی سے ان کی مراد کیا ہے؟

اس محاورہ میں کیا غلطی ہے؟

دی بیان کریں کہ ایک مسیحی کیلئے کیوں ضروری ہے کہ دونوں نجات دہندہ اور خداوند قبول کرنے؟

6- مسیحی ضابطے کلیسیا میں کس کیلئے شروع ہوا

کیا کبھی مسیحی کلیسیا سے خارج کئے جاتے ہیں اور پھر بحال ہو جاتے ہیں

(یوحنا 19:2 کلیسیا سے نکالے ہوئے آدمی جو کبھی واپس نہیں ان کے بارے میں کیا کہتا ہے

7- مسیحی ضابطے اور مقدسوں کے استقام میں کیا تعلق ہے؟

8- مسیحی جو، حقیقی مسیحی ایمان کے مطابق زندگی بسر نہیں کرتا وہ ریاکار مسیحی ہے یہ محاورہ غلط ہے یا درست ہے بیان کریں۔

9- کچھ مثالیں دیں جہاں بائبل کہتی ہے کہ یہ مسئلے کو درست طریقے سے سمجھنے میں معاون

ایک مسیحی کیلئے کب ہمیشہ کی زندگی شروع ہوتی ہے

اپنے جواب کا ثبوت بائبل سے دیں

کب ہمیشہ کی زندگی ختم ہوتی ہے

اپنے جواب کا ثبوت بائبل سے دیں

10- بائبل مقدس کے کسی حوالے کو اس کے سیاق و سباق سے سمجھنے کی کیا اہمیت ہے۔

اٹھارواں باب

مقدسوں کی استقامت (حصہ سوم)

نجات کے بارے میں بائبل مقدس میں بے شمار حوالے ہیں جو خداوند نے اپنے حاکمانہ فضل سے ہم کو دی ہے۔ اس سے ہم حیران نہ ہوں کہ بائبل مقدس متحد ہے اپنے پیغام میں کہ انسان کی نجات مکمل طور پر خدا کی قدرت اور اس کے فضل کا کام ہے جو ہم میں کام کرتا ہے۔

ہمارا خدا رحیم خدا ہے جو لگاتار ہم کو تسلی دیتا ہے ہمارے ایمان میں ایمانداروں کو ان کی حفاظت کا یقین دلانے میں وہ خدا جس نے ہمیں چنا ہے ہم کو نجات دی ہے اور تمام غلامی سے ہمیں آزاد کیا ہے۔ وہ زندگی کے تمام سفر میں ہم کو دیکھتا ہے جب تک ہم اپنی ابدی اور شاندار آزادی تک نہ پہنچ جائیں۔

یہ بھی خیال کرنا کہ انسان اپنے بغاوتی ذہن یا کمزوری کی وجہ سے خدا کی ابدی تجویز سے رکاوٹ ڈال رہا ہے اور خدا کی قدرت کا انکار کرنے سے اسے ذلیل کر رہا ہے۔ اور ساتھ ہی انسانیت کو اونچا کر رہا ہے اور اس کی طاقت کر بڑھا کر خدا سے زیادہ کر رہا ہے اگر یہ پچھلی غلطی انسان کے ایمان میں داخل ہو جائے اور انسان کی نجات کے بارے تعلیم کا ایک بن جائے جیسے کہ آرمینین تعلیم دیتے ہیں تو اس کا قدرتی ہو گا ایمان کی تباہی جیسا کہ خدا نے اسے خلق کیا اور اس کی تعریف کی ہے۔ حقیقی ایمان میں خدا کے کلام کا علم بھی شامل ہے اور اس کو سچ ماننا اور دل سے اس پر بھروسہ رکھنا جیسا کہ ہائیڈل برگ سال نمبر21 میں بیان کیا گیا ہے کسی چیز پر ایمان رکھنا جو اپنے نتائج میں بے یقینی ہو۔ وہ بالکل ایمان نہیں "اب ایمان امید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد اور ان دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے" (عبرانیوں 1:11) لفظ امید جو بائبل استعمال کرتی ہے یہ بے یقینی خواہش یا امنگ یا خواب نہیں جو شاید اڑ جائے یا ختم ہو جائے۔

"ہمارے بے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسوع مسیح کے مردوں سے جی اٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ امید کے لئے نئے سرے سے پیدا کیا تا کہ ایک غیر فانی بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں وہ تمہارے واسطے جو خدا کی قدرت سے ایمان کے وسیلہ سے اس نجات کیلئے جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے حفاظت کئے جاتے ہو۔ آسمان پر محفوظ ہے" (اپطرس 1:3-5)

امید اور حقیقی ایمان اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ ہیں کہ انہیں الگ نہیں کیا جا سکتا یہ خدا کی طرف سے ایک ضمانت ہے کہ جن باتوں کا ہم یقین کرتے ہیں وہ خدا کی طرف سے پوری کی جائیں گی "چنانچہ ہمیں امید کے وسیلے نجات ملی مگر جس چیز کی امید کیسی؟ کیوں جو چیز کوئی دیکھ رہا ہے اس کی امید کیا کرے گی لیکن جس چیز کو نہیں دیکھتے اگر اس کی امید کریں تو صبر سے اس کی راہ دیکھتے ہیں" (رومیوں 8:24-25) یہ بھی معقول بات ہے کہ ہم دریافت کریں کہ خدا کا پاک کس بات پر زیادہ زور دے رہا ہے۔ کیونکہ خدا صرف اپنی بڑی نجات ہی کو ظاہر نہیں کر رہا۔ یہ وقوع میں لانے سے وہ اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وہی ہمارے ایمان کا بانی اور اس کو کامل کرنے والا ہے مقدسوں کی استقامت کا مسئلہ حقیقت میں ایک ایسا مسئلہ ہے جو خدا کو قادر مطلق کو سمجھتا ہے کہ وہ اختیار اور اس بات کی اہلیت رکھتا ہے کہ اپنے آخری مقصد کے ذریعے نجات کی تجویز کو دیکھ سکے جو اس نے تیار کی ہے یعنی اپنے لوگوں کی ابدی نجات اپنی نجات کو ظاہر کرنے سے خدا اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے اس کی حاکمانہ مرضی محبت اور فضل جو خدا کی ابدی خصوصیات ہیں۔ آؤ ہم دیکھیں کہ بائبل مقدس اس مسئلے کے بارے میں یعنی مقدسوں کی استقامت کے بارے میں کیا کہتی ہے

1- نجات مکمل طور پر خدا کی طرف سے اور اس کے وسیلے سے ہے جو اس قابل ہے کہ اپنی پاک اور کامل مرضی کو عمل میں لائے

<u>ایوب 14:23</u> "کیوں جو کچھ میرے لئے مقرر ہے وہ پورا کرتا ہے اور بہت سی

ایسی باتیں اس کے ہاتھ میں ہیں"

<u>زبور 2,1:57</u> "مجھ پر رحم کر اے خدا مجھ پر رحم کر کیونکہ میری جان تیری پناہ لیتی ہے میں تیرے پروں کے سایہ میں پناہ لوں گا جب تک یہ آفتیں گذر نہ جائیں میں خداوند تعالیٰ سے فریاد کروں گا خدا سے جو میرے لئے سب کچھ کرتا ہے"

<u>یسعیاہ 44:23-26</u> "اے آسمانو گاؤ کہ یہ خداوند یہ کیا اے اسفل زمین للکار اے پہارو اے جنگل اور اس کے سب درختوں نغمہ پرزادی کرو کیونکہ خداوند نے یعقوب کا فدیہ دیا اور اسرائیل میں اپنا جلال ظاہر کرے گا خداوند تیرے فدیہ دینے والا جس نے رحم سے تجھے بنایا یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند سب کا خالق ہوں۔ میں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہوں کون میرا شریک ہے"

میں جھوٹوں کے نشانوں کو باطل کرتا اور فالگیروں کو دیوانہ بناتا ہوں اور حکمت والوں کو رد کرتا اور ان کی حکمت کو حماقت ٹھہراتا ہوں۔ اپنے خادم کے کلام کو ثابت کرتا اور اپنے رسولوں کی مصلحت کو پورا کرتا ہوں جو یروشلم کی بابت کہتا ہوں کہ وہ آباد ہو جائے گا اور یہوداہ کے شہروں کی بابت کہ وہ تعمیر کئے جائیں گے اور اس کے کھنڈروں کو تعمیر کروں گا"

<u>رومیوں 4:20-21</u> "اور نہ بے ایمان ہو کر خدا کے وعدوں میں شک کیا۔ بلکہ ایمان میں مضبوط ہو کر خدا کی تمہید کی۔ اور اس کو کامل اعتقاد ہوا کہ جو کچھ اس نے وعدہ کیا ہے وہ اسے پورا کرنے پر بھی قادر ہے"

<u>فلپیوں 1:6</u> "اور مجھے اس بات کا بھروسہ ہے کہ جس نے تم میں نیک کام تم میں شروع کیا ہے وہ اسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کروں گا"

<u>2- خدا سب کا خالق ہے</u> "اور اسے سب پر قدرت حاصل ہے وہی ہمارے

ایمان کا بانی اور اس کو مکمل کرنے والا ہے وہ اپنی پاک مرضی پوری کرنے کے لئے رضامند اور قابل ہے۔

-سیعیاہ 1:43 "اور اب اے یعقوب خداوند جس نے تجھ کو پیدا کیا اور جس نے تجھے بنایا یوں فرماتا ہے خوف نہ کر کیونکہ میں نے تیرا فدیہ دیا ہے۔ میں نے تیرا نام لیکر تجھے بلایا ہے تو میرا ہے"

-سعیاہ 17-16:54 "دیکھ میں نے لوہار کو پیدا کیا کوئلوں کی آگ دھونکتا اور اپنے کام کے لئے ہتھیار نکالتا ہے۔ اور غارت گر کو میں نے پیدا کیا کہ لوٹ مار کرے کوئی ہتھیار جو تیرے خلاف بنایا جائے کام نہ آئے گا اور جو زبان عدالت میں تجھ پر چلے گی تو اسے مجرم ٹھہرائے گی خداوند فرماتا ہے یہ میرے بندوں کی میراث ہے اور ان کی راستبازی مجھ سے ہے"

-سیعاہ 11:55 "اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا۔ بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اسے پورا کرے گا اور جس کام کے لئے میں نے اسے بھیجا موثر ہوگا"

رومیوں 31-29:8 "کیونکہ جن کو اس نے پہلے سے جانا ان کو پہلے سے مقرر کیا کہ اس کے بیٹے کے ہم شکل ہوں تاکہ وہ بہت سے بھائیوں میں پہلوٹھا ٹھہرے اور جن کو اس نے پہلے سے مقرر کیا ان کو بلایا بھی ان جن کو بلایا ان کو راستباز بھی ٹھہرایا اور جن کو راستباز ٹھہرایا ان کو جلال بھی بخشا پس ہم ان باتوں کی بابت کیا کہیں؟ اگر خدا ہماری طرف ہے تو کون ہمارا مخالف ہے"

افسیوں 11:1 "اسی میں ہم بھی اس کے ارادے کے موافق جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کچھ کرتا ہے پیشتر سے مقرر ہو کر میراث بنے"

کلسیوں 4-3:3 "کیونکہ تم مر گئے اور تمہاری زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں پوشیدہ ہے۔ جب مسیح جو ہماری زندگی ہے ظاہر کیا جائے گا تو تم بھی جلال میں اس

کے ساتھ ظاہر کئے جاؤ گے"

عبرانیوں 25:7 "اسی لئے جو اس کے وسیلہ سے خدا کے پاس آتے ہیں وہ انہیں پوری پوری نجات دے سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی حفاظت کیلئے ہمیشہ زندہ ہے"

یعقوب 18-17:1 "ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے۔ جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اس پر سایہ پڑتا ہے اس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلے سے پیدا کیا تاکہ اس کی مخلوقات میں سے ہم طرح سے پہلے پھل ہوں"

-3 جب ہم بائبل پڑھتے ہیں تو ہمیں سننا چاہیے کہ بائبل ہم سے کیا کہتی ہے؟ جب خدا ہمارے ساتھ ہمیشہ کی زندگی کا وعدہ کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہماری زندگی شک میں چھوڑی نہیں گئی لیکن ہمیشہ تک رہے گی خدا کی قدرت سے

یوحنا 16:3 "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے"

یوحنا 47:6 "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے"

یوحنا 2:17 "چنانچہ تو نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تاکہ جنہیں تو نے اسے بخشا ہے ان سب کو وہ ہمیشہ کی زندگی دے۔"

عبرانیوں 15-12:9 "اور بکروں اور بچھڑوں کا خون لے کر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لیکر پاک مکان میں ایک ہی بار داخل ہو گیا اور ابدی خلاصی کرائی کیونکہ جب بکروں کی بیلوں کے خون اور گائے کی راکھ چھڑکے جانے سے ظاہری پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ تو مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلے سے بے عیب قربان کردیا تمہارے دلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا تاکہ زندہ

خدا کی عبادت کریں اور اسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے۔ تا کہ اس موت
کے وسیلے سے جو پہلے عہد کے وقت کے قصوروں کی معافی کیلئے ہوئی ہے بلائے ہوئے
لوگ وعدہ کے مطابق ابدی میراث کو حاصل کریں"

یوحنا 5:11-13 "اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کی زندگی کی زندگی
بخشی اور یہ زندگی اس کے بیٹے میں ہے۔ جس کے پاس بیٹا ہے اس کے پاس زندگی
ہے۔ اور جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اس کے پاس زندگی بھی نہیں۔ میں نے تم کو
جو خدا کے بیٹے پر ایمان لائے ہو یہ باتیں اس لئے لکھیں کہ تمہیں معلوم ہو کہ
ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہو۔"

4- بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ وہ مسیحی ہے
جب کہ حقیقت وہ نہیں ہوتا اور کبھی بھی نہ تھا۔

متی 7:21-23 "جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے
ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر
چلتا ہے اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے
تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے
نام بہت سے معجزے نہیں دیکھائے اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا۔
میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ"

II تیمتھیس 3:5 "وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے مگر اس کے اثر کو قبول مگر
اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے"

یوحنا 2:19 "وہ نکلے تو ہم ہی میں سے مگر ہم میں سے تھے نہیں اس لئے کہ اگر ہم
میں سے ہوتے تو ہمارے ساتھ رہتے لیکن نکل اس لئے گئے کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ
سب ہم میں سے ہیں۔

5- جب کہ انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایمان لائے اور اس میں وفادار رہے (ہم یاد

رکھیں) کہ ہماری نجات کے یقین کی بنیاد خدا کی وفاداری پر ہے۔ کہ وہ اپنے
وعدوں کو ہمارے ساتھ قائم رکھے

زبور 89:1,2,5,8,24 "میں ہمیشہ خداوند کی شفقت کے گیت گاؤں گا میں
پشت در پشت اپنے منہ سے تیری وفاداری کا اعلان کروں گا کیونکہ میں نے کہا کہ
شفقت ابد تک بنی رہے گی۔ تو اپنی وفاداری کو آسمان میں قائم رکھے گا۔ اے
خداوند آسمان تیرے عجائب کی تعریف کرے گا۔ مقدسوں کے مجمع میں تیری
وفاداری کی تعریف ہوگی اے خداوند لشکروں کے خدا اے یاہ تجھ سا زبردست کون
ہے تیری وفاداری تیرے چوگرد ہے۔ ہر میری وفاداری اور شفقت اور اس کے
ساتھ رہیں گے اور میرے نام سے اس کا سینگ بلند ہوگا"

یسعیاہ 54:10 "خداوند تجھ پر رحم کرنے والا یوں فرماتا ہے کہ پہاڑ تو جاتے
رہیں گے اور ٹیلے ٹل جائیں لیکن میری شفقت کبھی تجھ پر سے جاتی نہ رہے گی او
رمیرا صلح کا عہد نہ ٹلے گا"

اکرنتھیوں 1:7-9 "یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں اور ہمارے
خداوند یسوع مسیح کے ظہور کے منتظر ہو۔ جو تم کو آخر تک قائم رکھے گا۔ تا کہ تم
ہمارے خداوند یسوع مسیح کے دن بے الزام ٹھہرو۔ خدا سچا ہے جس نے تمہیں
اپنے بیٹے خداوند یسوع مسیح کی شراکت کیلئے بلایا ہے"

اکرنتھیوں 10:13 "تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی
برداشت سے باہر ہو اور خدا سچا ہے وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں
نہ پڑے دے گا بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ پیدا کروں گا تا کہ تم برداشت کر
سکو"

I تھسلنیکیوں 5:23-24 "خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہی تم کو بالکل پاک
کرے اور تمہاری روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے

تک پورے پورے [illegible] تمہارا بلانے والا سچا ہے وہ ایسا ہی کرے گا"

II تمتھیس 13:2 "اگر ہم بے وفا ہو جائیں تو بھی وہ وفادار رہے گا کیونکہ وہ آپ اپنا انکار نہیں کر سکتا"

عبرانیوں 23:10 "اور اپنی امید کے اقرار کو مضبوطی سے تھامے رہیں کیونکہ جس نے وعدہ کیا ہے وہ سچا ہے"

یوحنا 9:1 "اگر ہم اپنے گناہوں کا اقرار کریں وہ ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے"

6- خدا ہی اپنے برگزیدہ لوگوں کو ان کے ایمان میں قائم رکھتا ہے جو کہ خود اس نے انہیں دیا ہے

زبور 28:37 "کیونکہ خداوند انصاف کو پسند کرتا ہے وہ اپنے مقدسوں کو ترک نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ کیلئے محفوظ ہیں۔ پر شریر کی نسل کاٹ ڈالی جائے گی"

یوحنا 30,39,37:6 "جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آجائے گا اور جو کوئی میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نکال نہ دوں گا۔ اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے میں اس میں سے کچھ کھو نہ دوں بلکہ اسے آخری دن پھر زندہ کروں کیونکہ میرے باپ کی یہ مرضی ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں"

یوحنا 15,12,11:17 "میں آگے کو دنیا میں نہ ہوں گا مگر یہ دنیا میں ہیں اور میں تیرے پاس آتا ہوں اے قدوس باپ اپنے اس نام کے وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے ان کی حفاظت کر۔ تاکہ وہ ہماری طرح ایک ہوں۔ جب تک میں ان کے ساتھ رہا میں نے تیرے اس نام سے جو تو نے مجھے بخشا ہے۔ ان کی حفاظت کی میں نے ان کی نگہبانی کی اور ہلاکت کے فرزند کے سوا ان میں سے کوئی ہلاک نہ ہوا۔ تاکہ کتاب مقدس کا لکھا ہوا پورا ہو۔ میں یہ درخواست کر"

رومیوں 39:35,33:8 "خدا کے برگزیدوں پر کون نالش کرے گا خدا وہ ہے جو ان کو راستباز ٹھہراتا ہے کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا مسیح یسوع وہ ہے جو مر گیا بلکہ مردوں میں سے جی بھی اٹھا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کرے گا مصیبت یا تنگی یا ظلم یا کال یا ننگا پن یا خطرہ یا تلوار چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے گئے۔ مگر ان سب حالتوں اس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ مجھ کو یقین ہے کہ خدا کی جو محبت ہمارے خداوند یسوع مسیح ہے۔ اس سے ہم کو نہ موت جدا کرے گی نہ زندگی نہ فرشتے نہ حکومتیں نہ حال کی چیزیں نہ استقبال کی چیزیں نہ بلندی نہ پستی نہ کوئی اور مخلوق"۔

II کرنتھیوں 14:4 "کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس نے خداوند یسوع کو جلایا وہ ہم کو بھی یسوع کے ساتھ شامل جان کر جلائے گا اور تمہارے ساتھ اپنے سامنے حاضر کرے گا"

افسیوں 14,13,5:1 "اور اس نے اپنی مرضی کے نیک ارادے کے موافق ہمیں اپنے لئے پیشتر سے مقرر کیا کہ مسیح یسوع کے وسیلے اس کے لے پاک بیٹے ہوں اور اسی میں تم پر بھی جب تم نے کلام حق کو سنا جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے اور اس پر ایمان لائے پاک موعودہ روح کی مہر لگی وہی خدا کی ملکیت کی مخلصی کیلئے ہماری میراث کا بیعانہ ہے۔ تاکہ اس کے جلال کی ستائش ہو"

2 تمتھیس 18:4 "خداوند مجھے ہر برے کام سے چھڑائے گا اور اپنی آسمانی بادشاہی میں صحیح سلامت پہنچادے گا۔ اس کی تمجید ابدالآباد ہوتی رہے آمین"

عبرانیوں 14:10 "کیونکہ اس نے ایک ہی قربانی چڑھانے سے ان کو ہمیشہ کیلئے کامل کردیا ہے جو پاک کئے جاتے ہیں"

۱ پطرس 1:3-5 "ہمارے خداوند یسوع مسیح کے خدا اور باپ کی حمد ہو جس نے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کا باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ امید کے لئے اور اپنے بعد اپنی اولاد کی بھلائی کیلئے ہمیشہ مجھ سے ڈرتے رہیں گے اور میں ان سے ابدی عہد کروں گا کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنے سے باز نہ آؤں گا اور میں اپنا خوف ان کے دل میں ڈالوں گا تاکہ وہ مجھ سے برگشتہ نہ ہوں ہاں میں ان سے خوش ہو کر ان سے نیکی کروں گا اور دل و جان سے اس ملک سے میں لگاؤں گا"

یوحنا 24:5 "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا"

یوحنا 39:6 "اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے۔ میں اس سے کچھ نہ کھودوں بلکہ اسے آخری دن پھر زندہ کروں"

یوحنا 27:10-30 "میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور میں انہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہیں اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہوں اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی انہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا میں اور باپ ایک میں"

رومیوں 1:8 "**پس اب جو مسیح میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں**"

افسیوں 30:4 "اور خدا کے پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دن کیلئے مہر ہوئی"

۲ تمتھیس 12:1 "اسی باعث سے میں یہ دکھ بھی اٹھاتا ہوں اور شرماتا نہیں

کیونکہ جس کا میں نے یقین کیا ہے اسے جانتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اس دن تک حفاظت کر سکتا ہے"

عبرانیوں 28:12 "پس ہم وہ بادشاہی پاکر اس فضل کو ہاتھ سے نہ دیں جس کے سبب سے پسندیدہ طور پر خدا کی عبادت خدا ترسی اور خوف کے ساتھ کریں"

۱ یوحنا 25:2 "اور جس کا اس نے ہم سے وعدہ کیا وہ ہمیشہ کی زندگی ہے بائبل مقدس نجات کے یقین کے حوالوں سے لبریز (بھری ہوئی) ہے اور ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ جو کچھ خدا نے شروع کیا ہے وہ اسے پورا کر سکتا ہے بے شمار حوالوں میں سے یہ تھوڑے سے حوالے ہیں جو اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں اگر ہم درست طریقے سے دیکھیں کہ خدا نے نجات کا کام شروع کیا ہے (اور انسان نے نہیں) اور وہی ہم میں ایمان پیدا کرتا ہے وہ اسے مکمل بھی کردے گا یہ خدا کی فطرت ہے جو اپنے آپ کو اپنے کلام کے وسیلے سے ظاہر کرتا ہے"

سوالات برائے نظر ثانی

1- اس نظریے کے ساتھ خدا خالق کو ماننا کیوں ضروری ہے؟

2- اس کا کیا مطلب ہے جب ہم کہتے ہیں کہ بائبل مقدس صرف خدا کی تجویز کا مکاشفہ نہیں بلکہ یہ خدا کا مکاشفہ ہے دونوں باتوں کا آپس میں کیا تعلق ہے

3- افسیوں 10:2 میں کس طرح خدا کی نجات کے بارے میں ساری تجویز یہ تھی کہ ہم ایمان اور اچھے کاموں میں محفوظ ہوں۔

4- کلام مقتس ہیں کونسے دو حوالے ہیں جو صفائی سے مقدسوں کی استقامت کا بیان کرتے ہیں

5- یہ مسئلہ کیوں بائبل کے مطابق ہے اور منطق کے ہیں

6- کیوں یہ مسئلہ کہ خدا کا فضل اور اس کی قدرت ہماری حفاظت کرتی ہے ہمیں

ایمان اور زندگی میں ست اور لاپرواہ نہیں بناتا۔

نتیجہ

یہ اس کتاب کا مقصد نہیں کہ کسی پر حملہ کیا جائے ار جو آرمینین کی تعلیم کو مانتے ہیں ان کے ایمان کو کمزور کیا جائے۔

برعکس اس کے میرا یہ مقصد ہے کہ جو کچھ بائبل کہتی ہے اس ضروری بات یعنی نجات بارے میں وہ سکھایا جائے اور اگر ضرورت ہو تو غلط ایمان کا ازالہ کیا جائے میں امید کرتا ہوں کہ نتیجہ خدا کی شکرگزاری ہو گا اس کے نجات بخش فضل کیلئے جب ہم یہ کہتے ہیں کہ آرمینین تعلیم ہے۔ کاموں کا مذہب ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ وہ کاموں کے ذریعے راستبازی ٹھہرائے جانے پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کے نہایت خطرناک طریقے سے نزدیک آتے ہیں۔ آرمینین کا علم الٰہی شروع سے آخر تک نجات کیلئے انسانی کاموں پر انحصار رکھتا ہے اس کا مطلب ہے خدا پر انحصار رکھنا لیکن انسان سب تجویزوں کو عمل میں لاتا ہے آرمینین نے ناممکن کو ممکن بنانے کی کوشش کی ہے یہ کہنا کہ نجات فضل سے یسوع مسیح پر ایمان رکھنے سے ہے۔ اسی وقت یہ کہنا کہ یہ مکمل طور پر فضل سے نہیں ہے۔ وہ اس میں ناکام ہیں کیونکہ فضل کاموں کے ساتھ مل نہیں سکتا (اور مل کر بھی فضل رہتا ہے) اس لئے جو اس علم الٰہی کا شکار ہو گئے ہیں وہ بڑی احتیاط کے ساتھ دوبارہ اس سچائی پر غور کریں جو ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اول میرا مقصد یہ ہے کہ ان کو مخاطب کیا جائے جن کی میراث ریفارمڈ فیتھ ہے یا جن کو کوئی شک ہے یا اس تعلیم کے بارے غلط فہمی ہے کیونکہ آج کل بعض حلقوں میں انہیں یہ باتیں سکھائی نہیں جاتیں اور ریفارمڈ وارثت کے لڑکے اور لڑکیاں ان کلیسیاؤں میں چلے جاتے ہیں جن کی تعلیم کو ہم خدا کی بادشاہی کی تعلیم نہیں کہہ سکتے یہ اس کے لئے بے عزتی کی بات ہے مجھے امید ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ صرف علم الٰہی کی مشق نہیں بلکہ اس کو پڑھنے سے آپ کا ایمان

زیادہ مضبوط ہو جائے گا اور آپ کی روح کو زیادہ تسلی حاصل ہو گی اور آپ خدا کے زیادہ شکرگزار ہوں گے میری سب سے بڑے خواہش یہ ہے کہ عہد کے بچے (Covenanl Children) ان سچائیوں کو زیادہ سمجھیں اور آگے اپنے بچوں کو سکھائیں تاکہ آنے والی نسلوں کو کہا جا سکے کہ ہمارے باپ دادا کا ایمان ابھی تک زندہ ہے سارا جلال اور عزت اسی کو ہو آمین۔

نوٹ از جانب مترجم

مجھے اس کتاب کو پڑھنے اور اسکا ترجمہ کرنے سے بڑی برکت ملی ہے اور جن باتوں کی سمجھ مجھے حاصل نہ تھی۔ وہ بھی میری سمجھ میں آگئی ہیں جس سے میری روح کو بڑی خوشی اور تسلی ملی ہے اور میں خدا کا بہت شکرگزار ہوں اور مصنف کا بھی جس نے مجھے اس کا ترجمہ کرنے کی اجازت دی ہے (پادری پاٹر کی معرفت) یہ کتاب مجھے پادری ڈینس رونے دی جو گراس ویلی میں ریفارمڈ چرچ کے پاسبان ہیں اور ویسٹ منسٹر بیلیکل مشن (ڈبلیو۔بی۔ایم) کے جنرل سیکرٹری ہیں پادری ڈینس رو کے وسیلے سے میں ریفارمڈ فیتھ سے متعارف ہوا جس کے لئے میں شکرگزار ہوں

پادری الیگزینڈر ڈیوڈ

تتمہ

- ڈارٹ کے آئین کا خلاصہ
- شکایت یا احتجاج
- گیت: ۔صرف خدا کے فضل سے
- کتابوں کی فہرست جو اس کتاب کو لکھنے میں استعمال کی گئی ہیں اور جو کتابیں مزید پڑھنے کیلئے تجویز کی گئی ہیں

ڈارٹ کے آئین کا خلاصہ

اس خلاصے کا یہ مقصد ہے کہ وہ مضامین جو ڈارٹ کے آئین میں بیان کئے گئے ہیں ان کو آسانی سے نکالا جا سکے خلاصے کو پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم نے ڈارٹ کے آئین کو پڑھ لیا ہے کیونکہ یہ اسکا عوضی نہیں بلکہ خلاصے کے ذریعے ہم جلدی سے دیکھ سکتے ہیں کہ ڈارٹ کے آئین میں کیا ہے آئین کا ہر ایک آرٹیکل ایک مرکزی خیال کے ذریعے ہیں اور ٹولپ کی ترتیب سے بیان نہیں کئے گئے اسی طرح آئین یا قانون کی غلطیوں کی تردید کا مطالعہ کرتے وقت ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے اعتراض جو اٹھائے گئے وہ آج کل بھی اٹھائے جاتے ہیں۔

ڈاکٹرین کا پہلا عنوان یا پہلی سرخی
(الٰہی برگزیدگی اور مردودیت)

1- خدا منصف ٹھہرتا اگر وہ سب آدمیوں کو ان کے گناہ اور ہلاکت میں چھوڑ دیتا۔

2- یسوع مسیح کو بھیجنے سے خدا اپنی شاہانہ (حاکمانہ) محبت دکھاتا ہے

3- خدا نے اپنے رحم میں اپنے خادموں کو سب آدمیوں کے پاس خوشخبری سنانے کیلئے بھیج دیا۔

4- جو ایمان نہیں لائے وہ اپنے گناہ میں ہلاک ہوتے ہیں جب کہ ایماندار خوشخبری کے وسیلے بچائے جاتے ہیں۔

5- خدا انسان کے گناہ کے لئے مجرم نہیں ہے خدا گناہ کا بانی نہیں بلکہ ایمان اور نجات کا بانی ہے

6- خدا نے بنائے عالم سے پیشتر فیصلہ کیا کہ کون برگزیدہ (چنا ہوا) ہے نجات کیلئے اور کون اپنے گناہ میں ہلاک ہوگا

7- الیکشن خدا کا ایک پر فضل اور حاکمانہ (شاہانہ) فضل ہے جس کے ذریعے اس نے بعض لوگوں کو مخلصی کیلئے مسیح میں چن لیا۔

8- دونوں پرانے اور نئے عہد نامہ میں پائے جاتے ہیں اور خدا کا صرف ایک ہی الیکشن ہے

9- الیکشن کا دارومدار انسان کی کسی اچھی حالت پر نہیں جو انسان بعد میں ظاہر کرے یا پہلے خدا اس میں دیکھ سکے

10- الیکشن کا دارومدار خدا کی کامل آزادی اور دلی خوشی پر ہے

11- خدا کا الیکشن لاتبدیل ہے

12- ایمان کے پھل اسے (ایماندار کو) یقین دلاتے ہیں کہ وہ برگزیدہ ہے

13- برگزیدگی کا یقین ایماندار کو لاپرواہ اور سنگدل نہیں بنا دیتا لیکن وہ اپنی محبت کی خدمت اور زیادہ حلیم وفادار اور شکر گزار بن جاتا ہے۔

14- برگزیدگی کی تعلیم دونوں عہد ناموں میں (یعنی پرانے آمد نئے عہد نامہ میں) دی گئی ہے اور اس لئے اس کی تعلیم جو جو وہ کلیسیا میں دینی چاہیے۔

15- جو خدا کی طرف سے چنے نہیں گئے خدا ان کو چھوڑ کر آگے بڑھ گیا ہے اور خدا کی ازلی تقدیر کے مطابق (مردودیت کی تقدیر) وہ گناہ آلودہ زندگی کو جاری رکھنے کیلئے چھوڑے گئے ہیں تاکہ ہلاک ہوں

16- جو فضل کے وسائل کو استعمال کرنا جاری رکھتے ہیں لیکن پھر بھی ان کو روحانی طور پر اپنی برگزیدگی کا یقین نہیں انہیں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہی یا اور نہ شک کرنا چاہیے نہ ڈرنا چاہیے کہ شاید وہ مردود ہیں۔ وہ جو ایمان میں قائم رہتے ہیں ثابت ہوتا ہے کہ وہ برگزیدہ ہیں اور جو اپنے ایمان کو چھوڑ دیتے ہیں ثابت کرنے میں کہ وہ مردود ہیں۔

17- ایمانداروں کو اپنے بچوں کی برگزیدگی اور نجات کے بارے میں شک نہیں کرنا

چاہیے جو عہد فضل کے ممبر ہیں۔

18- پاک کلام ہمیں سکھاتا ہے کہ خدا پر شک کرنا اس کی بے عزتی ہے اس کا حق ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ لوگوں پر فضل ظاہر کرے اور جو مردود ہیں ان کو سزا دے۔

غلطیوں کی تردید

مسئلہ برگزیدگی کے بارے میں

سنڈ تردید کرتی ہے

اس غلطی کی کہ برگزیدگی کی بنیاد انسان کے ایمان اور اس میں قائم رہنے پر ہے جو خدا نے انسان میں پہلے دیکھا

2- اس غلطی کو کہ دو الیکشن ہیں ایک عام الیکشن جو انسان کو ایمان تک لے آتا ہے (جو بعد میں ہلاک ہو سکتا ہے) اور ایک خاص الیکشن جس کا نتیجہ نجات ہوتا ہے

3- اس غلطی کو کہ ایمان نجات کی شرط ہے

4- غلطی جو یہ کہتی ہے کہ برگزیدگی اس بات پر انحصار رکھتی ہے کہ انسان کس طرح قدرت کی روشنی کو استعمال کرتا ہے۔ یا اس بات پر منحصر ہے کہ انسان خدا پرست زندگی گزارے

5- غلطی جو یہ کہتی ہے کہ مکمل اور فیصلہ کن برگزیدگی پہلے دیکھے ہوئے ایمان اور اس کے قیام پر ہے۔ انسان کی استقامت برگزیدگی کی شرط ہے

6- یہ غلطی کہ برگزیدہ لوگ بھی ہلاک ہو سکتے ہیں

7- برگزیدہ لوگوں کو اس بات کا یقین نہیں ہوتا کہ وہ برگزیدہ ہیں۔

8- یہ غلطی کہ خدا نے کسی آدمی کو اس کی سزا یا ہلاکت کیلئے پیچھے نہیں چھوڑا

9- یہ غلطی کہ بعض قومیں کچھ قوموں سے بہتر ہیں۔ اس لئے خدا ان کو اپنا فضل دکھاتا

ہے اور دوسروں کو چھوڑ دیتا ہے۔

ڈاکٹرین کا دوسرا عنوان یا دوسری سرخی

مسیح کی موت اور انسان کی مخلصی

اس لئے کہ کفارہ محدود ہے

1- خدا کے انصاف کا مطالبہ ہے کہ چونکہ تمام قسم کا گناہ خدا کی شاہی عظمت کے کلاف ہے اس لئے انسانی جسم اور روح کو ابدی سزا ملنی چاہیے۔

2- چونکہ ہم بذات خود خدا کے مکمل انصاف کو پورا نہیں کر سکتے تھے اس لئے اس نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ انسان کی جگہ اسے پورا کرے

3- صرف مسیح کی موت ہی گناہ کا بدل ہو سکتی ہے گناہ آلودہ تمام دنیا کو یہ پاک کرنے کیلئے کافی ہے

4- مسیح کی موت مکمل تھی اس لئے کہ وہ کامل خدا اور کامل انسان تھا

5- مسیح کی خوشخبری تمام لوگوں کو دینی چاہیے یعنی انجیل کی منادی تمام دنیا میں کرنی چاہیے؟

6- جو انجیل کو رد کرتے ہیں وہ اپنے گناہون کی وجہ سے کرتے ہیں اس لئے نہیں مسیح کا کام کافی نہ تھا۔

7- ایماندار صرف اس فضل کی وجہ سے ایمان رکھتے ہیں جو انہیں ازل سے خدا کی طرف سے دیا گیا ہے اور کسی اپنی خوبی کے سبب سے نہیں

8- مسیح میں خدا کا یہ مقصد تھا کہ مسیح کی موت کو صرف برگزیدہ لوگوں کیلئے موثر بنائے۔

9- اگرچہ خدا کے مقصود کی مخالفت ہوتی ہے تو بھی خدا کا ارادہ حادی رہتا ہے کہ اپنی

کلیسیا کو جمع کرے یہ کلیسیا جس کی بنیاد یسوع مسیح ہے ابد تک قائم رہے گی۔ اور اب بھی اور ابد تک خداوند کی تعریف کریں گی۔

غلطیوں کی تردید (کفارہ محدود ہونے کے لحاظ سے سنڈ تردید کرتی ہے

1- ان لوگوں کے غلط خیال کو جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح خاص پور پر کسی کو بچانے کیلئے نہیں موا۔ اور یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ مسیح کی موت سے بچنے کا امکان پیدا ہو گیا اگرچہ کوئی بھی مکمل طور پر اس پر ایمان نہ لائے

2- ان لوگوں کی غلطی جو اس بات سے انکار کرتے ہیں کہ خدا نے مسیح کے خون کے وسیلے ایک نئے عہد کو قائم کیا

3- ان لوگوں کی غلطی کہ مسیح کی قربانی کی وجہ سے نجات حاصل نہیں ہوئی بلکہ باپ کے لئے ممکن ہو گیا کہ وہ نجات کیلئے نئی شرط مقرر کرے۔ جو انسان کی آزاد مرضی پر مبنی ہو

4- غلطی جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح کی موت نے خدا (باپ) کو اجازت دی کہ وہ ایمان کے سلسلہ میں مکمل فرمانبرداری کا مطالبہ نہ کرے۔ لیکن نامکمل فرمانبرداری کو شریعت کی پوری فرمانبرداری سمجھے

5- یہ غلطی کہ نسلی گناہ کی وجہ سے کوئی بھی ہلاک ہونے کے قابل نہیں کیونکہ سب آدمی عہد فضل کے تحت ہیں۔

6- یہ غلطی کہ انسان کی آزاد مرضی خدا کے فضل کے ساتھ ملکر نجات پیدا کرتی ہے۔

7- یہ غلطی کہ مسیح برگزیدہ لوگوں کے لئے نہیں موا اس لئے کہ انہیں مسیح کی موت کی ضرورت نہیں

انسان کا بگاڑ اور اسکی تبدیلی خدا کی طرف اور جس کا طور طریقہ

کلی بگاڑ اور ناقابل مزاحمت فضل

1- انسان مکمل طور پر خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا لیکن گناہ میں گرنے کی وجہ سے وہ مکمل طور پر بگڑ گیا جس کا لفظی مطلب ہے کہ وہ سب میں شامل ہو گیا جو نامکمل ہے۔

2- آدم کی تمام نسل (سوائے مسیح کے) فطرتی لحاظ سے بگڑی ہوئی ہے

3- تمام انسان گناہ میں پیدا ہوئے ہیں اور وہ خدا کے پاک روح سے خالی ہیں نہ وہ چاہتے ہیں اور نہ اس قابل ہیں کہ خدا کے پاس واپس آئیں۔ قدرتی چیزوں میں انسان کو خدا کا علم حاصل ہے لیکن یہ علم اسے نجات بخش علم تک نہیں لا سکتا۔ اور وہ اسے مناسب طور سے استعمال نہیں کر سکتے نہ قدرتی چیزوں میں اور سول چیزوں میں۔ آخر میں یہ روشنی انسان کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ اور خدا کے سامنے اسے معافی کا حقدار نہیں ٹھہراتی

5- شریعت انسان کا گناہ ظاہر کرتی ہے لیکن اسے نجات نہیں دے سکتی۔

6- قدرت اور شریعت نہیں بچاتیں لیکن خدا بچاتا ہے دونوں پرانے عہد نامہ میں اور نئے عہد نامہ میں روح القدس کے ذریعے سے انجیل کی منادی کے وسیلے

7- خدا کی شاہانہ نیک مرضی سے نجات، بہت لوگوں پر ظاہر کی جاتی ہے۔ جو حلیمی اور شکر گزاری دل سے اسے قبول کرتے ہیں

8- انجیل کی منادی سچے دل سے تمام لوگوں کے سامنے پیش کرنی چاہیے

9- چونکہ انسان میں گناہ پایا جاتا ہے اس لئے وہ خوشخبری کو رد کرتا ہے دوسری فکریں اور خوشیاں اسے روک لیتی ہیں۔ یہ خوشخبری کا قصور نہیں ہے۔

10- جو انجیل پر ایمان لے آتے ہیں اپنی گری ہوئی آزاد مرضی کی وجہ سے نہیں بلکہ خدا کی موثر بلاہٹ کی وجہ سے

11- روح القدس موثر طور پر انسانی دل کو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے اس کی مرضی میں نئی خوبیاں پیدا کرتا ہے۔ مردہ دل کو زندہ کرتا ہے اور خدا کے برگزیدہ لوگوں کو ایمان کا تحفہ دیتا ہے۔

12- توبہ اور ایمان خدا روح القدس کا فوق الفطرت کام ہے جس کے ذریعے انسان کی روح بیدار ہو جاتی ہے۔ اور اس قابل بن جاتی ہے کہ توبہ کرے اور ایمان لائے

13- خدا کا انسان میں کام کرنا ایک عجیب بھید ہے تو بھی انسان خدا کے فضل سے اس پر ایمان رکھتا ہے۔

14- ایمان خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے جو انسان میں (پھونکا) ڈالا گیا ہے خدا کو قبول کرنے کا ارادہ اور عمل دونوں انسان کے دل میں خدا کی طرف سے پیدا کئے جاتے ہیں۔

15- خدا کو نجات کیلئے کسی کی (نہ کسی چیز اور نہ کسی شخص) ضرورت نہیں اس لئے ایماندار خدا کے سامنے ابدی شکرگزاری کیلئے ذمہ داری ہے۔ اور چاہیے کہ وہ خدا سے ان کے لئے دعا کرے جو ایمان نہیں لائے

16- روح القدس جب ایماندار کو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے تو اسے بے جان چیز نہیں بنا دیتا اور اسے مرضی سے محروم نہیں کر دیتا بلکہ وہ ان کی مرضی کو نیا بنا دیتا ہے اور اسے اس قابل ونا دیتا ہے کہ ذمہ دارانہ فیصلہ اور ایمان کا اقرار کرے

17- خدا کی طرف سے ایمان ک اتحفہ جو انسان کو ملتا ہے اس کی وجہ سے وہ فضل کے وسائل خارج نہیں کر دیتا بلکہ ان کے استعمال کو جاری رکھتا ہے۔ یعنی خوشخبری کے ذریعے سے نصیحت (کلام پیش کرنا اور اس کا مطالعہ کرنا) کلام کا اثر سیکرامنٹ میں شریک ہونا اور کلیسیا کا ضابطہ خدا ان وسائل کو استعمال کرتا ہے کہ ہم ایمان میں بڑھیں اور مضبوط ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ ان کا استعمال جاری رکھیں۔

غلطیوں کی تردید (کلی بگاڑ اور ناقابل مزاحمت فضل)

سنڈ ا تردید کرتی ہے

1- غلطی جو یہ کہتی ہے کہ نسلی گناہ کی وجہ سے تمام انسان سزا کے ماتحت نہیں

2- غلطی جو یہ کہتی ہے کہ نیکی راستبازی اور پاکیزگی انسان کے گرنے سے اس کی مرضی کا حصہ نہ تھیں اس لئے انسان کے گرنے کے بعد یہ اس کی مرضی سے علیحدہ نہیں ہوئی (یا کھو نہیں گئیں)

3- غلطی جس کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ انسان کے گرنے سے اس کی مرضی پر کچھ اثر نہیں پڑا

4- غلطی جو یہ کہتی ہے کہ انسان گناہ میں مکمل طور پر مردہ نہیں لیکن ابھی تک اس میں قوت ہے کہ خدا کے پاس واپس آئے۔

5- اس غلطی کی وجہ سے یہ کہتی ہے کہ انسان آہستہ آہستہ بذات خود خدا کے عام فضل سے خدا کے نجات بخش فضل کی طرف جا رہا ہے۔

6- سنڈ ا ان کی بھی تردید کرتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ انسان کی تبدیلی کے بعد اس کی مرضی میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا اور اس لئے ایمان خدا کی طرف انسان کیلئے ایک تحفہ نہیں ہے بلکہ ایک انسانی کام ہے (صرف خدا اسے اس کو حاصل کرنے کی قوت دیتا ہے)

7- جو یہ کہتے ہیں کہ ہماری تبدیلی کے وقت خدا کا فضل صرف ہمارا راہنما ہوتا ہے۔ جو ہمیں ہدایت اور راہنمائی کرتا ہے اور ہمارے اندر اصلی کام نہیں کرتا۔

8- ان لوگوں کی غلطی جو یہ کہتے ہیں کہ انسان نوزادگی کے کام میں خدا اور روح القدس کا مقابلہ کر سکتا ہے۔

9- سنڈ ا اس غلطی کی بھی تردید کرتی ہے جو یہ کہتی ہے کہ فضل اور انسان آزاد مرضی

انسان کی تبدیلی کا باعث ہوتی ہیں بشرطیکہ انسان پہلا قدم اٹھائے

ڈاکٹرین کا پانچواں عنوان یا سرخی

مقدسوں کی استقامت

1- جنہیں خدا نے مسیح میں بلایا ہے اور انہیں نوزادگی بخشی ہے۔ وہ انہیں شیطان اور گناہ کی غلامی سے آزاد کر دیتا ہے جب کہ وہ اس زندگی میں جسم کی کمزوریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔

2- جسم کی کمزوری اور روزانہ گناہ مقدسوں کو گناہ میں عیب دار بناتے ہیں اور لیکن ان کے لئے بہت فائدہ مند ہوتے ہیں کیونکہ ان کو حلیم بناتے ہیں اور پناہ کیلئے وہ مسیح کے پاس آتے ہیں جس کا نتیجہ جسم کو مصلوب کرنا پارسائی کامل بننے کے مقصد کوشش جو اس کے بعد کی زندگی میں اسے حاصل ہوگا۔

3- اگر ایمانداروں کو اپنے آپ پر چھوڑ دیا جائے وہ اس گناہ کی وجہ سے جو اس میں بسا ہوا ہے اپنے ایمان میں وفادار نہیں رہ سکتے یہ خدا ہی ہے جو اپنی وفاداری اور اپنے رحم سے مقدسوں کی تصدیق کرتا ہے اور اپنی قوت سے انہیں آخر تک محفوظ رکھتا ہے۔

4- انسان کو چاہیے کہ وہ کمزوری کی حالت میں جاگے اور دعا کرے کہ وہ اس اثر کو رد نہ کرے جو خدا اس کی زندگی میں کرتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے وہ کسی بڑے گناہ میں پڑ سکتا ہے اگرچہ مقدس لوگ گناہ میں گر جاتے ہیں (گمراہ ہوتے ہیں) لیکن وہ آخر کار اس میں ہلاک نہیں ہوتے (خدا ان کو اٹھا کھڑا کرتا ہے) داؤد اور پطرس کو خداوند نے بحال کیا)

5- جب ایماندار کسی بڑے گناہ میں گرتے ہیں ان کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور خدا کی

مہربانی کا احساس کو اسے نہیں رہتا جب تک وہ توبہ نہ کرے اور پھر خدا پاس واپس نہ آئے۔

6- خدا اپنے الیکشن کے مقصد کو تبدیل نہیں کرتا اور اپنا پاک روح لینے سے گناہگاروں کو اجازت نہیں دیتا کہ ابدی ہلاکت میں گر جائیں۔

7- خدا نوزادگی کے بیج کو موقوف نہیں کرتا (پاک روح) اور اس کا پاک کلام اپنے کلام اور پاک روح وہ ان کے دل میں توبہ پیدا کرتا ہے جنہیں اس نے چن لیا ہے کہ وہ حلیمی سے ایمان میں اس کے پاس واپس آئیں۔

8- یہ انسان کی کسی خوبی اور طاقت کا نتیجہ نہیں کہ انسان بالکل خدا سے دور ہو کر گر نہیں پڑتا اور ہلاک نہیں ہوتا۔ انسان کو اگر اپنے آپ پر چھوڑ دیا جائے وہ یقیناً ہمیشہ کیلئے ہلاک ہو جائے گا لیکن خدا کبھی اپنے برگزیدوں کو ترک نہیں کرتا نہ وہ اپنے ابدی مقصد کو منسوخ کرتا ہے۔

9- ایمانداروں کو یقیناً نجات کا یقین ہوتا ہے جو یہ کہتا ہے کہ ابد تک کلیسیا (نادیدہ) میں شریک ہوں گے گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں گے۔

10- نجات کا یقین ایمان سے حاصل ہوتا ہے اور انجیل کے ان وعدوں کے وسیلے جو ہم میں اس کے کلام اور روح کے وسیلے سے کام کرتے ہیں۔ اور پاک خواہش کہ ہم میں اچھی ضمیر کو محفوظ رکھے کر اور نیک کام پیدا کرتے ہیں۔

11- ایمانداروں کی کشمکش مختلف جسمانی شکوک کے ساتھ ہوتی ہے اور وہ ہمیشہ نجات کے یقین کی قوت کو محسوس نہیں کرتے۔ لیکن خدا کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا (امتحان نہیں کرتا) وہ آزمائش کے ساتھ ان کیلئے نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دیتا ہے اور پاک رح بھی ہم میں نجات کا یقین اور تسلی پیدا کرتا ہے۔

12- مقدسوں کی استقامت کا یہ مسئلہ ہم میں غرور پیدا نہیں کرتا بلکہ حلیمی تعظیم پارسائی صبر دعائیہ زندگی دکھوں میں برداشت سچائی کا اقرار اور خوشی ہم میں پیدا کرتا ہے

13- جو لوگ گمراہی سے بحال کئے جاتے ہیں وہ زیادہ احتیاط کرتے ہیں کہ کہیں وہ زیادہ عذاب کی زندگی میں نہ گر جائیں اور خدا اپنا چہرہ ان سے چھپا لے

14- جو کام انجیل کی منادی کے وسیلے خدا نے ہم میں شروع کیا ہے وہ اسے مکمل کر دے گا۔ خدا کے کلام کو سننے پڑھنے اور اس پر غور کرنے اور اس کی تعلیم دینے اور کلام کے وعدوں کے ذریعے آگاہی دینے اور پاک سیکرامنٹوں کے ذریعے سے

15- جسمانی (غیر تبدیل شدہ) دماغ اس مسئلے کو سمجھ نہیں سکتا اس لئے وہ اس کی ہنسی اڑاتا اور اسے مذاق کرتے ہیں لیکن خدا کے مقدس لوگ اس میں بڑی تسلی پاتے

غلطیوں کی تردید

مقدسوں کی استقامت کے سلسلہ میں سنڈ تردید کرتی ہے

1- اس غلطی کی جو یہ کہتی ہے کہ مقدسوں کی استقامت برگزیدگی کا پھل نہیں ہے بلکہ نئے عہد کی ایک شرط ہے جسے انسان خود اپنی آزاد مرضی سے پوری کرتا ہے۔

2- وہ غلطی پر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ خدا انسان کو استقامت کی قوت دیتا ہے لیکن انسان کے پاس آزاد مرضی ہے کہ وہ خدا کی اس قدرت کو قبول کرے یا نہ کرے

3- غلطی جو یہ سکھاتی ہے کہ انسان گر سکتا ہے اور اکثر گر جاتا ہے راستبازی کے ایمان خدا کے فضل اور نجات سے

4- حقیقی ایماندار خدا روح القدس کے خلاف نہ معاف ہونے والا گناہ کر سکتے ہیں اور ابدی ہلاکت کا شکار ہو سکتے ہیں۔

5- خدا کا مزید مکاشفہ نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں پورا یقین اور تسلی نہیں کہ ہم اپنے میں قائم رہیں گے یا نہیں

6- استقامت کا مسئلہ انسانوں کو کمزور اخلاقی زندگی گذارنے اور بغیر دعا کے رہنے کی

تعلیم دیتا ہے۔

7- عارضی ایمان اور حقیقی ایمان میں کوئی فرق نہیں (حقیقی نجات بخش ایمان نہیں)

8- سنڈ اس غلطی کی تردید کرتی ہے جو یہ کہتی ہے کہ کوئی شخص ایک سے زیادہ دفعہ نوزادگی حاصل کر سکتا ہے۔

9- غلطی جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسیح خداوند نے کسی جگہ دعا نہیں کی کہ ایماندار اپنے ایمان سے قائم رہیں۔

ڈارٹ کے آئین کا فیصلہ کن بیان

(یہ بیان ڈارٹ کے آئین سے لیا گیا ہے) اس عقیدہ کی تعلیم خدا کے کلام سے لی گئی ہے اور تمام موجودہ ریفارڈ عقیدوں سے ملتی ہے سنڈ اس نظریہ کی تردید کرتی ہے کہ خدا کے حاکمانہ فضل کا مسئلہ جو عقیدہ میں رکھا گیا ہے انسان کے گناہ کرنے کا سبب اور نجات کے چھوٹے یقین کا سبب بنتا ہے بے شک یہ خدا کو بے قاعدہ من مانی کرنے والا اور گناہ کا بانی نہیں بناتا۔ تاہم ریفارڈ چرچز کے دشمنوں کو آگاہی دی جاتی ہے کہ وہ اس تعلیم کو غلط طریقے سے پیش نہ کریں۔ عقیدہ کو ماننے والوں کو نصیحت دی جاتی ہے کہ وہ اس تعلیم میں ترقی کریں۔ اور انہیں آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس تعلیم کو ان حدود کے اندر سکھائیں جو خدا اس کیلئے مقرر کی گئی ہے تاکہ مسیحی زندگی پارسائی اور پاکیزگی سے خدا کا جلال ظاہر ہو۔

"دعا ہے کہ یسوع مسیح جو خدا کا بیٹا ہے اور آسمانی باپ کے دہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ آدمیوں کو انعام دے۔ ہمیں سچائی میں پاک کرے اور جو غلطی پر نہیں سچائی کی راہ پر لے آئے اور الزام لگانے والوں کے منہ بند کرے اور وہ اس درست تعلیم کے خلاف آواز نہ اٹھائیں۔ اور اپنے وفادار کلام کے خادموں کو حکمت اور امتیاز کی روح عنایت کرے تاکہ ان کے تمام پیغامات خدا کے جلال اور سننے والوں کی ترقی کا باعث ہوں"

(نتیجہ کے آخری الفاظ یہی ہیں)

شکایات یا احتجاج

یہ اچھا ہو گا کہ مطالعہ کے لئے احتجاج کرنے والوں کا کچھ بیان بھی شامل کیا جائے یہ بہت مختصر ہے اور دو حصوں پر مشتمل ہے پہلے حصے میں کیلون کے بنیادی اصولوں کو رد کیا گیا ہے اور دوسرے حصہ میں ان کی اپنی تعلیم کے پانچ اصول پیش کئے گئے ہیں۔ یہ شکایت 1610 میں مرتب کی گئی اور ڈارٹ کی سنڈ نے اس کی وجہ سے اپنی میٹنگ بلائی۔

یہ ظاہر ہے کہ وہ اس تعلیم کو غلط طریقے سے پیش کرتے ہیں یا کیلون کی تعلیم اور بائبل مقدس کی تعلیم کے بارے میں ان دل میں غلط فہمی ہے۔ موجودہ آرمینین 1610 کے بیان سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس شکایات کا متن مسیحیت کے میقدوہ سے لیا گیا ہے دیکھئے فلپ شیفیق جلد اول صفحہ جات 517 سے 519 اور اسی کام سے جلد نمبر 3 صفحہ 545-549 تک جو بیان فلپ شیف نے اس شکایت کے بارے میں دی اوہ نیچے درج ہے

وہ مسلے جو شکایت کرنے والوں نے رد کئے ہیں وہ یوں بیان ہیں

1- خدا نے انسان کے گرنے سے پہلے بلکہ انسان کی پیدائش سے پہلے اپنی لاتبدیل تقدیر کچھ کو ابدی زندگی کیلئے اور باقیوں ابدی سزا کے لئے ان کی راستبازی یا گناہ کی نافرمانی یا فرمانبرداری کا لحاظ نہ کرتے ہوئے محض یہ اسے پسند آیا کہ اس طرح سے ایک جماعت کو اپنا جلال دکھائے اور دوسروں کو اپنا رحم

2- انسان کے گرنے اور ہمارے پہلے ماں باپ اور ان کی ساری نسل سزا اور غضب کے ماتحت ہونے کے پیش نظر آدمیوں کو مقرر کیا اور اپنے مفت فضل سے انہیں گرنے کے نتائج سے بچایا اور باقیوں کو ان کی عمر اور اخلاقی حالت کا لحاظ نہ کرتے ہوئے انہیں ہلاک ہونے کیلئے چھوڑ دیا تاکہ اسی راستبازی کا جلال ظاہر ہو۔

3- مسیح سب کیلئے نہیں بلکہ صرف برگزیدہ لوگوں کیلئے موا۔

4- روح القدس برگزیدہ لوگوں میں غیر مزاحمت فضل کی وجہ سے پر کلام کرتا ہے تاکہ وہ تبدیل ہو جائیں اور بچ جائیں۔ جب کہ ضروری فضل جو دوسروں کی تبدیلی اور نجات کیلئے کافی تھا دوسروں سے ہٹالیا اگرچہ انہیں بیرونی طور پر بلایا گیا اور خدا کی ظاہر کردہ مرضی سے ان کو دعوت دی گئی۔

5- وہ جن کو ناقابل مزاحمت فضل ملا ہے کبھی وہ اسے آخرکار اور مکمل طور پر کھو نہیں سکتے لیکن ان کی راہنمائی ہوتی ہے اور وہ اسی فضل سے آخر تک محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

شکایت کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ مسئلے (تعلیم) خدا کے کلام میں پائی نہیں جاتی اور نہ ہی ہائڈل برگ کیٹیک ازم میں ملتی ہے۔ یہ تعلیم تنزلی کا باعث ہے اور خطرناک ہے اور مسیحیوں کے سامنے اسے پیش نہیں کرنا چاہیے یا اس کی منادی نہیں کرنی چاہیے۔

مضامین جو احتجاج کرنے والوں کی تعلیم میں پائے جاتے ہیں

مضمون نمبر ا

خدا نے اپنے بیٹے مسیح میں ازل سے یعنی بنائے عالم سے پیشتر اپنے لاتبدیل مقصد سے رادہ کیا کہ گری ہوئی اور گناہ آلودہ نسل میں سے آدمیوں کو مسیح میں بچائے مسیح کی خاطر اور مسیح کے وسیلے سے ان کو جو پاک روح کے وسیلے خدا کے بیٹے یسوع مسیح پر ایمان لاگئے اور اپنے ایمان میں اور فرمانبرداری اس فضل کے وسیلے آخر تک قائم رہیں گے۔ اور دوسری طرف یا برعکس اس کے جو ناقابل اصلاح ہیں۔ اور ایمان نہیں لانے والے ان کو گناہ میں اور غضب کے ماتحت ہلاک ہونے کے لئے چھوڑ دیا کیونکہ وہ کلام کے مطابق مسیح سے جدا ہیں۔ یا علیحدہ ہیں

یوحنا 36:3 میں لکھا ہے : - "جو بیٹے ایمان رکھتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہیں رکھتا وہ زندگی کو نہ دیکھے گا" اور اس پر خدا کا غضب رہتا ہے" یہ بات کلام کے دوسرے حوالوں میں بھی لکھی ہوئی ہے۔

برگزیدگی اور ہلاکت دونوں خدا کے ازلی علم پر انحصار رکھتے ہیں اور دونوں کا دارومدار اس بات پر ہے کہ خدا نے انسان کو ایمان اور اعتقادی کو پہلے دیکھا ہوا ہے اپنے علم سابق کے مطابق مضمون نمبرII یسوع مسیح قابل قبول ہو۔ جو دنیا کا نجات دہندہ اور تمام آدمیوں کیلئے اور ہر انسان کیلئے مر گیا اور اس نے صلیب پر اپنی جان دے کر سب کیلئے مخلصی اور گناہوں کی معافی حاصل کی تاہم کوئی بھی اس معافی کا خدا کے کلام کے مطابق فائدہ نہیں اٹھاتا سوائے ایمانداروں کے یوحنا 16:3 میں لکھا ہے "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے" اور یوحان 2:2 میں لکھا ہے "اور وہی ہمارے گناہوں کفارہ ہے اور نہ صرف ہمارے ہی گناہوں کا بلکہ دنیا کے گناہوں کا بھی"۔ آرمینین آرتھوڈرکس کے ساتھ متفق ہوتے ہیں سوسنین کی مخالفت کیلئے اور ان کی مخالفت کی وجہ سے اور عوضی کفارے پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ اسے بزم بنا دیتے ہیں اور اس کے براہ راست اثر کو پیش کرتے ہیں خدا کو اپنے انصاف اور سچائی کے ساتھ شامل اور آدمیوں کے ساتھ عہد میں شریک ہونا پڑتا ہے جس میں تمام آدمیوں کو معافی دی جاتی ہے اس شرط پر کہ وہ توبہ کریں اور ایمان لائیں۔ مسیح کی موت کا فوری اثر نجات نہیں تھا لیکن گناہگاروں کیلئے نجات کو ممکن بنانا قانونی رکاوٹ کو دور کرنے سے اور معافی اور بحالی کیلئے دروازے کھول دینا۔ وہ محدود کفارہ کی تعلیم کو رد کرتے ہیں۔ جو کہ سپرالیپسرین Supralapsarian نظریہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے ماڈریٹ کیلونسٹ اسے قبول نہیں کرتے جو آرمینین کے ساتھ باقی تمام لفظوں میں فرق رکھتے ہیں کیلون خود یہ کہتا ہے کہ "مسیح کی موت سب کیلئے کافی ہے لیکن موثر صرف برگزیدہ لوگوں کیلئے ہے"

مضمون نمبرIII

انسان میں بذات خود نجات بخش فضل نہیں ہے نہ آزاد مرضی کی قوت جب تک وہ گناہ اور بے دینی کی حالت میں ہے نہ وہ اپنے آپ کچھ سوچ سکتا ہے نہ وہ کوئی ایسا کام کر سکتا ہے جو کہ حقیقت میں اچھا ہے (جیسے کہ نجات بخش ایمان اس سے اعلیٰ ہے) لیکن اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ مسیح خدا کے وسیلے میں نئے سرے سے پیدا ہو۔ اور روح القدس کے وسیلے سمجھ میں اور رغبت یا مرضی اور اپنی سب قوتوں میں نیا بن جائے تاکہ وہ درست طرح سے سمجھ سکے سوچ بچار کر سکے اور اپنی مرضی کر سکے اور مسیح کے کلام کے مطابق جو حقیقت میں اچھا ہے اس کو اثر انداز کر سکے یوحنا 5:15 "مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے"۔

مضمون نمبر4

خدا کا یہ فضل شروع ہو کر جاری رہتا یہ اور تمام نیکی کو پورا کرتا ہے یہاں تک کہ جو شخص نئے سرے سے پیدا ہوا ہے بغیر مزاحمت یا بغیر مدد کے اور بیدار کئے بغیر پیروی کرتا ہے اور امدادی فضل نہ سوچ سکتا ہے نہ سوچے گا نہ نیکی کرے گا نہ کسی برائی کی آزمائش کے سامنے ٹھہر سکے گا اس لئے تمام اچھے کام یا حرکات جو خیال میں آ سکتی ہیں وہ خدا کے فضل سے منسوب کرنی چاہیے جو مسیح میں ہم پر ہوا۔ لیکن اس فضل کی نوع اور عمل کے بارے میں یہ بات یاد رکھیں یہ ناقابل مزاحمت فضل نہیں ہے جیسے کہ بہتوں کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے روح القدس کا مقابلہ کیا اعمال 7 باب اور بہت سی جگہوں میں یہ بات لکھی ہوئی ہے۔

مضمون نمبر5

وہ جو حقیقی ایمان کے ساتھ مسیح سے تعاون نہیں کرتے اور اس کے وسیلے سے اس کی زندگی بخش روح میں شامل نہ ہوتے کہ پوری قوت کے ساتھ شیطان اور دنیا اور اپنے گناہ

آلودہ جسم کا مقابلہ کریں اور فتح حاصل کرے یہ بات اچھی طرح سے سمجھ میں آتی ہے کہ یہ ہمیشہ پاک روح۔ کے فضل کی مدد سے ہو سکتا ہے اور یسوع مسیح ان کی مدد اپنے پاک روح کے ذریعے تمام آزمائشوں میں کرتا ہے اور مدد کیلئے اپنے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے اگر وہ کشمکش کے لئے تیار ہیں اور چاہتے ہیں کہ یسوع مسیح ان کی مدد کرے اور کاہل یا سست نہیں ہیں۔ وہ انہیں گرنے سے بچاتا ہے اور شیطان کی کوئی چالاکی اور طاقت انہیں یسوع مسیح کے ہاتھوں سے نہیں کھینچ سکتی مسیح خداوند نے کو دیہ کہا یوحنا 28:10 "اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہیں لے گا" لیکن کیا وہ اس قابل نہیں یا اپنی سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے پھر اپنی زندگی کے آغاز جو مسیح میں ہوا کو چھوڑ دیا ہے۔ اور پھر اس موجودہ خراب جہان کی طرف مڑ گئے ہیں اور اس پاک تعلیم سے منہ موڑ لیا ہے جو انہیں دی گئی اور ان کی اچھی ضمیر فضل سے خالی ہو گئی یہ خاص طور پر پاک کلام کی روشنی میں طے کرنا چاہیے اس سے پہلے کہ ہم کسی کو پڑھانے کیلئے دل سے تیار ہوں۔ پوری آمادگی کے ساتھ (اس نقطے پر آرمینیناس کے شاگر آگے بڑھ گئے ہیں اور یہ پڑھاتے ہیں یہ ممکن ہے کہ ایماندار ہمیشہ کیلئے گر جائیں فضل کی حالت سے وہ ایسے حوالے پیش کرتے ہیں کہ جن میں سلیمان اور یہوداہ سکریوتی کا ذکر ہے وہ رومن کیتھولک کے ساتھ مل کر بھی انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی شخص کو بھی نجات کا یقین نہیں ہو تا جب تک اسے خاص مکاشفہ حاصل نہ ہو۔

یہ مضامین احتجاج کرنے والوں کی طرف سے تیار کئے گئے ہیں ان کے خیال کے مطابق یہ خدا کے کلام کے مطابق ہیں جو (کلیسیا) ترقی کے باعث ہیں۔ اور اس دلیل کے مطابق نجات کیلئے کافی ہیں سو یہ ضروری نہیں کہ ہم اس سے اونچے ہوں یا گہرائی میں اتر جائیں.

....

گیت : ۔ صرف فضل کے وسیلے سے راگ بائیون ملٹیا از پال ایچ ٹرک 1987ء

-1 تو ہمارا خداوند ہے ہم تیری قوم میں تیرے حاکمانہ فضل سے چنے گئے نہ ان کاموں

کے سبب سے ہو جو ہم نے کئے ہیں لیکن صلیب کے وسیلے ہم کو فتح حال کی ہے

-2 فطرتی طور پر ہم بگڑے ہوئے ہیں ہم لعنت کے ماتحت زندگی گذارتے ہیں ہم دوزخ کے لائق ہیں گناہگار ہیں ہمارا ہر ایک حصہ بگڑا ہوا ہے ایک بھی پاک مقصد ہمارے دل میں نہیں ہے اگر تو فضل سے ہمیں نہ دیکھے ہم سب تباہ ہونے والی نسل بن کر رہ جائیں گے

-3 ابدی محبت کی وجہ سے تو نے ہمیں برگزیدہ کیا اپنی بھیڑوں کو بچانے اور ان کے بند کھولنے کیلئے کوئی اچھی بات ہم میں نہیں ہے کہ ہم تیری نجات کی تجویز کا دعویٰ کر سکیں ہم صرف تیرے فضل سے چنے گئے ہیں پاک بن کر تیرے تخت کے سامنے کھڑے ہیں۔

-4 تیرا بیٹا انسان بن کر ظاہر ہوا جو خدا کا برہ اور نہایت پاک قربانی ہے تاکہ اپنی بھیڑوں کا کفارہ دے اور مکمل طور پر تیری مرضی کو پورا کرے۔ اب گناہ سے ہمیں پاک کر اور راستبازی بخش ہم ابد تک تیرے اورث ہیں۔

-5 مسیح کا خون تیرے فضل نے ہمیں مہیا کیا یہ تیرے پاک روح کی قوت سے ہوا تیرے روح کا ہم مقابلہ نہیں کر سکتے جس نے ہمارے سینے میں نئی زندگی ڈال دی ہماری روحیں اب زندہ ہیں پہلے مردہ تھیں یسوع مسیح کی تعریف گاؤ وہ ہمارا بادشاہ ہے۔

-6 تیرے مقدسوں کے ساتھ ہم قائم ہیں۔ آسمان میں داخل ہونے کیلئے جہاں ہمارے لئے جگہ محفوظ کی گئی ہے ہم تیری نگرانی میں محفوظ رکھے گئے ہیں کسی ہم شیطان کے جال میں کھو نہ جائیں اے بادشاہ خداوند ہم تیری تعریف کرتے ہیں کیونکہ ہماری نجات مفت ہے اور مکمل ہے۔

-7 شکر گذاری کا یہ گیت اے خداوند ہم تیرے پاس لاتے ہیں کیونکہ ہم صرف تیرے فضل سے گاتے ہیں۔ ہماری زندگی کو ہر جگہ اور ہر کام میں استعمال کر تیرے

حکموں کی فرمانبرداری کریں اور تیرے نام سے ڈریں صرف تیرے فضل سے یہ پاک تعلیم جو ہماری تسلی اور طمینان ہے اسے محفوظ رکھ۔

آمین

یہ گیت بطور اقرار کے لکھا گیا اس بات کا اقرار کہ صرف خدا کے حاکمانہ فضل سے بچ گئے ہیں۔ پہلا مصرعہ اس گیت کا دیباچہ ہے اور آخری اس کا نتیجہ یا اپیل مصرعہ نمبر2 سے 6 تک کیلون کے پانچ مضامین کی تعلیم دی گئی ہے یعنی کل بگاڑ غیر مشروط الیکشن محدود کفارہ ناقابل مزاحمت فضل اور مقدسوں کی استقامت یہ گیت ملیتا کے راگ پر گایا جا سکتا ہے راگ ملیتا عام طور ابدی باپ جو بچانے میں زور آور ہے کی ٹیون پر گایا جات اہے ٹرینٹی گیت کی کتاب میں اس کا نمبر ہے 629

کتابوں کی فہرست

-1 لورین بویٹرن کی کتاب ریفارمڈ ڈاکٹرین آف ہیری ڈیسٹیشن

-2 گہرا ایمان از جی روڈ گاردن 1978ء

-3 مسئلہ تقدیر از کولٹر فریڈ

-4 انسانی مرضی کی غلامی از مارٹن نوتھر

-5 بائبل بتاتی ہے کو پیرار۔بی۔بینز آف سچائی 1068ء

-6 خدا کی حاکمیت جان مرے

-7 کفارہ جان مرے

-8 جان کیلون کلام مقدس اور خدا کی بادشاہت کے بارے میں

-9 مرے جان نسلی گناہ کے بارے میں

